Armugan Devali
By Mik Rao 1917 G.K.V.

1217

شری

ارمغان دیوالی

یعنی

ویدور نیتی

جس مین

وہ اخلاقی اور حکیمانہ نصائح ایک جگہ جمع کی گئی ہین

جو ویدور نے راجہ دھرت راشٹر کو ...

مفصل ذکر مقدس مہا بھارت مین ...

از

مانک راؤ وٹھل راؤ

مطبوعہ قاسم پریس چنچل گوڑہ

حیدر آباد دکن

تھدیہ

زمانۂ موجودہ مین اخلاقی کمزوری کی جو حالت ہے اسکو دیکھہ کر اُن لوگون کی قدر و منزلت کرنے کیلئے دل مین خود بخود گدگدی ہوتی ہے۔ جن کے نام اخلاقی جرأت رکھنے والون کی فہرست مین دیکھے جاتے ہین۔ لہذا اس کتاب کو بطور اظہار قدر و منزلت اُن ہی لوگون کے نام نامی کے ساتھہ معنون کرنے کی جرأت کی جاتی ہے۔

خاکسار

مؤلف

دیباچہ

اہل ہنود کا عقیدہ ہے کہ اصولِ اخلاق کے بانی مبانی جو پچھلے زمانہ مین گذرے ہین وہ
یہہ تین بزرگ یعنی شوکر۔ ویدور۔ اور چاناکیہ تھے۔
کتاب ہذا مین ویدور کی ان قابل قدر نصایح کا ذکر کیا گیا ہے جنکو ویدور نے راجہ دہرت راشٹر
کو وقتاً فوقتاً کئے تھے۔
چونکہ یہ تمام نصایح جو مہابھارت کے اودیوگ پروا مین صداقت اور راستی پر مبنی ہین اسلئے
یہ بہت ہی وقعت اور عظمت کی نظر سے دیکھی جاتی ہین۔
اخلاق کا تعلق ہر طرح چال وچلن سے متعلق ہے۔ پس اس اعتبار سے راستبازی
اور شایستگی اخلاق نہ صرف حاکم اور گورنمنٹ کیلئے ہی لازمی ہے۔ بلکہ ہر ایک شخص جو طالب عزت
طالب علم۔ طالب دولت۔ اور طالب کمال ہو اوسکے لئے بھی ضروری و لازمی ہے۔ لیکن عوام
تو عوام جو لوگ صاحب حکومت ہین وہ بھی ان اوصاف سے بہمہ وجوہ متصف نہین پائے
جاتے اور اسطرح راستبازی جیسے چیز سے کہ جو حصول مقاصد اور کامیابی کی جڑ ہے
اعراض کرکے خودغرضی اور خود پرستی کے شکار بنے ہوئے دیکھے جاتے ہین۔
غالباً کوئی شہر۔ یا قصبہ۔ یا سلطنت۔ یا اقلیم۔ یا جماعت اور خاندان ایسا نہین ہوگا
جہان خودغرضی کا دخل نہو چنانچہ رئیس۔ وزیر امیر۔ اور حتی کہ ایک ادنیٰ رکن خاندان تک کی بھی

یہی خواہش اور یہی آرزو ہوا کرتی ہے کہ صرف ہماری ہی دنیا مین خاطر خواہ عزت و شہرت ہو اور تمام لوگ ہمارے مطیع و معتقد بنے رہین۔ اور نیز ہمارے مانند کسی دوسرے کی آؤبھگت اور خاطر مدارات نہ ہوا کرے۔ قطع نظر اسکے قوانین یا قواعد بھی خود غرضی سے مملو رہا کرتے ہین۔ اور اس طرح جہانتک ممکن ہوتا ہے پہلے اپنے ہی حقوق اور اپنے ہی آرام و آسایش کے تحفظ کا خیال ملحوظ رکھا جایا کرتا ہے۔ اور لطف کی بات تو یہہ ہے کہ مذکورہ بالا پر مکر طریقۂ عمل کو سچائی اخلاق اور راستبازی کا جامہ پہنانے کی کوشش کی جایا کرتی ہے۔

اخلاقی قانون یا اخلاقی قواعد کی تعریف تو یہ ہے کہ وہ فطرت انسانی کے موافق ہونیکے علاوہ صداقت اور راستی پر بھی مبنی ہون۔ اور نیز بلا امتیاز غیرے سزا اور جزا مین من کل الوجوہ درجہ مساوات رکھتے ہون۔ کوئی چالاک اور ہوشیار بیرسٹر اگر خلاف منشاء قانون براہ بدنیتی عدالت کو دھوکا دیکر اور خلاف روئداد و خلاف واقعہ عدالت کو سمجھا کر کسی مقدمہ مین کامیابی حاصل کرلے اور اسکے باعث اُسکو ایک معتد بہ رقم دستیاب ہو جائے تو کیا اسکی نسبت یہ کہا جا سکے گا کہ اس نے وہ رقم از راہ قانون و انصاف اور راستی حاصل کی؟ ہرگز نہین!

اسی طرح جبکہ شراب کا پینا اور گوشت کا کھانا منع کیا گیا ہے تو محض جسمانی توانائی اور خواہشات نفسانی کے لحاظ سے انکا استعمال مین لانا کیا اُصولاً و مذہباً مبنی بر جواز ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہین۔

علی ہذا اپنے ہی جائداد و فایدہ اور اپنے ہی نفع کیلئے کسی دوسرے بندۂ خدا کی تباہی اور بربادی کیلئے پرمیشور کی عبادت کرنی۔ یا دعا مانگنی۔ یا وظیفہ پڑھنا یا نیاز کرنی اور نذر گزرانی کیا ہمارے یہ افعال خلاف الٰہی پر دال نہ ہون گے۔

ہمنے مانا کہ مذکورہ بالا طریقۂ عمل سے گو ایک قسم کی فرحت و مسرت ضرور حاصل ہوتی ہے لیکن روحانی مسرت جسکو کہا جاتا ہے وہ کسی صورت مین حاصل نہین ہو سکتی اور یہی روحانی مسرت ایک ایسی چیز ہے کہ جسکے حصول سے دل کو سکون ہوتا ہے اور ذہن کو روشنی حاصل ہوتی ہے

روحانی مسرت جھوٹ بولنے سے حاصل نہین ہوتی بلکہ اس سے ذہن تنگ اور تردد مین پڑجاتا ہے۔ یہ نعمت بدگوئی یا عیب جوئی سے بھی میسر نہین ہوتی۔ بلکہ اس سے ہم خود عیبی ہوجاتے ہین۔ روحانی مسرت دہوکہ دہی۔ ٹھگی۔ چوری۔ بدکاری سے بھی نہین ہوتی بلکہ اس سے انسان تردد آمیز زندگی بسر کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اس مین ایسی تکلیفون کا سامنا ہوتا ہے جو عذاب دوزخ سے کچھہ کم نہین۔ بلکہ سچی روحانی مسرت صرف اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جبکہ اخلاقی قانون یا قواعد کے نفاذ مین راستبازی کے ساتھہ کوئی کام کیا جاتا ہے اور نتیجہ کو خدا کے بھروسہ پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

اگرچہ ایسا بھی اکثر ہوا ہے اور ہوا کرتا ہے کہ راستی پر چلنے والون کو طرح طرح کی دشواریان اور مصیبتین پیش آتی ہین۔ لیکن تاہم انکو بخوشی تمام قبول کرنا اور جھیل لینا چاہئے۔ اور راستی سے ہرگز قدم نہ ڈگمگانا چاہئے۔ چنانچہ راجہ دھرت راشٹر کے ان لڑکون کا واقعہ کسی سے پوشیدہ نہین ہے کہ جنہون نے ازراہ فریب دہوکہ پانڈون کی تمام دولت اور حشمت اور مال ومنال اپنے قبضہ اور تصرف مین لاکر ان کو بالکل قلاش اور مفلس کردیا تھا۔ اوس کا باپ راجہ دہرت راشٹر بجائے اسکے کہ اسکی اس قسم کی بدنیتی و دہوکہ دہی سے ناخوش وناراض ہوتا۔ اور اسکی تنبیہ اور عبرت کیلئے اسکی نسبت کوئی سخت سزا تجویز کرتا براہ الفت ومحبت فطری اس سے اعراض کرگیا۔ مگر ویدور جیسا ریفارمر اور ناصح شخص بھلا کیونکر خاموش رہ سکتا تھا آخرش اسنے نہایت ہی معقول اور مفید اور موثر پند ونصایح کرنا شروع کئے۔ لیکن چونکہ راجہ دھرت راشٹر کے لڑکون کی سمجھہ حق کی جانب سے بالکل پھر گئی تھی۔ اور پرمیشور کا خوف انکے دل سے بالکل جاتا رہا تھا۔ اسلئے ویدور کے نصایح اسکو بجائے مفید معلوم ہونیکے تلخ معلوم ہوتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ویدور کو خارج الملک کردیا گیا۔ لیکن آفرین ہے ویدور کے صبر و استقلال پر کہ اس نے اپنے اخراج کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ اپنے نیک ارادون پر بالاستقلال ثابت قدم رہا۔ اور ہرگز انسے باز نہین آیا۔

بہرحال یہ بات مسلمہ ہے کہ حق پسندی اور راستبازی ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جسکی بدولت تمام مقاصد دلی مین خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوا کرتی ہے اور اسکے خلاف عمل کرنے سے جیسی کچھہ دقتین اور صعوبتین پیش آیا کرتی ہین۔ ظاہر ہے۔ اور جسکی تصدیق مقدس مہابھارت کے مطالعہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔

پانڈون کی حق پسندی اور راستبازی بھی مشہور ہے اگرچہ اوائل مین قاعدہ کے بموجب ان کو بھی بیحد ناقابل برداشت دقتین اور مصیبتین پیش آئی تھین لیکن جبکہ انہون نے صبر و استقلال کے ساتھہ انکا مقابلہ کیا تھا اور راستی سے مونھہ نہ موڑا تھا۔ تو پرمیشور نے انکی مدد فرمائی تھی جسکے باعث وہ تمام مصیبتین انکے مقابلہ سے سایہ کی طرح ٹل گئین تھین۔ اور اسطرح انکو خاطر خواہ اپنی مرادون مین پیاپے کامیابی ہوتی چلی گئی تھی۔

پانڈو ویدور کے بہت معتقد تھے اور اسکے ساتھہ بہت تعظیم اور توقیر سے پیش آتے تھے۔ یہانتک کہ اسکے اقوال اور نصائح پر عمل پیرا ہونے کو سعادت دارین خیال کرتے تھے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ پانڈون کو جو ایک مرتبہ فتح عظیم نصیب ہوئی تھی تو وہ صرف ویدور کی نصیحت پر ہی کاربند ہونے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اسمین کوئی کلام نہین کہ بزرگون کے اقوال اور ان کے نصایح نہایت ہی معقول اور جامع و نافع ہوا کرتے ہین۔ بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ ادہر کوئی نصیحت آمیز کلمہ ان کی پاک اور بے لوث زبان سے نکلا اور ادہر فوری اپنے سامعین کے سادہ اور اثر پذیر دلون مین گھر کر گیا۔ خصوصاً ہم ویدور کے ان نصایح کے متعلق جو اسنے راجہ دہرتراشٹر کو کئے تھے۔ یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ نہایت ہی مقدس اور لائق قدر ہین اور نیز اس قابل ہین کہ ہر ایک شخص ان کو اپنے لوح دل پر نقش کر لے۔

بہرکیف ان تمامی باتون سے یہ بات اچھی طرح ثابت ہوگئی ہے کہ انسان کے مقاصد اعلیٰ کو پورا کرنیوالی۔ اور تمام دنیا کی نظرون مین اسکا عزو وقار بڑہانے اور دوستون شتہ دارون

ہر دلعزیز کرنے والی۔ اور دشمنون کے دلون پر فتح پانے اور انکو اپنا دوست بنانے والی اگر کوئی
چیز ہے تو وہ صرف یہی ایک سچائی اور راستبازی ہے اور بس۔ الراجہ دہرت راشٹر اپنی نافہمی اور
ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے ویدور کی جامع اور قابل قدر نصیحتون سے برا مانکر پہلے تو اسکا سخت
مخالف اور دشمن ہوگیا تہا۔ اور کہا کرتا تھا کہ ویدور پانڈونکی خیر خواہی اور طرفداری کرتا ہے۔ اور میری
بدخواہی اور بربادی چاہتا ہے۔ مگر بعد جبکہ آہمین حق کی روشنی جلوہ گر ہوگئی اور اسکی طبیعت مین نصائح
کے قبول کرنیکا مادہ پیدا ہوگیا تو ویدور کے نصائح پر غور کرنے اور انکو اپنے دل کے کانون سے
سننے لگا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر وہ ویدور کا دل سے معتقد ہوگیا۔ اور اسبات کے اعتراف کرنے پہ
مجبور ہوا کر "اے میرے ہر دلعزیز ناصح ویدور تو مجھکو جو کچہہ پند و نصائح کیا کرتا ہے وہ بلا شبہ بالکل
بجا اور حق کیا کرتا ہے۔ مین تجہہ سے اس امر کا اقرار کرتا ہون اور یقین دلاتا ہون کہ مین آئندہ سے
تیری نصیحتون کو نہ صرف بغور سنا ہی کرونگا بلکہ حتے الامکان ان پر عمل پیرا ہونے کی بھی کوشش
کرتا رہونگا"۔

لہذا اس کتاب کے مختصر دیباچہ مین سچائی اخلاق اور راستی کے حسن و قبح کے متعلق
جو کچہہ بیان کیا گیا ہے وہ ہمارے دانست مین ہر متوجہ طبیعت کی رہبری اور رہنمائی کے لئے بہت
کافی ہے۔ اب اس پر ہر شخص کا یہہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ کتاب ہذا کے اس مضمون سے
ہدایت پاکر سچائی اخلاق اور راستبازی کو اپنا شعار بنائے تاکہ اپنے مقاصد اعلی کو جن تک
بغیر اسکے حصول کے پہونچانا ناممکن ہے پہنچ سکے فقط

مورخہ ۱۰؍ آذر سنہ ۱۳۱۷ ف

خاکسار

مانک راؤ وٹھل راؤ

علاقہ پائگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم

حسینی علم۔ حیدرآباد دکن

بقلم مرزا گوہر علی

श्री

دہرت راشٹر[۴] - پنڈو[۵] اور ویدور[۲] - تین[۳] بھائی تھے - درلیودہن[۶] وغیرہ - دہرت راشٹر کے ایک سو ایک[۱۰۱] لڑکے کورو کے نام سے اور دہرم راج وغیرہ پنڈو کے پانچ لڑکے پانڈو کے نام سے مشہور تھے - پنڈو کے انتقال کے بعد دہرت راشٹر نے اپنے بھائی پنڈو کے لڑکون کی پرورش کی - چونکہ پانڈو شجاع اور دلیر تھے - اسلئے کوروا دنسے حسد کرنے لگے - جسکے باعث دونون گروہون مین نفاق پیدا ہو گیا - دہرت راشٹر نے یہ دیکھکر پانڈونکو سلطنت کا نصف حصہ دیکر اپنے پاس سے علیحدہ کر دیا - پانڈو فطرتاً دلیر جوانمرد اور راست باز ہونے کے سوا مہاراجہ سری کرشن جی کے دل سے معتقد تھے اسوجہ سے انکے جاہ وحشمت مین رفتہ رفتہ ترقی ہونے لگی - جس سے کورون کو رشک ہوا - انہون نے انکو تباہ کرنے کی غرض سے یہ چال چلی کہ شرط لگاکر قمار بازی کے لئے دہرم راجہ کو آمادہ کیا اور اسطرح پر آئندہ کے لئے پانڈون کو ہر طور پر سلطنت وغیرہ سے محروم کر دیا - اسکے بعد یہ قرار پایا کہ پانڈو بارہ سال تک بن باس ہونا اختیار کرین - اور جلاوطنی کی اسقدر سزا بھگتنیکے بعد ایک سال گمنامی مین زندگی بسر کرین - پھر جب امتحان مین پورے اترین تو انکی سلطنت انہین واپس دیدیجائے - مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی شرط لگائی گئی کہ گمنامی کے زمانے مین اگر وہ کہین اپنی اصلی حالت سے ظاہر ہو جائین - یعنی شناخت کر لی جائین تو سابق کی طرح دوبارہ بارہ سال بن باس ہونا اور ایک سال

گمنامی مین زندگی بسر کرنا انپر لازم ہوگا۔ لیکن حسب قرارداد جب پانڈون کی مصیبت کا زمانہ گذر گیا تو وہ شہر اوپ پلوے[9] مین آنکر ٹہیرے اور اپنا جائز حصہ لینے کے لئے راجہ درویدہ[10] کے پروہیت[11] کے ذریعہ سے دھرت راشٹر کے پاس پیام بھیجا اس پروہت نے دربار عام مین وہ پیام دھرت راشٹر کو سنایا۔ اُسپر دریودھن کے طرفدارون نے راست بازی سے منحرف ہوکر پانڈون کی ہجو کرنا شروع کی۔ مگر راجہ دھرت راشٹر نے ان باتون پر چندان التفات نہین کی۔ اور سنجے[12] کے معرفت پانڈون کے پیام کا جواب بھیجا۔ سنجے نے پانڈون سے بہت سی دلیلین کین۔ جنکا ماحصل یہ تھا کہ پانڈو مذہبی احکام کے پابند ہین۔ اسلئے وہ اپنے بھائیون کے تباہی کا ارادہ نہ کرین اور راج پاٹ کا حصہ نہ مانگین۔ صحرا یا کسی اور مقام مین رہکر اپنی زندگی کے دن بسر کرین۔ تیرا سال کے بادیہ پیمائی کے بعد انہین اس قسم کی زندگی چندان تکلیف دہ معلوم نہ ہوگی۔ سنجے کے ان تمام باتون کو سنکر جدہشٹر[13] نے جواب دیا کہ راجہ دھرت راشٹر پر اولاد کی ماتما کے باعث بیخودی طاری ہے جو وہ ہمارا جائز حق ہمین دینا نہین چاہتا۔ لیکن اگر فی الحقیقت اُسے اولاد پیاری ہے اور وہ اسکا پروان چڑھنا چاہتا ہے تو اوس سے جاکر کہدے کہ وہ ہم پانچو کم از کم پانچ گانون تو بھی دے ورنہ ہم جنگ کئے بغیر نہ رہینگے۔

سنجے یہ سندیسا لیکر چلا دہرت راشٹر تک پہونچتے پہونچتے شام ہوگئی چراغ مین بتی پڑنے کے ساتھ وہ دہرت راشٹر کے پاس حاضر ہوا اور بہت سی آفرین کرنیکے بعد اس نے کہا کہ پانڈون کے پاس سے مین جو سندیسا لایا ہون وہ کل بھرے دربار مین سناؤنگا۔ سنجے کی زبان سے یہ باتین سنکر دھرت راشٹر نے چھوٹتے ہی ودُر کے بلانے کے لئے آدمی دوڑایا۔ اُسنے قدم بوس ہوکر عرض کیا کہ غلام حاضر ہے۔ جو حکم ہو بجا لائے۔

دھرت راشٹر نے اسکے جانب مخاطب ہوکر کہا کہ ودُر کیا پوچھتا ہے! تونے

کچھ اور بھی سنا سنجے کو بھی میری شان مین گستاخی کرنیکا حوصلہ ہوا ہے اور اجابت شترا جدہشٹر نے اوسکے ہاتھہ جو سندیسا بھیجا ہے اوسکو وہ کل بھرے دربار مین سنانے کی دھمکی دیتا ہے۔ مجھے سخت بیچینی ہے کہ نہ معلوم جدہشٹر نے کیا کہلا کر بھیجا ہے اور وہ مجھے کس بات پر مجبور کرنا چاہتا ہے۔ مین نے تو جبوقت سے سنجے کی زبان بے لگام سے یہ بات سنی ہے میرے ہوش وحواس وسکون وراحت اور خواب وآرام سب کے سب رخصت ہو گئے ہین۔ اے ویدور مین جانتا ہون کہ بھگوان نے تجھکو فہم وفراست مین سب بھائیون پر فوقیت دی ہے۔ مین نے اسوقت تجھے اسلئے بلایا ہے کہ تو اپنا تھوڑا سا وقت میرے پاس صرف کر کے مجھے یہ صلاح دے کہ کل کے لئے کیا تدبیر اختیار کیجائے۔

ویدور۔ مہاراج مین حیرت مین ہون کہ نیند کے اوچاٹ ہونیکا روگ تو اُن لوگونکو ہوتا ہے جو یا تو اپنے بالادست کے نظرون سے گرجاتے ہین۔ یا جنکو زمانہ کا زبردست ہاتھ بام عروج سے دھکا دیکر قعر نکبت مین گرا دیتا ہے۔ یا جو عیش وآرام کے متوالے ہوتے ہین۔ یا جنکو چوری۔ رہزنی۔ اور لوٹ مار کا چسکا پڑ جایا کرتا ہے۔ یا جو دوسرونکی دولت اور جاہ وحشم کے لاگو ہوتے ہین۔ مین دیکھتا ہون کہ بھگوان کے کرپا سے مہاراج اس قسم کے لوگون مین سے کسی مین شریک نہین۔ پھر مہاراج کے نیند کے اوچاٹ ہونے کی وجہ میری سمجھہ مین نہین آتی۔ دھرت راشٹر۔ ہان تو نے یہ سچ کہا لیکن مین خود متحیر ہون کہ سنجے کی زبان سے باتین سنکر میرا سکون وقرار کیا ہوا۔ اور میری نیند کھان غائب ہو گئی۔ اے ویدور چونکہ خاندان راج رشی مین تیرا پایہ بڑا بلند ہے۔ اسلئے مین تجھہ سے حکمت اور دھرم کی کچھ باتین سُنکر اپنے بیقرار دل کو تسکین دینا چاہتا ہون۔

ویدور۔ مہاراج جدہشٹر مین تمام نیکیان اور خوبیان موجود ہین اور وہ ہر ملک کے حکمران بننے کے لائق ہے۔ اسلئے مناسب تو یہہ تہا کہ تو اوس سے راج پاٹ سنبھالنیکی

التجا کرتا۔ لیکن بجائے اسکے تو نے اسکے ان تمام خوبیون سے آنکھین بند کرکے اُسے بن باس اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

دھرم کی بات یہ ہے کہ تو کسی بات مین اوسکے ریس نہین کرسکتا۔ تیری باتین تیرے دلکا بھید کھولے دیتے ہین۔ اور مجھے یہ حکم لگانے پر مجبور کرتے ہین کہ مہاراج چکرورتی بننا تو رہا دور تجھہ مین ایک معمولی رئیس بننے کی بھی صلاحیت نہین ہے۔

یہ مانا کہ تو بڑا مخیر ہے اور مذہبی احکام سے بھی تجھکو ایک حد تک واقفیت ہے۔ لیکن اسکا کیا علاج کہ آنکھین نہ رکھنے کے باعث تجھکو یہ زیب نہین دیتا کہ تو راج پاٹ مین حصہ لینے یا اوسمین کسی قسم کا دخل دینے کا خواہان ہو۔ سادگی۔ رحم۔ فیاضی راستی۔ شجاعت اور بردباری۔ ایسی باتین ہین جو جدہشٹر مین موجود ہین اور یہ اسکی کیسی بھلمنساہٹ ہے کہ وہ تیری خاطر ہر قسم کے مصیبت برداشت کر رہا ہے۔ دریودھن۔ شکنی۔ کرن اور دشاسن۔ کے ہاتھہ مین عنان حکومت دینے سے نہ معلوم تو فلاح و بہبود کے کیا کیا منصوبہ گانٹھہ رہا ہوگا۔ لیکن یاد رکھ کہ راج پاٹ اونکے حوالہ کرنے سے تو کچھہ فلاح نہین پائیگا اور تیرا ایک بھی منصوبہ پورا ہونے مین نہین آئیگا۔ سلطنت اُسی کے حوالہ کرنی چاہئے جو اسکا اہل ہو اور اوسکے سنبھالنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ میرے نزدیک دریودھن مین راج پاٹ سنبھالنے کی مطلق صلاحیت نہین۔ اسکے سنبھالنے کے لئے علم و دانش چاہئے۔ علم و دانش۔ عالم و دانشمند بننا آسان نہین ہے۔ عالم بننے کے لئے حقائق اشیا سے واقفیت۔ سعی۔ تحمل اور نیک چلنی کے اوصاف سے متصف ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ عمدہ طریقہ اختیار کرنے والا۔ بُرائیون سے گریز کرنے والا۔ آخرت کی جزا اور سزا تناسخ وغیرہ کو ماننے والا۔ مرشد اور وید مقدس کے احکام پر اعتقاد رکھنے والا ہی عالم ہونیکا دعویٰ کرسکتا ہے۔ عالم کہلانے کا مستحق سچے طور پر وہی ہوسکتا ہی جو

غصہ۔ غرور۔ بے شرمی۔ کمینہ پن۔ خودستائی اور دوسرونکی تباہی پر خوش ہونیکے عیوب سے پاک ہو۔ عالم کی بڑی پہچان یہ ہے کہ اوسکے ارادے اور خیالات پورے ہونے سے پہلے کسی پر ظاہر نہ ہونے پائین۔ عالم ہونے کی بڑی علامت یہ ہے کہ اوسکے ارادہ کو گرمی۔ سردی۔ خوف وہراس۔ عسرت وتنگدستی۔ کوئی شے متزلزل نہ کرسکے۔

عالم کہلانا سزاوار اوسیکو ہے جو دنیا کے کاروبار مین محو ہونے پر بھی خواہشات نفسانی اور مال ودولت پر راستبازی اور شرافت کو ترجیح دیتا ہو۔

دانشمند وہ ہے جو کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اسباب پر غور کرلے کہ وہ اسکو انجام کو بھی پہنچا سکیگا یا نہین۔ اور پھر کام شروع کرکے اُسکو ادھورا نہ چھوڑے دانا اسکو کہتے ہین کہ ضرورت پیش آنے پر بھی کسی چیز کی خواہش نہ کرے۔ عالم کی شان یہ ہے کہ اگر کوئی بات اسکے سامنے بیان کیجائے تو اوسکو کان دیکر سنے اور سننے کے ساتھہ ہی اسکے سمجھنے کی کوشش کرے۔ عالم کی ایک بڑی علامت یہ بھی ہے کہ اپنے نفع اور فایدہ کے خیال کو نظر انداز کرکے محض سوچ بچار کی بنا پر کسی کام کے اختیار کرنیکا فیصلہ کرے اور جس کام مین اُسے کچہ دخل نہ ہو بلا سوچے سمجھے اُس مین دخل دینے سے محترز رہے۔ لاحاصل چیزونکی خواہش نہ کرنے والا۔ گذرے ہوئے باتونکا رنج نہ کرنے والا۔ اور افلاس کی حالت مین بھی پریشان نہ ہونے والا ہی لایق اور نیک کہلانیکا مستحق ہوتا ہے۔ اور اسکا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ کسی کام کا ارادہ کرچکنے کے بعد اسکو اختتام کو پہونچانے تک اُسے چین نہین آتی۔ جو شخص اپنا قیمتی وقت رائگان صرف نہین کرتا اور خیالات پر جسکا قابو ہوتا ہے اسکو عالم کہتے ہین۔ اے بھرتھ خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر۔ لایق لوگ اچھے کام مین ہمیشہ مشغول رہتے ہین اور اونکا ہاتھ اون کام کے اختیار کرنے کے جانب بڑھتا ہے جس سے دوسرونکی فلاح وبہبود وابستہ ہوتی ہے،

وہ غیرونکو نقصان نہین پہونچاتے۔ عزت یا ہتک ہونے پر بھی جنہین نہ رنج ہوتا ہے نہ مسرت
عالم و دانشمند وہی ہے جو حوادث روزگار سے ایسا ہی بے پروا ہو جیسا دریا اپنے مین
کنکر پتھر پھینکے جانے سے ہوتا ہے۔ ہر ذی روح کی حالت جاننے والے دور اندیشی سے
کام لینے والے اور غیر کو اپنا ہمخیال بنانے والے کو ہی عالم و دانشمند کا لقب زیب دیتا
ہے۔ وسیع مضمون پر بحث کرنے والا۔ انواع و اقسام کے معلومات سے واقف کار نظایر
کے ساتھہ حسب موقع گفتگو کرنے والا۔ کتابون کے مضامین کے مطالب کو فوراً بیان
کرنیوالا ہی عالم ہوتا ہے۔ زمانہ کے مذاق کے مطابق جسکی تعلیم ہوتی ہے۔ اور جسکے
خیالات مبنی بر تعلیم ہوتے ہین اور جو نیک اور دانشمند لوگون کے مقررہ قوانین سے
متجاوز نہین ہوتا وہی اسکا مستحق ہے کہ لوگ اسی عالم اور دانشمند کے لقب سے یاد کرین
باوجود بے علم ہونے کے بھی مغرور۔ مفلس ہو کر بڑے بڑے اخراجات کے
خیال و لمبین لانیوالے بُرے اور ناجایز طریقون سے دولت حاصل کرنیکا ارادہ کرنیوالی
کو دانا اور نیک لوگ نالایق کہتے ہین۔ اپنی بھلائی اور بُرائی پر غور کئے بغیر دوسرونکے
کہنے پر کسی کام کو کرنے کے لئے آمادہ ہونے اور دوست احباب کے کام مین ریاکاری
سے برتاؤ کرنے والے کو لایق نہین کہہ سکتے۔ دشمن کو ہم صحبت بنانا اور دوست سے
دور بھاگنا نالایقونکا کام ہے۔ اسیطرح جو شخص دشمن کو دوست سمجھتا ہوا اور دوست کو
مخالفت سے تباہ کرتا ہو وہ کم فہم ہے۔ وہ شخص کبھی لایق و دانشمند کہلانیکا مستحق نہین ہوتا
جو وقتی فرائض کی انجام دینے مین ٹال مٹول کرتا اور کسی معتبر سے معتبر شخص پر بھی
اعتبار نہ رکھتا ہوا اور جلد ختم کئے جانے والے کام کو محض ایام گذاری کے طور پر انجام
دیتا ہو۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر جو شخص بزرگون کے نام کی
شرادہ (فاتحہ) نکرتا ہوا اور سب سے بڑے بادشاہ پرمیشور کی عبادت نہ بجا لاتا ہوا اور
اپنے نسبت جسکے خیالات نیک ہون ایسے دوست کو نہ پیدا کرتا ہوا وسکو نالایق کہتا

بیجا نہین ہے۔ بغیر اجازت جو غیرون کے مکان مین داخل ہوتا ہو یا کسی کے گفتگو مین خلل
در معقول دیتا ہو اور اپنے مخالف پر اعتماد کرتا ہو وہ شخص مثل جانور کے ہے۔ جو عیب خود
مین موجود ہو اور اسی عیب کے نسبت دوسرون پر اعتراض کرتا ہو خود کمزور ہوتے ہوئے
زوردار پر زور جتاتا ہو وہ محض بے عقل ہے۔ جو شخص اپنی حالت پر غور کئے بغیر بلا لحاظ دوست
کے دوستی کے ایسے باتونکو اتفاقیہ طور پر حاصل کرنیکی خواہش کرتا ہو جو محنت و مشقت سے
حاصل ہوتی ہین وہ ہرگز ہرگز اس قابل نہین ہے کہ اسکو لایق یا دانشمند کہا جا سکے۔
اے راجہ! جو مرید ہوکر اپنے مرشد سے بد اعتقاد ہو اور مرشد کی نصیحت کو اس کان سنکر
دوسرے کان سے اڑا دیتا ہو۔ اور خفت اختیار کرتا ہو وہ ہرگز لایق شخص نہین کہلا یا
جا سکتا۔ عالم وہی ہے کہ باوجود کثیر دولت۔ علمیت۔ اور جلیل القدر حکومت حاصل ہونے
کے بہی اوسکی طرز و روش سادہ ہو اوس سے بڑہکر اور کون بڑا ہو سکتا ہے جو اپنے متعلقین
اور وابستگان کو چہوڑکر خود ہی عمدہ غذائین کہا لیتا ہو یا فاخرانہ لباس پہنتا ہو۔ اپنے
خاندان یا کسی گروہ کو فارغ البالی بنانے کی غرض سے اگر کسی نے ناجایز طریق سے
کسی چیز کو حاصل کیا اور اوس سے بظاہر خاندان یا گروہ کو نفع بہی حاصل ہو تو کیا آیندہ
جبکہ ایسا نفع حاصل کرنے والے جرم سے بری سمجہے جائینگے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس
فعل کا جو مرتکب ہے وہی پہلا مجرم قرار پا سکتا ہے۔ تیر انداز کسی پر تیر چلائے تو صرف
وہ ایک ہی کو گہایل کر سکیگا یا ممکن ہے کہ ایک کو بہی نکر سکے۔ مگر لایق شخص اپنی لیاقت
کا وار کرے تو حکمران تو کیا اوس سے اسکی تمام سلطنت تباہ ہو سکتی ہے۔ اچہے اور برے
کامونکو لیاقت کے ساتھ امتیاز کرکے۔ یا مصالحت تحفہ و تحائف یا انعام سے سرفراز
کرکے۔ یا نفاق پیدا کرکے یا جرمانہ کی سزا دیکر دوست مایوس اور دشمن کو قابو مین لائے
حواس خمسہ کو قابو مین رکہکر اتفاق پیدا کرے۔ اچہون مین نفاق نہ ہونے دے۔
سیاحت کے ذریعہ سے واقفیت حاصل کرے اور غیر کو اپنے ہمخیال بنانے کی

معلومات حاصل کرے ۔ مستورات ۔ قماربازی ۔ شکار ۔ مسکرات ۔ سخت کلامی ۔ کڑی سزا اور دولت کی تباہی ان سات چیزون کو ترک کرکے انسان اطمینان کے ساتھ خوش رہے ۔ زہر آلود شے صرف اسیکی قاتل بنتی ہے جسنے اُسکا استعمال کیا ہو ۔ ہتیار اسیکو گھائل کرتا ہے جسپر اوسکا وار ہو ۔ مگر راز فاش ہونے یا صحیح مشورہ نہ ملنے سے رعایا ۔ ملک اور وہان کے حکمران ۔ یعنی کل سلطنت تباہ ہوتی ہے ۔ انسان کو چاہئے کہ اچھی غذا کو صرف خود کیلئے ہی استعمال نہ کرے ۔ اہم معاملات مین بلا شرکت غیرے غور نہ کرے تنہا سفر نہ کرے ۔ اور شب کو سب لوگ سو گئے ہون اسوقت خود ہی نہ جاگے بلکہ ایک دو آدمیون کو اپنا ہم صحبت بنائے ۔

دریا سے گذرنے کے لئے جسطرح کشتی ایک ذریعہ ہے اوسیطرح سچا نذیر میشور بہی ہمارے نجات کا ذریعہ ہے ۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو اس سے بیخبر ہے ۔ رحیم کو اکثر لوگ کمزور خیال کرتے ہین ۔ لیکن رحیم مین عیب ہے تو صرف یہی ایک ہے اسکے سوا اور کوئی عیب اسمین نہین پایا جاتا ۔ مگر رحیم مین اوسکے رحم کو عیب کی نظر سے نہ دیکھنا چاہئے ۔ کیونکہ رحم ایک اعلیٰ درجہ کی صفت ہے ۔ صبر و تحمل اگرچہ کمزور اور ناتوان لوگونکی عادتی صفت ہے ۔ مگر طاقتور لوگون مین عفو ہو تو اونکے لئے زینت ہے ۔ عفو اور رحم ہی کے ذریعہ سے لوگ گرویدہ ہوتے ہین ۔ حاصل کلام یہ کہ ایک رحم کے بدولت دنیا کی ایسی کونسی شے ہے جو حاصل نہین ہو سکتی ۔ متانت کی تلوار جسکے قبضہ مین ہو ۔ دون ہمت اُسکا کچھہ نہین کر سکتا ۔ جسطرح جس صحرا مین گھانس بات ہی نہ ہو وہان اگر آگ برسے تو وہ خود بخود بجھہ جاتی ہے ۔ کسی کو کسی بات کی برداشت کی قوت نہ ہو تو وہ خود اور دوسرون کو بہی مصیبت مین مبتلا کرتا ہے ۔ مذہب ہی ایک ہماری بہبودی کا عمدہ ذریعہ ہے ۔ رحم ہی دلکو اطمینان بخشنے والی شے ہے علم ہی مسرت بخشنے والا عمدہ مشغلہ ہے کسی ذی روح کی جان نہ لینا ہی راحت بخش کام ہے جسطرح جل مین بیٹھنے والے کمزور جاندار چیزون کو سانپ

اپنا لقمہ بناتا ہے اوسی طرح اگر کوئی حکمران اپنے متقابل حکمران کا مقابلہ نہ کرے تو وہ اوسپر غالب ہوکر اسکو تباہ کریگا۔ اور سیاحت نہ کرنے والا برہمن (تیرتھ جاترا کرکے جو کچھ بھی تجربہ حاصل نہ کر چکا ہو) یہ جہان بیٹھا ہو وہان اسکا عدم وجود مساوی سمجھا جاتا ہے۔ سخت کلامی۔ اور بدون کی ثنا و صفت نہ کرنا ان دو باتون کو جو اختیار کرتا ہے وہی دنیا مین عزت وقعت کی نگہ سے دیکھا جاتا ہے۔

اے سرتاج دہرت راشٹر مندرجہ ذیل دو باتین دوسرونکے تجربہ پر منحصر ہین۔ ایک یہ کہ کسی کام کے باعث چند لوگون کے دلون مین جب کسی کی وقعت پیدا ہو جاتی ہے تو اور لوگ بھی اوسکی خصلت کو بغیر دریافت کئے اوسکی عزت کرنے لگتے ہین۔ دوسرے یہ کہ جس شخص پر اوسکی بی بی کے سوا غیر عورتین فریفتہ ہوتی ہین اونکے ساتھ اوسی قسم کے دوسری عورتین بھی بھیڑ یا چال کی طرح فریفتہ ہو کر اوس سے اظہار عشق کرتے ہین۔ انسان کے جسم سے خون خارج کرنیکے لئے دو نشتر ہین جنمین سے پہلا نشتر تو مفلس کو کثیر دولت کی خواہش ہے۔ اور دوسرا باوجود کمزوری کے دوسرون پر برہمی۔ دو شخص دو باتون کی وجہ سے دنیا مین شہرت حاصل نہین کر سکتے ایک بیکار اور دوسرا اپنے فرض کے سوا دنیوی کام کرنے والا سنیاسی (تارک الدنیا) اے راجہ رحیم حکمران اور دوسرون کو باوجود اپنی مصیبت کے مدد دینے والے شخص ہی سچی عزت اور شہرت کے مستحق ہو سکتے ہین۔ جایز طریق کے ساتھہ حاصل کی ہوئی دولت سے یہ عیوب بھی پیدا ہوتے ہین کہ غیر مستحق اوسمین شریک ہو جاتے اور مستحق محروم رہتے ہین۔ ذیل کے دونون شخصون کو گلے مین پتھر باندہکر دریا مین غرق کر دینا چاہئے۔ ایک تو ایسے دولتمند کو جو اپنے دولت مین مستحق لوگونکو شریک نکرے۔ اور دوسرے ایسے مفلس کو جو باوجود اپنے افلاس کے پرمیشور کی عبادت نکرے۔ اے عالیمرتب دھرت راشٹر دو شخص ایسے آفت کے پرکالہ ہوتے ہین کہ آفتاب کے خط محیط کو بھی چیر پھاڑ کر اوپر داخل ہو سکتے ہین۔ اونمین سے اول تو حبس دم کرکے ریاضت کرنے والا سنیاسی (تارک الدنیا) ہے اور دوسرا میدان کارزار مین دلیری کے ساتھہ دشمن کا مقابلہ کرکے شہید ہو جانے والا بہادر۔ اے بھرتھ خاندان کے

سترابج ۔ وید مقدس مین لکہا ہے کہ اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ طبقہ والون کے لئے تین طریقے ہین ۔ مصالحت سے مطلب حاصل کرنا اعلیٰ خیال والون کا طریقہ ہے ۔ نفاق پیدا کرا کر یا بطور رشوت کچہ دے دلا کر منشا پورا کرنا اوسط درجہ والے کا کام ہے اور جنگ وجدال کر کے مطلب برآری کرنا رذیل لوگون کا کام ہے ۔ اے راجہ اعلیٰ اوسط اور ادنیٰ درجہ کے لوگون کی یہ حالت ہوتی ہے ۔ اسلئے اونہین اُنہی کے درجہ کی خدمات پر مقرر کرنا موزون ہے ۔ اے راجہ بی بی ۔ لڑکا اور غلام یہ تینون بے بس کہلاتے ہین ۔ اونکو کتنی ہی دولت وثروت کیون نہ میسر آئے اونپر انکا بس نہین ہے ۔ کیونکہ وہ جنکے کہلاتے ہین اونہین کی وہ دولت وثروت ہوتی ہے ۔ غیر کے مال کو غصب کرنا ۔ غیر عورت سے حظ اٹھانا اور اپنے خیر خواہ کو دور کر دینا یہ تین عیوب ایسے ہین جو انسان کو تباہی مین ڈالتے ہین ۔ نفس کش انسان کو شہوت ۔ غصہ اور حرص یہ تین باتین دوزخ مین داخل کرنے والے ہوتی ہین ۔ حاصل کلام یہہ کہ ان تینون کو ترک کرنا چاہئے ۔ اے بہرت خاندان مین جنم لینے والے دہرت راشٹر کسی کامیابی کے نسبت یا سلطنت ملنے یا اولاد نرینہ پیدا ہونے کے واسطے درجۂ قبولیت تک پہونچی ہوئی دعا کا ثمرہ اور اپنے دشمن کو کسی مصیبت سے نجات دلانے کا ثمرہ اون تین ثمرون کے مقابل ہے ۔ جو سابق مین ہماری خدمت بجا لا چکا ہو اور فی الحال بجا لاتا ہو اور جو دل سے یہ کہدے کے بس مین آپکا ہو چکا اگر یہ تینون ہمارے قدمون پر گر جائین تو باوجود مفلوک الحال ہونے کے بہی انہین اپنے سے دور نہ کرنا چاہئے ۔ جلیل القدر حکمرانون کے لئے اگلے لوگ یہ چار باتین کہ گئے ہین ۔ اکہ کسی کام کے نسبت مشورہ کرنے مین کم فہمونکو شریک نہ کرنا چاہئے ۔ اسکے سوا بزدل غیر ہمدرد اور خوشامدی سے بہی مشورہ نکرنا چاہئے ۔ بہائی اگر تو دنیا مین خوشحالی سے زندگی بسر کرنا چاہتا ہے تو ان چارون باتون پر عمل کر ۔ بزرگ خاندان ۔ فلاکت زدہ شریف مفلس دوست اور لاولد ہمشیر کو اپنے گہر مین جگہ دے انکی عزت کر اور انکی خبر گیری کرتا رہ ۔ بزرگ خاندان سے

نہ صرف تیرا اسم قایم رہیگا بلکہ تجھے گذرے ہوئے زمانے کے حالات بھی معلوم ہو سکینگے شریف اگرچہ فلاکت زدہ کیون نہو گا لیکن اسکے اچھے صفات کا اثر تیرے سبھو نپر پڑیگا۔ دوست ہمیشہ تیری بہبودی چاہیگا اور اوس سے اچھا مشورہ دینے والا تجھے نہ ملیگا۔ ہمشیرہ خانہ داری کے انتظام مین تجھے یا تیری بی بی کو جو مدد دے سکیگی وہ دوسرے سے ممکن نہین۔ اے مہاراج تمام دیوتاؤن کے سرتاج راجہ اندر سے برہسپتی نے جو باتین کہی ہین۔ انہین سے حسب ذیل باتین مین تجھ سے بیان کرتا ہون جو فوراً اثر کرنے والی ہین۔ بزرگان دین کا ارادہ۔ لایق لوگونکا کام۔ ذی علم ہوکر انکساری اور برے افعال کرنے والے کی تباہی (اگنی ہوتر) آگ کی پرستش، خاموشی۔ تحصیل علم اور جگنسٹہ کام ایسے ہین کہ جو انسان کے لئے باعث نقصان نہ ہونگے۔ بشرطیکہ نیک نیتی پر مبنی ہون۔ لیکن مذہبی عقاید کے پیرایہ مین عام لوگون مین اپنی وقعت بڑہانیکی غرض سے آگ کی پرستش کرنا۔ خاموش رہنا۔ عوام مین آؤبھگت کیلئے علم حاصل کرنا اور کسی مطلب کو حاصل کرنیکے لئے جگنہ کرنیوالے کو ضرر پہونچتا ہے۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر۔ والد۔ والدہ۔ آگ۔ آتما اور مرشد۔ یا اوستاد ان چھہ کی نہایت عقیدتمندی کے ساتھ اطاعت گذاری اور خدمت بجا لانا چاہئے۔ دیوتا۔ بزرگان دین۔ ذیروح۔ دینی احکامات جاننے واقفکار۔ مسکین۔ اور مسافران پانچون کی خدمت بجا لانیوالے کو دنیا مین شہرت اور نیکنامی حاصل ہوتی ہے۔ تیرا جہان کہین گذر ہو وہان دوست دشمن کسی قسم کی رائے نہ قایم کرنیوالا اور داسی مرشد۔ اوستاد اور شاگرد یہ چھہ تیرے متعلق اپنے اپنے کام بجا لا دینگے۔ انسان مین جو حواس خمسہ موجود ہین اگر اونمین سے ایک پر بھی بے قابو ہو تو روزن دار چرمی ڈول سے بہکر نکلجانیوالے پانی کی طرح انسان کے دماغ سے تمام خوبیان نابود ہو جاتی ہین۔ جنھین اپنی بہبودی مقصود ہے اونھین لازم ہے کہ یہ چھہ عادتین فوراً ترک کردین۔ ضرورت سے زیادہ سونا۔ کسی ایک ہی کام مین محو ہو جانا۔ بزدلی۔ غصہ۔ کاہلی اور کسی کام کو بدیر انجام دینا۔ جسطرح روزن دار کشتی دریا مین سفر کرنیکے لئے کارآمد نہین ہوسکتی اوسیطرح نہ تعلیم دینے والا اوستاد۔ تعلیم نہ پانیوالا شاگرد۔ وہ فرمان روا کہ

اپنے سلطنت کی حفاظت اور انتظام سے بیخبر ہو۔ بد زبان بی بی۔ آبادی مین رہنے والا
گلہ بان۔ اور ہمیشہ جنگل مین رہنے کی خواہش کرنیوالا اصلاح ساز۔ ان چہ سے دوری اختیار
کرنا مناسب ہے۔ راستی۔ خیرات۔ کاروبار مین مشغول رہنا۔ حسد و بغض سے پرہیز۔ عفو
جرم اور جرأت۔ ان چھہ صفات کو حاصل کرنیکی انسان کوشش کرے۔ حصول دولت مرغوب
اور محبت کرنیوالی بیوی۔ مطیع فرزند۔ ایسے معلومات جس سے دولت حاصل ہوتی ہے
اے راجہ چھہ باتین انسان کو دنیا مین راحت بخش نہین ہوتین۔ خواہشات نفسانی۔ غصہ
رنج۔ غفلت۔ تکبر اور تنفر۔ متذکرہ بالا چھہ دشمن ہم مین ہمیشہ رہا کرتے ہین۔ انپر جسنے فتح پائی
اسے دین اور دنیا مین کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔ چھہ شخصونکی گذر اوقات دوسرے چھہ اشخاص
کے ذریعہ ہوتی ہے۔ چور کی غافل سے۔ حکیم کی مریض سے۔ جوان فاحشہ کی عیاش سے۔
گدا کی متیر سے۔ راشی حاکم کی مفسدون سے اور بے عمل عالم کی کم فہمون سے۔ جانور
خدمتگار۔ زراعت۔ بیوی۔ علم۔ اور کم ظرفون کی دوستی ان سے اگر ایک آن بھی
غفلت کیجائے تو وہ ہم سے چھوٹ جاتے ہین۔ چھہ شخص ممنون کی احسان کی وقعت
اور پروا نہین کرتے۔ فارغ التحصیل شاگرد اپنے اوستاد کی۔ اہل عیال اولاد اپنے مانکی
خواہشات نفسانی سے سیر آدمی عورت کی۔ اہل غرض ایسے شخص کی جس سے غرض حاصل
ہوگئی ہو۔ طوفان سے بچا ہوا آدمی کشتی کی۔ صحت کے بعد مریض۔ طبیب کی جسمانی
صحت۔ کسیکا مقروض نہ ہونا۔ سفر مین اذیت نہ پانا۔ نیکونکی صحبت۔ گذر اوقات کا ذریعہ
اطمینان بخش مقام سکونت۔ اے راجہ یہ چیزین دنیا مین انسان کو راحت دینے والی ہین
ہوتین۔ حاسد۔ ضرورت سے زیادہ رحم۔ ناخوش رہنے والا۔ غصہ ور۔ ہمیشہ متشکی۔ بنا ہوا
اور غیر کی دولت پر خوشحالی سے زندگی بسر کرنیوالا۔ متذکرہ بالا عیوب کے لوگ ہمیشہ غم مین
مبتلا رہتے ہین۔ فرمانروا کو لازم ہے کہ مندرجہ ذیل مصیبت پیدا کرنے والے سات باتونکو
ترک کرے۔ گو سلطنت ہر طرح اچھی حالتمین بھی ہو تاہم ان عیوب کی بدولت وہ رفتہ رفتہ

تباہ ہوجاتی ہے۔ وہ عیوب یہ ہین۔ سلطنت مین مستورات کا دخل۔ اور اُنسے زیادہ تعلقات قمار بازی۔ مسکرات کا استعمال۔ سخت کلامی۔ کڑی سزا یا سخت جرمانہ۔ ضرورت سے زیادہ کہیل تماشے اور سیر و شکار اور اسراف۔ جب کوئی انسان تباہ ہونیوالا ہوتا ہے تو اُس سے مندرجہ ذیل علامتین ظاہر ہونے لگتی ہین۔ عالمون اور بزرگون سے بغض اور حسد عالمون اور بزرگونکی شکایت سے محظوظ ہونا۔ انکی دولت پر دست درازی شروع کرنا۔ انکی عزت و توقیر سے ملول اور رنجیدہ ہونا۔ نیک کامون کے موقع پر اُنسے بیخبری اختیار کرنا اور اُنکے اغراض اپنے سامنے پیش ہونے پر انکی ہجو پر اترانا۔ یہ عیوب پیدا کرنیوالی باتین لایق لوگونکو ترک کر دینی چاہیئے۔ اے بہرت خاندان مین پیدا ہونے والے دہرت راشٹر۔ یاد رکھ کہ مندرجہ ذیل آٹھہ باتین انسان کے لئے موجب مسرت ہوتی ہین صحبت۔ دوست۔ حصول دولت کثیر۔ دیدہ بوسی فرزند عزیز۔ عمدہ بیوی سے خلوت صحیحہ۔ حسب موقع گفتگو۔ ہم چشمون پر تفوق حاصل کرنا۔ حصول شے مرغوبہ۔ عام نظرون مین عزت و وقار۔ اے مہاراج۔ لیاقت و قابلیت۔ شرافت۔ خواہشات نفسانی کے روکنے۔ حصول علم شجاعت۔ کم گوئی۔ حسب مقدرت خیر خیرات کرنے۔ احسان کا بدلہ اتارنے سے انسان کی وقعت دوسرون کے دلون مین جاگزین ہوتی ہے۔

اے دھرت راشٹر۔ تجھکو چاہیئے کہ تو ہمیشہ ایسے شخص سے خبردار رہے جو مارے نشہ کے بدمست و مست والا ہو جو مغرور و سرکش ہو جسمین ضرورت سے زیادہ رحم اور ایسے ہی ضرورت سے بڑھکر غصہ ہو جو بزدل و عیاش ہو اور جسکی حرص و طمع کی کچھ تھاہ ہی نہو۔ سو وہن دانے اپنے لڑکے سے جو تاریخی ذکر کیا ہے اسکو مین اس موقع پر بیان کرتا ہون۔ جو فرمانبردار خواہشات شہوانی اور غصہ کو ترک کر کے نیک کام مین روپیہ صرف کرتا ہے۔ جسے موقع اور محل کی تمیز ہے۔ صاحب علم ہونے کے ساتھہ جو شخص اپنے فرض کو وقت پر بجا لاتا ہے۔ جسکے بیان کے مطابق کل عمل کرتے ہین۔ جو شخص زمانہ مین اپنا اعتبار

قایم کرتا ہے ۔ جو مجرم کو سزا دیتا ہے اور جو اس سے واقف ہوتا ہے کہ رحم کا برتاؤ کس موقع
پر ہونا چاہیے اور سزا کتنی سی کتنی دینی چاہیے ۔ اسکو ہمہ قسم کے شان و شوکت دولت و حکومت
زیبا ہے ۔ کیسے حقیر سے حقیر شخص کی جو آدمی ہتک نہ کرتا ہو ۔ خبرداری کے سات دشمن سے
جسکا برتاؤ ہو ۔ جو زبردست سے جھگڑا ناپسند نہ کرتا ہو اور موقع محل سے جسنے اپنی شجاعت
کا اظہار کیا ہو وہی فرمانروا لایق اور روا نا کہلانیکا مستحق ہے ۔ مصیبت مین مبتلا ہونے پر
بھی جو شخص صبر اور جراءت سے کام لیتا ہے ۔ مستعدی کے ساتھ ہمیشہ کام کرنے کی خواہش
کرتا ہے ۔ موقع کے لحاظ سے رنج کو برداشت کرتا ہے ۔ آغاز کے بعد کام کو استقلال کے
ساتھ انجام دیتا ہے ۔ اسکے بعد یقین ہے کہ دشمن اوس سے مغلوب رہینگے ۔ بلا ضرورت
بدکارون سے اتحاد ۔ غیر عورت سے دلبستگی ۔ جھوٹی فوقیت ۔ چوری ۔ غیبت اور مسکرات
سے جسنے پرہیز کیا وہی ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے ۔ اپنا فرض منصبی ۔ بہبودی کا کام ۔ اور خواہشات
نفسانی کو بغیر سونچے سمجھے کرتا ہے ۔ وہ مصیبت مین مبتلا ہوتا ہے ۔ اگر کسی کام کے لیے
مشورہ لیا جائے تو اسکے نسبت جو صحیح رائے ہو اسکو بیان کرے ۔ ادنے بات کے نسبت
جھگڑنا جسکو پسند نہین ۔ اگر کسی نے اسکی ہتک کی ہے اور وہ اوس پر برہم نہین ہوتا ۔ جو کبھی
کسی کے عشق مین محو نہین ہوتا کسی سے تعصب نہین کرتا ۔ جو مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے
ادنی لوگون سے مخالفت نہین رکھتا ۔ اعتدال سے بڑھ کر گفتگو نہین کرتا اور جو مخالف کا بیان
خاموشی کے ساتھ سن لیتا ہے ۔ اوسکی ہر جگہ تعریف و توصیف ہوتی ہے ۔ جو نازیبا لباس
کبھی نہین پہنتا ۔ باوجود مقدرت ہونے کے بھی جو غیر کی شکایت نہین کرتا ۔ اور پریشان حالی
مین بھی جو غیر کی شکایت نہین کرتا اور پریشان حالی مین بھی جو شخص زبان سے کچھ نہین کہتا
اوسکو سب لوگ عزیز رکھتے ہین ۔ مخالفت کی بجھی ہوئی آگ کو جو پھر نہین بھڑکاتا ۔ غرور نے
جسے بیخود نہ کر رکھا ہو ۔ باوجود رنج کے بھی جو لوگون سے ملنا ترک نہ کرے ۔ فلاکت کے
حالت مین بھی جو افعال شنیعہ کا مرتکب نہ ہوتا ہو وہی بلند خیال اور نیک چلن کہا جاسکتا ہے

اپنے خوشی پر جسکو فخر ہے نہ غیر کے رنج پر مسرت - اور جبکو کسی چیز کے دے چکنے کے بعد اوسکا ملال نہین گذرتا اوسیکو بزرگ اور شریف کہتے ہین - جو شخص ہر زبان اور ہر ملک وملت کے رسم ورواج کی پوری معلومات حاصل کرنیکا خواہشمند ہوتا ہے - نیک وبد کی جسکو تمیز ہوتی ہے اگر وہ کہین جائے تو اوسکی ہر جگہ تعظیم اور توقیر ہوتی ہے - متکبر - عاشق - متعصب بدکار - جس چیز یا جسکو حکمران برا یا مخالف سمجھتے ہون - غیبت کرنیوالا - اپنی جماعت سے مخالفت رکھنے والا اور مدہوش - مغرور - رذیل ہے جو ذہی فہم معاملہ ترک کرتا ہے اوسکو دانا اور نیک کہتے ہین - خیر خیرات - خدا کی عبادت - بزرگان دین کی خدمت - نیکو کار اور جس فعل کے نسبت عام لوگ برائی کا فتوا دیتے ہون اسکے نسبت انواع واقسام کے کفارہ دیا کرتا ہے - بزرگان دین اسکی بہبودی اور ترقی مین کوشان ہوا کرتے ہین - کاکروبار - اتحاد شادی - اور گفتگو - جو شخص اپنے معاصرین سے کرتا اور اپنے سے بڑے کو پیش قدمی کا موقع دیتا ہے - اسکے اغراض کامل طور پر بر آتے ہین - جو شخص ہمسایہ اور غریب کو حصہ دینے کے بعد کہانا کھاتا ہے - زیادہ کام کر چکنے کے بعد تہوڑا آرام لے اور دشمن کے سوال کو رد نکرے اوس نیک بخت کے پاس مصیبتونکا گذر نہین ہوتا - جس کسیکا ارادہ اتمام سے پہلے دوسرے پر ظاہر نہ ہو وہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے - جو شخص ذی روح کو آمان دیتا - ضمیر کو صاف رکھتا - راستی اختیار کرتا - اور تامل کے ساتھہ دوسرون کی عزت کرتا ہے - وہ بیش بہا جواہر کے طرح اپنی جماعت مین شہرت حاصل کرتا ہے - صاف باتین اور اپنے فرض کو مستعدی کے ساتھہ بجا لانے والے سے اگر اچانک کسی کام مین غلطی ہوا ور باوجود کسی پر ظاہر نہ ہونے کے بہی وہ آپ ہی اپنے فعل پر نادم ہوتا ہو تو اوس عالی صفت کی روشنی آفتاب کی طرح تمام عالم مین چمکتی رہتی ہے -

اسکے بعد ویدور نے کہا کہ اے دہرت راشٹر بد دعا سے تباہی کو پہونچتے ہوئے پنڈو راجہ کے فرزند - جو پانڈ د صحرا مین پیدا ہوئے تہے اونہین اونکے خورد سالی مین تو نے ہی

پرورش کرکے بڑا کیا اور تعلیم بھی دلائی اور وہ بھی تیرے فرمان کے مطابق اطاعت بجا لاتے ہین۔ اسلئے بھائی دھرت راشٹر سلطنت مین اونکا جو واجبی حصہ ہو تو اونہین دیکر اپنے اولاد کے ساتھہ خوشی سے زندگی بسر کر۔ اے رعایا پرور اگر اسطرح کیا جاے تو دیوتاؤن اور کسی بشر کو تیرے نسبت کسی طرح سے شاکی ہونیکا موقع نہین ملسکتا۔

دہرت راشٹر۔ بھائی ویدور۔ ہم مین۔ تجھی کو ہر طرح کی پورے معلومات حاصل ہین آتش فکر نے میرے بدن مین سوزش پیدا کردی ہے۔ نیند کا اب نام نہین۔ اس حالت مین مجہ جیسے آدمی کے لئے تو جو کام مناسب خیال کرتا ہے اُسے بیان کر۔ اے نیک دل ویدور جدہشٹر اور کوروں کی بہبودی کے متعلق تو جو کچہ مناسب سمجھے اُسکو پورے طور پر غور کر کے مجہہ سے کہہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ چلکر مجھکو مصیبتین جھیلنی ہونگی۔ اس سے پہلے مجہہ سے جو گناہ سرزد ہو چکے ہین وہ تصویر بنے ہوئے میرے روبرو کھڑے ہوئے ہین۔ اسلئے جس پریشان حالی کے ساتھہ مین تجہہ سے دریافت کرتا ہون اوسکے نسبت پانڈون کے جو قلبی ارادے ہونگے مجہہ سے بیان کر۔

ویدور۔ جنکی بہبودی مین ہمین مقصود ہو گو اونسے کسی معاملہ مین ہم سے رائے نہ لی ہو تاہم اوس کام کے متعلق جو رائے صائب ہو خواہ اوس رائے کو وہ پسند کرے یا نکرے ہمکو اوسکا بیان کر دینا لازم ہے۔ حاصل کلام اے راجہ ایسی نیک رائے جسمین کوروں کی بہبودی ہو اور جو دہرم شاستر کے احکام کے بموجب ہے بیان کرتا ہون اوسکو سُن لے مکر۔ فریب اور ناجائز طریق سے اگر تجھے کامیابی حاصل ہونے کی امید ہو تو بھی تو ایسا کام نکر اسکے خلاف نیک کام مین اچھے طریقہ سے اگر ناکامی ہو تو اوسکے لئے تجھے آزردہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔ جن کامونکا ثمرہ حاصل ہونا لازمی ہے اوسکو آغاز کرنے کے پہلے آخر انجام پر غور کرنا چاہئے۔ اور بعد ازان اسکو استقلال کے ساتھہ آغاز کرنا چاہئے۔ کسی کام کو عجلت کے ساتھہ نکرنا چاہئے۔ کام کے انجام پر غور کر چکنے کے بعد اگر دانا شخص اوس کے

متعلق کوشش کرنا مناسب جانتا ہو تو اوس کام کو کرے ورنہ اوس سے دست بردار ہو جائے قلعہ جات اور خزانہ کے انتظام کی کیا حالت ہے۔ سلطنت کے مداخل و مخارج کی کیا کیفیت ہے۔ عدل و انصاف کا کیا حال ہے۔ رعایا کی کسطرح بسر ہوتی ہے۔ جو حکمران ان باتون سے بالکل بیخبر ہوتا ہے وہ بہت دنون تک سلطنت پر قابض نہین رہ سکتا۔ معلومات حاصل کرنے کے ذرایع محکمہ جات کی رپورٹین۔ حسابات کی جانچ پڑتال و داد خواہون کے عرائض کو وقتاً فوقتاً غور و خوص کے ساتھ جو شخص دیکھا کرتا ہے۔ اپنے سچے فرائض ادا کرنے اور بہبودی حاصل کرنے کے لئے جو ہمیشہ مستعد رہتا ہے اسی کو سلطنت حاصل ہوتی ہے۔ صاحب حکومت ہونے پر فرمان روا کو لازم ہے کہ اپنی روش اچھی رکھے۔ کیونکہ جسطرح مرض اور ضعف کے باعث انکلی سے اعلےٰ درجہ کا حسن جاتا رہتا ہے اوسیطرح عیاشی اور آرام طلبی کے باعث سلطنت اور دولت دونون اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہین۔

مچھلی حرص مین مبتلا ہو کر کل مین لگی ہوئی مرغوب غذا کو اس نتیجہ پر نظر کئے بغیر کہ اس غذا کا کھا لینا مناسب ہوگا یا نہین اور معدہ اوسکو ہضم بھی کر سکیگا کہ نہین جھٹ منہ مین لے لیتی ہے۔ پس جنکو اپنی صحت منظور ہے انکو چاہئے کہ ایسی غذا کا استعمال کرین جو انکے مناسب حال ہو۔ چھوٹے بار آور درخت کے خام پھل کو جو کوئی توڑتا ہے اسکو اس سے کوئی نفع تو حاصل نہین ہوتا مگر درخت کا تخم بیکار جاتا ہے۔ لیکن جو اس درخت کے پوری طور پر ترقی پا چکنے کے بعد اوسکا پختہ پھل توڑتا ہے۔ اسکو بھی اوس سے نفع حاصل ہوتا ہے اور اوس کے تخم سے دوسرے پھلدار درخت بھی پیدا ہوتے ہین۔ جسطرح شہد کی مکھی پھول کو قایم رکھکر اوسمین سے صرف شہد کو لے لیا کرتی ہے علی ہذا حکمران کو لازم ہے کہ رعایا کی حیثیت قایم رکھکر اون سے محاصل وصول کرے۔ والئی ملک کو چاہئے کہ باغبان کی طرح درخت کو قایم رکھکر صرف اوسکے پھل سے فایدہ اوٹھائے۔

نہ یہ کہ کوبلیہ بہانے ولے کے طرح درخت کی جڑتک اوکھیڑ کر پھینکدے۔ انسان کو
کام سے پہلے اسکا انجام سونچنا چاہیئے۔ ناممکن الحصول باتون کے حاصل کرنے کی
کوشش کرنا گویا دقت کا خون کرنا ہے جسطرح عورتین نامرد خاوند کی پرواہ نہین
کرتین اوسیطرح کمزور مالک یا حکمران کے غصہ کا بھی کوئی نتیجہ نہین نکلتا ایسے حکمران
کے سایہ مین رہنے کو رعایا دل سے پسند نہین کرتی۔ وہ بڑے نفع بخش کام جو تہوڑے سے
کوشش سے حاصل ہوتی ہین۔ عاقل شخص اوسکو اوسیوقت آغاز کرتا ہے۔ اور اسی قسم
کے کام جو دوسرے کرتے ہون اونمین حارج نہین ہوتا۔ جو فرمانروا مہربانی کے ساتھ سبکو
ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے رعایا اوسپر فریفتہ رہتی ہے۔ سرسبز درخت بارآور ہوتا اور بار آور
درخت پھل لاتا ہے۔ اور ان دونون منزلون کے طے ہونے کے بعد باغبان اوس سے
فایدہ اوٹھاتا ہے۔ بس بعینہ یہی حال حکمرانونکا ہے۔ وہ حکمران ہمیشہ تباہی اور بربادی سے
محفوظ رہتا ہے جو اپنے ماتحتین۔ ملازمین اور رعایا کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش
آتا ہے۔ خواہ اپنے جود وکرم سے اونکو فارغ البال بناتا ہو یا نہ بناتا ہو۔ اور جو اپنے ماتحتین
اور ملازمین کے بس مین نہین ہوتا۔ اور جو حقیقت مین اندرونی طور پر کم طاقت ہونیکے
حالت مین بھی اپنے کو طاقتور ظاہر کرتا ہو۔ زبان۔ عمل۔ نیت۔ اور نظران چارون کے
ذریعہ سے جو شخص لوگونکو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے اوس سے سب خوش رہتے
ہین۔ جسطرح شکاری سے ہرن تنگ ہوا کرتے ہین اوسیطرح جس سے تمام مخلوق تنگ
ہوتی ہے۔ اگر اوسکو ہفت اقلیم کی حکومت بھی حاصل ہوتا ہم اوسکا تباہ ہونا لازمی ہے،
آبائی سلطنت یا قوت بازو سے اگر کسی کو سلطنت حاصل ہوی اور اوس نے عیاشی اور
آرام طلبی اختیار کی تو جسطرح ابر کو ہوا اڑا دیتی ہے اوسیطرح اوسکے اعمال اوسکی حکمرانی کو
اڑا دیتے ہین۔ سلطنت کے انتظام کے متعلق عقلا زمانہ سابق مین جو قواعد مرتب
کر چکے ہین اگر اونپر عمل کیا جائے تو ملک مالا مال ہو کر اوسکی ترقی ہوتی ہے اور وہی طریقہ

رعایا کو خوشحال بنانے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر فرمانروا نیک روبہ کو ترک کرکے بری عادتیں اختیار کرتا ہے تو جلیسے ہوئے چمڑے کی طرح اوس ملک کی زمین بھی خراب ہو جاتی ہے۔

غیر کی سلطنت تباہ کرنے کیلئے جسطرح کوشش کیجاتی ہے اوسی طرح اپنی سلطنت کو محفوظ رکھنے کے لئے کوشش کرنا ضرور ہے۔ اچھے ذریعہ سے حکومت حاصل کرکے خوش اسلوبی کے ساتھ حکمرانی کرنا چاہئے۔ اس سے مالک اور مملوک دونون کو نقصان نہین پہنچتا کیمیا گر جسطرح کنکر پتھر سے سونا نکال لیتے ہین اسطرح اہل بصیرت بچونکو اور بیوقوفون کی باتون سے مفید باتونکو اخذ کرلیا کرتے ہین۔ مانگ مانگ کر گذر اوقات کرنے والا جسطرح تھوڑا تھوڑا غلہ مانگ کر بہت سا غلہ اپنے پاس جمع کرلیتا ہے۔ اسی طرح لایق شخص کو چاہیئے کہ عقلا کے عمدہ عمدہ اقوال کو مختلف مقامات سے فراہم کرکے اپنے دماغ مین جمع کرتا رہے۔ قوت شامہ کے ذریعہ سے جانور کسی چیز کو شناخت کرلیا کرتے ہین۔ وید مقدس کے ذریعہ سے خدارسیدہ برہمن کسی بات کو معلوم کرلیتے ہین۔ مخبرون کے ذریعہ سے حکمران اپنی سلطنت کے نیک و بد باتون سے آگاہ ہوتے ہین۔ مگر معمولی درجہ کے لوگون کے لئے بصارت ہی معلومات حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ ویدور نے اسکے بعد کہا کہ اے دہرت راشٹر جو گائے دودھ دینے کیوقت جسقدر زیادہ کودتی پھاندتی ہے اوسیقدر زیادہ اوسکو تکلیف اوٹھانی پڑتی ہے۔ اور جو خاموشی کے ساتھ دودھ دیتی ہے اوسکو کسی قسم کی تکلیف نہین دیجاتی۔ جو چیز بغیر تپائے خم جاتی ہے اوسکو آگ مین ڈالکر تپانے کی کیا ضرورت ہے۔ حاصل کلام جو لکڑی خود بخود خمیدہ اور لچکدار ہوتی ہے اوسکو کسی کے خم دینے کی ضرورت نہین۔ اس مثال سے مرادیہ ہے کہ لایق و باخبر لوگ اپنے سے زبردست کی اطاعت قبول کرلیتے ہین۔ جانورون کا رفیق باران۔ حکمران کے رفیق وزرا۔ بیوی کا رفیق خاوند اور برہمنونکا رفیق وید مقدس ہے۔ راستی سے نیکی کی۔ مطالعہ سے علم کی نیک روی سے حسن کی۔ نیک طریق سے خاندان کی۔ ناپ تول سے غلہ کی۔ پھیرنے سے گھوڑے کی

غور و پرداخت سے جانوروں کی۔ اور سادہ لباس سے عورت کی عصمت کی حفاظت
ہوتی ہے۔ اگر کوئی بدچلن شخص شریف خاندان ہوتاہم اوس سے نیک چلن ثابت کرنیکے
لئے خاندانی شرافت اور وقعت کچھ زیادہ کارآمد نہین ہوسکتی۔ علیٰ ہذا جو لوگ اسفل خاندان مین
پیدا ہوئے ہون اونمین اگر نیک چلنی ہو تو وہی نیک چلنی اونھین نیک بنانے کے لئے زیادہ
مفید ہوتی ہے۔ غیر کی خوشحالی۔ حسن۔ شجاعت۔ شرافت۔ راحت عروج اور وقعت کو دیکھکر
جسکو رشک اور حسد گزرتا ہے دایم المرض سمجھنا چاہیئے جو کام ہمارے کرنے کیلئے لایق نہو اوسکو اور اپنے
فرض کو ترک کردینے اور کسی مطلب کو حاصل کرنیکے قبل ہی مشورہ ظاہر ہونیکی نسبت۔ انسان کو
احتیاط کرنا چاہیئے اور جس سے بیخودی پیدا ہوتی ہو اسکو ترک کرنا چاہیئے۔ علم و دولت حکومت اور
کسی کی حمایت ہونے کے باعث انسان کو غرور پیدا ہوا کرتا ہے۔ مگر جن مین غرور کا مادہ
ہوتا ہے انہین بدون کو یہ باتین بیخود بنانے کے موجب ہوا کرتی ہین۔ لیکن جب یہی باتین
نیکون مین ہوتی ہین تو اونمین عجز و انکسار پیدا کرانے کے باعث ہوتی ہین۔ کسی کام کو
انجام دینے کیلئے اگر نیک لوگونکو کم ظرفون کی منت کا موقع پیش آئے تو اوسکے انجام
دینے کے قبل ہی وہ بدمعاش خود کو تہہ و بالا خیال کرنے لگتے ہین۔ اسکے خلاف نیک
لوگ اپنی عالی خیالی کے باعث بدون اور اچھون کے ساتھ مساوی طور پر احسان
کیا کرتے ہین۔ لیکن بد باطن کبھی نیکون کے ساتھ احسان کا برتاؤ نہین کرتے مجلس مین
خوش پوش کی وقعت ہوتی ہے۔ گائے رکھنے والا اگر شیر کھانا چاہے تو اوسی وقت
اوسکی آرزو پوری ہوسکتی ہے۔ جسکے پاس سواری ہو وہ جہان چاہے جاسکتا ہے نیک
نفس شریف کی تمام امیدین برآتی ہین۔ انسان مین نیک نفسی اور شرافت کا ہونا اصلی
جوہر ہے جو شخص اسکو ترک کردیتا ہے اسکے لئے زندگی۔ دولت حشمت اور عزیز و بیگانگی
کارآمد نہین ہوسکتے۔ اے بہت خاندان کے سرتاج و بہت راشتر مرفع الحال لوگونکی
غذا مین گوشت۔ متوسط درجہ کے لوگون کے غذا مین گھی اور مفلسونکی غذا مین تیل کا زاید حصہ

افضل شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر فی الواقع دیکھا جائے تو مفلس ہی ہمیشہ نہایت عمدہ غذا کھایا کرتے ہین۔ کیونکہ اشتہا زبان مین ذائقہ پیدا کرتی ہے اور مرفہ الحال کو تو اوس چیز کا حاصل ہونا نہایت دشوار ہے۔ اے راجہ اگر حقیقت مین دیکھا جائے تو تونگرون مین غذا کو ہضم کرنے کی قوت ہی نہین ہوتی۔ اوسکے برعکس محنت ومشقت کرنے کے باعث مفلسونکا معدہ کنکر پتھر تک ہضم کر جاتا ہے۔ عوام کو صرف گذر اوقات کے ذریعہ کے موقوف ہونیکا خوف ہوتا ہے۔ متوسط درجہ کے لوگ موت سے ڈرتے ہین۔ مگر غیرت مندون کو بے وقعتی کا نہایت ہی خوف لگا رہتا ہے۔

نشی چیزون کے استعمال سے انسان کو جو نشہ ہوا کرتا ہے اوسکے بہ نسبت دولت اور حکومت کے نشے نہایت ہی خوفناک ہوتے ہین۔ جنپر ان نشون کی بیخودی طاری ہوتی ہے وہ حکومت سے معزول ہونے یا مفلس بننے کے بغیر اپنے ہوش مین نہین آسکتے ہے

بادہا خوردن وہوشیار نشستن سہل است
گر بدولت برسی مست نگردی مردی

جسطرح آفتاب اور بروج فلکی ستارون کو اپنی طرف کھینچکر تکلیف دیا کرتے ہین اوسی طرح نفسانی خواہشات مین مبتلا شدہ شخص کو اوسکے بے قابو اعضا تکلیف دینے کی موجب ہوتی ہین۔ خیال کو بہکانے والے حواس خمسہ کے قابو مین جو انسان ہو چکا ہو اوسکی تکالیف اندر معینین چاندنی رات کیطرح روز بروز ترقی کرتی جاتی ہین۔ اپنے دل پر جبر نہ کرکے صرف خیالات کو ہی قابو مین لانیکی خواہش کرتا ہو اور خیالات پر بغیر قابو حاصل کرنیکے جو دشمن کو شکست دینے کا ارادہ کرتا ہو۔ اوس کی بس بنے ہوئے فرمان روا کے ہاتھ سے سلطنت جاتی رہتی ہے۔ جو پہلے دل کو دشمن تصور کرکے اوسپر فتح پائے بعد ازان خیالات پر اور اوسکے بعد بیرونی دشمن پر نصرت حاصل کرنیکا ارادہ کرے تو اسکی خواہش پوری ہوتی ہے۔ مجرد (یعنی عورت سے ہم صحبت نہ ہونیوالا

شخص) خیالات پر قابو رکھنے والا۔ قصوروار کو سزا دینے والا۔ اور کام کرنے سے پہلے ہر پہلو پر غور کرنے والے لایق اور دوراندیش شخص کے دامن کے ساتھ دولت وابستہ رہا کرتی ہے۔ آگے چلکر ویدور کہتا ہے کہ اے راجہ اگر انسان کے جسم کو گاڑی سے تشبیہ دیجائے تو اعضا کو گھوڑے اور روح کو کوچبان خیال کرنا چاہئے۔ جسکی گاڑی کے گھوڑے اچھے ہونگے اوسکا سوار آرام کے ساتھ منزل مقصود کو پہونچے گا۔ یہی حال انسان کا ہے۔ اگر اوسکے جسمانی اور دماغی قواے اچھے ہونگے تو دنیاوی کاروبار مین اسکی ترقی لازمی ہے۔ جسطرح ناتربیت یافتہ گھوڑے اپنے سوارونکو گرا کر اونکا خاتمہ کر دیتے ہین۔ اسطرح سے خیالات نے جسپر قابو پا لیا ہو وہ تباہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بسا اوقات نفع کو نقصان اور نقصان کو فائدہ تصور کر کے مصیبت مین مبتلا ہوتا ہے۔ اور اسیکو وہ آرام خیال کرتا ہے راستی اور نفع کی پروانہ کر کے جو حواس خمسہ کے قابو مین ہو کر اوسکے حسب دلخواہ عمل کرتا ہو وہ چندہی روز کے عرصہ مین جاہ و حشمت عزت و آبرو اور عیال و اطفال اور جان و مال کے خیال سے چھوٹ جاتا ہے۔ جو صرف دولت و حشمت کا مالک بنکر اپنے دل کو محکوم نہ کر کے اسکے حسب دلخواہ عمل کرتا ہو تو اوسکی تمام شان و شوکت جاتی رہتی ہے۔ اے راجہ بڑے مچھلیان۔ باریک جال مین گرفتار کر لیے جائین تو وہ اوسکو توڑ دیتی ہین۔ اسی طرح خواہشات شہوانی اور غصہ دونون ملکر انسان کی عقل کو زائل کر دیتے ہین۔ نیک طریق اور دوسرے نفع بخشنے والی باتون پر غور کر کے جو کامیابی کا ذرایع تلاش کرتا ہے اسکو ہمیشہ راحت ملتی ہے۔ حواس خمسہ کے تمام کاروبار جو خیالات پر منحصر ہوا کرتے ہین اگر کوئی شخص اونکو فتح کیے بغیر دشمنونکو زیر کرنا چاہتا ہے تو شکست کے سوا اُسے کچہ حاصل نہین ہوتا۔ اعضا کو قابو مین نہ رکھنے کے باعث دولت اور حکومت مین محو بنے سے جو برائیان فرمانرواؤن سے سرزد ہوتی ہین اوسکے باعث اونکی تمام جاہ و حشمت اور آزادی رخصت ہو جاتی ہے اور اونکے مقید ہونے تک کی نوبت آتی ہے۔ رذیل اور بدون سے

دوری اختیار نہ کرنے سے نیکون کو بھی برون کی طرح سزا اور مصیبت اوٹھانی پڑتی ہے ۔ کیونکہ کبھی خشک لکڑی کے ساتھہ کچی لکڑی کو بھی جلنا ہوتا ہے ۔ حاصل کلام بدون کی صحبت سے اجتناب اختیار کرنا چاہئے ۔

ویدور اسکے بعد بیان کرتا ہے کہ سخت کلامی اور غیبت کے ذریعہ سے بدلوگ نیک اور لایق لوگون کو خراب اور پریشان کردیا کرتے ہین ۔ لیکن جو شخص غیبت کرتا ہے وہی گنہ کا مرتکب سمجھا جاتا ہے ۔ اور جسکی غیبت کیجاتی ہے اوسکو گناہ سے نجات حاصل ہوتی ہے ۔ کسی ذیروح کی جان لینا کم ظرفون کی قوت ہے ۔ جرمانہ کرنا یا سزا دینا حکمران کی قوت ہے ۔ خاوند کی اطاعت بجالانا ہی بی بی کا جوہر ہے ۔ اور عفو جرم نیک اور لایق لوگون کی خصوصیت ہے ۔ اے مالک تخت و تاج کہتے ہین کہ زبان کا روکنا نہایت ہی دشوار کام ہے ۔ اور مفید مطلب اور لطف آمیز باتین کرنا بھی دقت سے خالی نہین ۔ اے راجہ زبان سے اگر اچھی گفتگو کیجائے تو انواع و اقسام کی بہبودی حاصل ہوتی ہے ۔ اگر اسکے برعکس بدکلامی کیجائے تو وہی زبان ہمارے تباہ خراب کرنے کے باعث بنتی ہے ۔ تیر سے زخمی ہوچکا ہوا اور تبر سے کاٹا ہوا جنگل ۔ چند روز کے بعد اپنی اصلی حالت پر آسکتا ہے ۔ مگر زہر آلود الفاظ کے تیر ۔ زبان کا زخم ۔ کسی طرح مندمل نہین ہوسکتا ۔ جسم کے کسی حصہ مین اگر تیر لگ جائے تو اوسکو وہان سے نکالنا ممکن ہے ۔ لیکن زبان کا تیر دل جیسے نازک مقام پر لگ جائے تو اوسکو اوس مقام سے نکالنا غیر ممکن ہے ۔ تیر زبان کا زخمی ۔ ماہی بے آب کیطرح شب و روز بے تاب رہتا ہے ۔ کیونکہ وہ غیر کے نازک دل کے سوا اور کسی مقام پر اپنا نشانہ نہین کرتا ۔ اسلئے لایق لوگون کو چاہئے کہ دوسرون کو تیر زبان سے گھایل نکیا کرین ۔ کسی وجہ سے دیوتاؤن کو جب کسی کی تباہی مقصود ہوتی ہے تو اوس کے عقل کو وہ زائل کردیتے ہین جس سے وہ برے افعال کا پیرو بنتا ہے ۔ اوسکے باعث

تباہی کے دن قریب آنکر سمجہ بوجہ کا مادہ اوس سے رخصت ہونے سے راستی کیطرح معلوم دینے والی گمراہی اوسکے دل و دماغ مین سما جاتی ہے ۔ حاصل کلام لسے بھرت خاندان کے دہرت راشٹر ۔ اسیطرح تیرے لڑکون کی عقل بھی بگڑ گئی ہے ۔ اور مخالف ہونے کے باعث پانڈ ؤن کے صحیح حالات کا تجھکو اندازہ نہین ہوسکتا ۔ فرمانروا ہونے کے لئے جن خوبیون کی ضرورت ہوتی ہے وہ سب جدہشٹر مین موجود ہین جو ہر طرح تیرا اطاعت گذار ہے خدا اوسکو تینون جہان کا فرمانروا بنائے ۔

سلطنت کا حصہ پانے کے لئے بہ نسبت تیرے تمام لڑکون کے جدہشٹر ہی زیادہ لایق ۔ ہوشیار کہا جاسکتا ہے ۔ اسکے علاوہ وہ بارعب ۔ نیک اطوار اور دولت کی خوبی سے پوری طرح واقف ہے ۔ صرف اسی پر منحصر نہین بلکہ آ شہنشاہ دہرت راشٹر ۔ جدہشٹر مین نیک اطوار اور رحم ہی نہین بلکہ تیرے نسبت اسکے خیالات بھی اچھے ہین اور باوجود صاحب اختیار ہونے کے وہ بہت سی مصیبتین برداشت کر رہا ہے ۔

دہرت راشٹر ۔ اے عاقل و فاضل ویدور ۔ تیری باتین عجب لطف خیز اور مسرت انگیز ہوتی ہین ۔ انسانی فرائض اور دنیاوی فواید کے متعلق جسقدر تیری زبان سے سنا ہون اوس سے زیادہ سننے کا شوق پیدا ہوتا ہے ۔

ویدور ۔ تمام متبرک تیرتون مین نہانا اور تمام ذی روح کے ساتھ مساوی طرح کا برتاؤ رکھنا یہ دونون مساوی درجہ مین خیال کئے جاتے ہین ۔ اسلئے آقا ! اپنی اولاد اور پانڈون کے ساتھ مساوی برتاؤ رکھ ۔ جس سے دنیا مین تیری بے انتہا نیک نامی اور آخرت مین تجھے بہشت نصیب ہو ۔ اے اعلیٰ درجہ کے دہرت راشٹر دنیا مین جبتک کسی کے نیک کامون کا چرچا ہوتا رہتا ہے اوس وقت تک بہشت مین اوسکی عزت و وقعت ہوتی رہتی ہے کیشنی نام کی ایک لڑکی

جو حسن سیرت اور حسن صورت مین بیمثال تہی۔ حالیمر اتب خاوند پانے کے غرض سے سوینور۔ (یعنی مجلس مین اپنے حسب دلخواہ خاوند انتخاب کرنے) کیلئے تیار ہوچکی تھی۔ اسی مجلس مین سردار دیوان ویروچن بھی موجود تھا کیشنی نے اوس ویروچن سے سوال کی کہ "اے ویروچن برہمن کا درجہ اعلی ہے یا دیو کا۔ سودھن وا۔ برہمن پلنگ پر کیون نہین بیٹھتے ہین۔ اونھین تو اوسپر بیٹھنے کا درجہ حاصل ہے مگر تو تو ہے یعنے کمظرف ہو کر اونکے بارہ مین کیون سد راہ ہوتا ہے۔

ویروچن۔ اے کیشنی۔ رعایا کے سرتاج کشپ کے خاندان سے ہمارا سلسلہ ہے۔ اسوجہہ سے ہم سب سے بڑہ چڑہ کر ہین۔ اور اگر حقیقت مین دیکھا جائے تو سارا جہان ہمارا ہے۔ ہمارے مقابل دیوتا اور برہمن کس شمار و قطار مین ہین۔

کیشنی۔ اے ویروچن۔ اس مسئلہ کو طے کرنے کے۔ لئے اس انتخابی مجلس مین کل تک انتظار کرونگی۔ سودہن وا۔ کل آنے والا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ تمہین اور سودہن وا کو ایک ہی جگہہ دیکھون۔ ویروچن اے ہر دلعزیز لڑکی۔ مین تیرے بیان کے مطابق عمل کرونگا۔ کل صبح تو دیکھے گی۔ ہم دونون ایک ہی جگہہ ہونگے۔

ویدور۔ اے راجہ دھراج (شہنشاہ) آخر رات ختم ہوئی اور سورج نکلا۔ مجلس مین کیشنی کے سامنے جس مقام پر ویروچن بیٹھا ہوا تھا۔ وہان سودہن وا پہونچا۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر پرلاد کے فرزند ویروچن اور کیشنی کے پاس سودہن وا پہونچا ہی تھا کیشنی اپنی نشست سے اوٹھ کہڑی ہوئی اور اس برہمن زادہ کی تعظیم تکریم کرکے مند وطریق کے مطابق اونکی خدمت بجالائی۔ اسکے بعد ویروچن نے سودہن وا سے کہا کہ چلئے ہم آپ ملکر طلائی تخت پر بیٹھین۔ سودہن وا نے جواب دیا کہ اے پرلاد کے لڑکے مین تیرے الفاظ کی وقعت کرتا ہون۔ اور یہی بس ہے کہ مین تیرے طلائی نشستگاہ کو مس کرنا ہی کافی سمجھتا ہون مگر تیری ہمسری کرکے اوس تخت پر نہ بیٹھونگا۔

ویروچن اے سودھن وا۔ یہ سچ ہے تیرے لئے تو کوئی کہنہ پاٹ (تختہ) یا حصیر ہی چاہئے

میرے ساتھ تو تخت پر کسطرح بیٹھ سکتا ہے۔

سودہن وا۔ باپ بیٹا۔ دو برہمن۔ دو چھتری۔ معمر۔ تجار۔ اور شودر یہی دو ملکر ایک تخت پر بیٹھ سکتے ہین۔ انکے سوا اور لوگ ایک دوسرے کی نشست پر نہین بیٹھ سکتے۔ اگر مین تیرے ساتھ بیٹھون تو تیرے والد کو نیچے کھڑے ہو کر میری اطاعت کرنی ہوگی۔ تو نے اپنے مکان مین عیش وعشرت کے ساتھ پرورش پائی ہے۔ تو ان باتون کو کیا جانے۔

ویروچن۔ اے سودہن وا۔ طلا۔ گائے۔ اور گھوڑے وغیرہ ہمارے دیوتون کے پاس جسقدر موجود ہین اون سب پر مین اسلئے شرط لگاتا ہون کہ اس مسئلہ کو کسی دوسرے سے حل کرایا جائے۔ اگر آپ جیت جائین تو انھین لیسکتے ہین۔

سودہن وا۔ اے ویروچن طلا۔ گائے اور گھوڑے وغیرہ کو تو اپنے پاس رکھہ چھوڑ۔ جان کی شرط باندہکر ہم کسی لایق شخص سے اسبارہ مین سوال کرینگے۔

ویروچن۔ جان کی شرط کرکے ہم کس کے پاس جائین کسی دیو یا انسان کے سامنے تو مین کھڑا نہ ہونگا۔

سودہن وا۔ تیرا باپ اسقدر انصاف پسند ہے کہ وہ اپنی عزیز اولاد کے لئے بھی ہرگز جھوٹ نہ کہیگا۔ اسلئے مناسب ہوگا کہ اس مسئلہ کو طے کرنے کی غرض سے جان کی شرط لگاکر ہم دونون اوسکے پاس چلین۔

غرض۔ شرط کرنے کے بعد غصہ مین بھرے ہوئے ویروچن اور سودہن وا۔ پرہلاد کے پاس پہونچے۔ وہ بزرگ پہلے تو انھین غصہ مین دیکھکر متعجب ہوا۔ پھر ویروچن سے مخاطب ہوکر بولا کہ اس سے پہلے تو کبھی تم دونون ایک ساتھ نظر نہ آتے تھے۔ آج یہ نئی بات کیسی۔

ویروچن۔ سودہن وا مین۔ اور مجھہ مین اتفاق نہین ہوا۔ ایک مسئلہ کے بارہ مین ہم دونون جان کی شرط لگاکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے ہین۔ یقین ہے کہ آپ انصاف

کے ساتھہ اپنی راے ظاہر فرمائیگے۔

یہ سنکر پرلاوہ سودہن واکی جانب مخاطب ہوکر بولا کہ ہم آپ کو واجب التعظیم خیال کرتے ہین۔ اسلئے یہ پرستش کی چیزین پیش کی جاتی ہین۔ آپ قبول فرمائے۔

سودھن وا۔ یہ چیزین تو ہمکو راستے مین ہی ملچکی ہین۔ اے پرلاوہ مین سلئے تجہہ سے جس بارہ مین سوال کرتا ہون اوسکا توصحیح جواب دے۔ آیا ایک برہمن زادہ افضل ہے یا تیرا ویروچن۔

پرلاوہ۔ اے برہمن مجھکو ایک ہی لڑکا ہے اور اب آپ یہان تشریف لے آے ہین۔ اسلئے اس موقعہ کے لحاظ سے آپ دونون بحث کرتے وقت فرمائے کہ مین آپ کو کیا جواب دون۔ آپ اس نذر کو تو قبول کیجئے۔

سودہن وا۔ گائین، یا اور چیزین جو تجھکو عزیز ہون، اونھین تو اپنے بیٹے کو دیدے مگر اے لایق پرلاوہ جس بات کے نسبت ہم دونون مین بحث درپیش ہے اور جس بات مین تجہہ سے سوال کیا گیا ہے۔ اوسکا صحیح جواب دے۔

پرلاوہ۔ اے سودہن وا باوجود باعلم ہونے کے جو شخص صحیح جواب نہ دے۔ خدا معلوم اسکا کیا حشر ہوگا۔

سودھن وا۔ اے نیک پرلاوہ۔ جس عورت کو سوکن ہو۔ جو قمار بازی مین ہار چکا ہو اور مارے بوجھہ کے جسکا جسم چور ہو چکا ہو انھین جسطرح شب مصیبت اور تکلیف وہ معلوم دیتی ہے۔ سوال کا غلط جواب دینے والون کو بھی وہی حالت ہوا کرتی ہے۔ جھوٹے منصف کا ضمیر خود اُسکے نفس دل مین اسکی غلطی کا اعتراف کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ مایوس کو گھر کے باہر دشمن ہی دشمن نظر آتے ہین۔ معمولی جانور کے لئے اگر کوئی جھوٹ کہدے تو اوسکے پانچ پشت کے بزرگ ذلیل حالت مین مبتلا ہوتے ہین۔ گاے کے لئے جھوٹ کہدے تو دس پشت کے بزرگون کو وہی ذلیل حالت نصیب ہوتی ہے۔ گھوڑے کے لئے جھوٹ

کہا جائے تو سو پشت کے بزرگ جہنم مین جہونکے جاتے ہین۔ انسان کے لئے اگر جہوٹ کہدیا جائے تو ہزار پشت کے بزرگونکو ذلیل حالت مین مبتلا ہونا ہوتا ہے۔ طلا کے لئے جہوٹ کہا جائے تو جہوٹ بولنے والے کے اسلاف و اخلاف جہنم نصیب ہوتے۔ اگر زمین کے لئے جہوٹ کہا جائے تو کل کی تباہی ہوتی ہے۔ اسلئے زمین کے نسبت تو کبھی جہوٹ نہ بیان کیا کر۔

پر لاوہ۔ انگراموتی کو مجھ سے ہر طرح فوق حاصل ہے۔ اے ویروچن۔ سودہن تجہ سے بڑا نہین۔ بلکہ اوسکی والدہ بھی تیری والدہ سے بڑی ہے۔ جسکے باعث یہ تجہپر فتح ہے۔ اسلئے اے ویروچن۔ یہ تیری عزیز جان کا مالک ہے۔ اے سودہن وا۔ تجہ سے میری خواہش ہے کہ ویروچن کو بجہے ویدے۔ سودہن وا سے اوسکی بیتابی نہ دیکھی گئی اور چونکہ اوسنے مذہب کی پابندی کے مقابلہ مین اپنی اولاد تک کو عزیز نہ جانا۔ اسلئے اس مقدس برہمن نے نہ صرف ویروچن کو اوسے دیدیا۔ بلکہ کیشنی کو بھی اوسکی بہو بنانے کیلئے بخشدیا۔

ویدور۔ حاصل کلام اے راجہ دہرلج۔ دہرت راشٹر۔ تو سن چکا ہے کہ جہوٹ بولنے والون کا کیا حشر ہوتا ہے۔ اسلئے تو زمین کا غاصب نہ بن اور اپنے لڑکون اور وزرا سمیت تباہ نہ ہو۔ دیوتا۔ بزرگان دین۔ چرواہے کی طرح لکڑی لئے ہوئے انسان کی حفاظت نہین کیا کرتے۔ بلکہ آدمیون کے دماغون کو عقل کی روشنی سے منور کردیتے ہین۔ اسمین ہرگز کلام نہین کہ انسان جیسے جیسے عز ون کی بہبودی کرنے کی خواہش کرتا جاتا ہے ویسے ویسے اوسکے تمام مقاصد بر آنا شروع ہو جاتے ہین۔ جبکا برتاؤ۔ ریاکاری اور فریب آمیز ہو وید مقدس سے بھی اسکی نجات مشکل ہے۔ وید مقدس اوسے اسطرح چھوڑ دیتا ہے جسطرح دانا چگنے کے بعد پرند کہیت کو چھوڑ کر اوڑ جاتے ہین۔ مے نوشی۔ جھگڑا فساد۔ جماعت سے مخالفت۔ میان بی بی کو آپس مین جدا کرنا۔ کنبے مین نفاق پیدا کرا دینا۔ دربار شاہی کے معتوب سے ربط ضبط رکھنا اور بیوی خاوند مین جھگڑا ڈالنا۔ یہ حرکات فی الفور ترک کر دینی چاہئے انکے سوا اور اسی قسم کے جو عیوب ہون اونسے بھی بچنا چاہئے۔ عیب دان (سامو درک)

سناہو۔ جو پہلے چور ہو۔ رمل وغیرہ کے ذریعہ سے پوشیدہ باتین بیان کرکے غیرونکو دہوکہ اور فریب دینے والا حکیم۔ دوست۔ اور دشمن۔ اور نقال ان سات شخصون کی شہادت لینا جایز نہین۔ شہرت حاصل کرنے کی غرض سے داگنی ہوتر) آتش پرستی۔ شرف حاصل کرنے کیلئے لب بندی۔ وقعت پانیکے لئے علم۔ اور نامور ہونے کیلئے کیا ہوا۔ جگیہ یہ ایسے کام ہین جو نیک نیتی کے ساتھ نہ کئے جائین تو بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتے ہین۔ لیکن ان کامون کے نسبت اگر حقیقت مین دیکہا جائے تو غیر کو مطلق تکلیف نہین دیتے گھر کو آگ لگانیوالا۔ کوندا[۲۸] سمّی۔ اشیاء فروخت کرنے والا۔ آلات حرب تیار کرنے والا۔ غیبت کرنے والا۔ دوستون کی مخالفت کرنے والا۔ غیر عورت سے عیش کرنے والا۔ حمل ساقط کرنے والا۔ مرشد یا اوستاد کی بیوی کے ساتھ ناجایز تعلق رکہنے والا۔ شراب خوار برہمن۔ سخت مزاج۔ مردار جانورون پر چونچین مارنے والی۔ رنج اور مصیبت زدون کو تکلیف دینے والا۔ آخرت کو غلط تصور کرنے والا۔ وید مقدس پر اعتراض کرنے والا۔ شاہی اجازت سے بطور حق بیوپاری وغیرہ سے غلہ یا پیسے وغیرہ مانگتا پھرنے والا۔ مقررہ وقت پر جسکی زناربندی کی رسم ادا نہ ہوی ہو غضبناک ہونے والا۔ باوجود مقتدا ہونے کے پناہ گزین کو دھوکہ دینے والا۔ یہ تمام کام گویا ایک متقی پرہیزگار عابد کی خونریزی کے مساوی ہین۔ جسطرح دیا سلائی کی خفیف سی روشنی سے تاریکی کی چیزین شناخت کی جاتی ہین اسیطرح خاندانی شرافت سے انسان کی خوبیونکا۔ خوفناک موقع پر جوانمرد کا مفلسی کی حالت مین مستقل مزاجی کا مصیبت کے وقت دوست کا امتحان ہوا کرتا ہے۔ اور پریشانی کی حالت مین اپنے سچے خیالات کے آزمایش کا موقع ملتا ہے۔ مرض حسن کو بگاڑ دیتا ہے خواہشین جراءت کو میٹ دیتی ہین۔ موت روح کو قبض کر لیتی ہے حسد اور بغض انسان کے نیکیون اور عہدگیونکو مٹا دیتا ہے۔ غصہ کی بدولت تباہی آتی ہے۔ کمینون کی خدمت شرافت کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ شہوانی خواہشون سے حیا اوٹھ جاتی ہے۔ تکبر اور مے پینے سے تمام

باتونکا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ نیک کامون سے دولت حاصل ہوتی ہے محنت ومشقت سے
دولت مین ترقی ہوتی ہے۔ ہوشیاری اور مستعدی کی وجہ سے اسکو مدد حاصل ہوتی ہے۔
اور خواہشات نفسانی کو قابو مین رکھنے کی وجہ سے اوسمین استقلال پیدا ہوتا ہے۔ لیاقت
شرافت۔ خواہشات نفسانی کو قابو مین رکھنے۔ علم حاصل کرنے۔ شجاعت۔ کم سخنی حتی المقدور
محتاجین کو مدد و امداد کرنا اور شکر گذار ہونا یہ خوبیان انسان کی شہرت کے باعث ہوتی ہین
ویدور۔ اے دھرت راشٹر۔ نفع کثیر کے باتین حاصل کرنے کے لئے اگر یہ
ایک بات حاصل کیجائے تو وقت واحد مین سب باتین حاصل ہوسکتی ہین۔ وہ یہ کہ
فرمانروا یا حاکم وقت جسکی توقیر کرے۔ اس سے ہر شخص بھی گمان کریگا کہ اوس مین بہت سی
عمدہ صفات موجود ہین۔ اے راجہ بہشت کی آٹھ باتین دنیا مین موجود ہین۔ منجملہ اوسکے
چار نیکون مین ہمیشہ موجود رہتی ہین۔ اور باقی چار کو وہ کوشش کرکے حاصل کرتے ہین۔
جگہ خیرات۔ تحصیل علم۔ اور ریاضت۔ ان چار باتون سے نیکونکو ہمیشہ تعلق رہتا ہے
خواہشات نفسانی کو قابو مین رکھنا۔ راستی اختیار کرنا۔ راستی پسند ہونا۔ اور رحم کا خوگر
ہونا۔ نیکونکا ہمیشہ شعار رہتا ہے۔ روزانہ مذہبی فرائض۔ تحصیل علم۔ خیرات۔ ریاضت
راستی۔ رحم۔ عفو۔ اور تمام دنیاوی کامون سے قطعی تعلقات۔ یہ نیک روپیہ گی کے
آٹھ طریقہ ہین۔ منجملہ اونکے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ روزانہ مذہبی فرائض۔ تحصیل علم۔ خیرات
اور ریاضت۔ یہ کام نمایش کے لئے بھی اختیار کئے جاسکتے ہین۔ مگر راستی۔ عفو۔ رحم
اور کسی دنیاوی کاروبار مین مبتلا نہ ہونا یہ چار اوصاف سوائے کسی بڑے مقدس مرتاض
بزرگ یا مہاتماؤن کے اورون مین نہین ہوا کرتے۔ جس مجلس مین کوئی معمر شخص نہو وہ
مجلس نہین کہلاتی۔ جنکی گفتگو کا تعلق راستی سے نہ ہو وہ معمر نہین کہلاتا۔ جسمین راستی
نہ ہو وہ نیکی نہین اور جس کام مین ریاکاری شامل ہے اوسپر راستی کا اطلاق نہین ہوسکتا
راستی۔ انکسار۔ علم۔ بزرگان دین کی خدمت۔ شرافت۔ قوتِ دولت۔ شجاعت اور بامحل

گفتگو سے انسان بہشت حاصل کرسکتا ہے بدکردار کو برائی اور نیک کو بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ جنھین نیک طریقہ اختیار کرنا مقصود ہو انھین لازم ہے کہ برے کام سے اجتناب کرین باربار برے افعال کا مرتکب ہونا عقل سلیم کو خراب کردیتا ہے۔ اور جن کی عقل خراب ہوجاتی ہے اونسے ہمیشہ برے افعال ہی سرزد ہوا کرتے ہین۔ ہمیشہ نیک کام کرنے سے انسان کے خیالات وسیع ہوتے ہین۔ اور جنکے خیالات وسیع ہوا کرتے ہین وہ ہمیشہ نیک ہی کام کیا کرتے ہین۔ غرض ایسے ہی کامون سے شہرت اور افضلیت کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔

حاصل کلام جنکے خیالات مین سکون ہو اونکو لازم ہے کہ نیک کام کیا کرین۔ حاسدہ دل آزار سخت گیر۔ مخالف۔ کینہ ور اور بدکردار یہ سب تھوڑے ہی عرصہ مین بڑے بڑے رنج اور مصیبت مین مبتلا ہوجاتے ہین۔ مگر حسد نہ کرنے والے۔ دور اندیش۔ اور ہمیشہ نیک کام کرنے والے ہرگز کسی قسم کی مصیبت مین مبتلا نہین ہوتے اور یہ ہمیشہ نیک نام رہتے ہین۔ لایق لوگون سے علم حاصل کرنے والے کو عالم کہتے ہین۔ اسلئے کہ جسکو لیاقت حاصل ہوچکی ہو وہ نیکی اور بہبودی حاصل کرکے راحت کا نفع حاصل کرنے کے لایق بنتا ہے۔

دن مین ایسا کام کرنا چاہیے جس سے رات آرام سے بسر ہو۔ اور رات مین کوئی ایسا فعل نکرے جس سے دن کو ندامت ہو۔ آٹھ مہینے کے عرصہ مین اسقدر اسباب بہم پہونچا لینا چاہیے کہ باقی چار مہینے موسم برشکال کے آرام سے گذرین۔ شباب مین ایسے کام کرنا چاہیے جو ضعیفی مین کارآمد ہون اور جس سے عاقبت مین راحت ملے۔ ہضم ہونے کے بعد غذا کی تعریف کیجاتی ہے۔ شباب ڈھلنے کے بعد عورت کو اچھا کہتے ہین۔ جنگ مین فتحیاب ہوچکنے کی بعد وہ شجیع ثنا وصفت کے لایق بنتا ہے۔ اور اصول سے پورے طور پر واقفکار تپسی کی لوگ تعریف کرتے ہین۔ ناجایز طریق سے حاصل کی ہوئی دولت سے اگر کوئی شخص چاہے کہ اپنا عیب مٹا دے تو مٹ نہین سکتا بلکہ وہ اوسکے مٹانے کی بجائے دوسرا عیب پیدا کرلیتا ہے۔ جسنے حواس خمسہ کو قابو مین نکر چکا ہو اوسکو سزا دینے والا ایشور اسکے دین ہے

اور بدکرداروں کو - بادشاہ یا حاکم وقت - مگر فریبی اور دہوکہ باز لوگون کو زبردست جرائج[۲۹] سزا دینے والا ہے - رشی - منی - مرتاض اور بزرگان دین - دریا اور بدکار مستورات کی ابتدائی حالت کا تجسس لاحاصل ہے - اے راجہ نیکون کی تعظیم اور تکریم و عزت و وقعت کرنے کیلئے مستعد رہنے والا - فیاض منش - قوم و ملت کے ساتھ راستی کا برتاؤ کرنے والا اور نیک طبع فرمانروا ہی - اپنی رعایا کا کفیل ہوسکتا ہے - جوانمرد - حالم - اور اطاعت گذاری کے اُصول سے واقفکار - ان تینونکو ہر جگہ مال و دولت حاصل ہوتی ہے - اے بھرت خاندان مین جنم لینے والے دہرت راشٹر - غور و خوض ہی تمام کامیابیون کا اصل ذریعہ ہوتا ہے اور وہی کام اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہین - قوت بازو پر جن کامونکا انحصار ہے وہ اوسط درجہ کے کہلاتے ہین - مکر و فریب سے حاصل ہونیوالے کام بالکل بے وقعت ہوتے ہین - اور جس کام مین کامیابی حاصل ہو چکنے کے بعد اوس کام کے کرنیوالے پر مصیبت نازل ہوتی ہو وہ کام نہایت اسفل درجہ کے کہلاتے ہین -

آگے چلکر ودیدر بیان کرتا ہے کہ دریودہن اور شکنی جاہل مطلق ہین - دشاسن اور کرن کو حکومت سونپ کر بہلا تو کسطرح اپنی بہبودی کی خواہش کرسکتا ہے - اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر - کامل الصفات اور سعادت مند پانڈو - تیرے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہین جیسا اپنے باپ کے ساتھ کرتے - ایسی صورت مین تو بھی اونکے ساتھ مثل اولاد کے برتاؤ رکھ -

اترے منی - اور سادہیہ[۳۱] مین جو گفتگو ہوی ہے - اے راجہ مین اسکو آپ سے بیان کرتا ہون - سماعت فرمائے - باصفا اور خدارسیدہ صفائی قلب سے ریاضت کرنے والے اترے مہارشی ایک مرتبہ ہنس کی شکل مین سیر کررہے تھے - سادہیہ دیوتا نے اون سے سوال کیا کہ - اے اعلیٰ مرتبت سادہیہ کو آپکی نیازمندی کے باعث ہی آپ کے علم و فضل کا اعتراف نہین بلکہ فی الواقع وہ آپکو برگزیدہ خیال کرتا ہے - اسلئے کیا اچھا ہو کہ اوسیوقت آپ جند

نصیحت آمیز کلمات سے مستفید فرمائیں ۔

ہنس ۔ اے بزرگ منش جن باتونکو مین اپنے مرشد کامل سے فرض منصبی سمجھکر سن چکا ہون اُسکو آپ سے بیان کرتا ہون ۔ استقلال ۔ سکون قلب اور نیک روی کو اختیار کرکے بیگانگی کو میٹ دینا چاہئے ۔ اور رنج وراحت کو قلب ہی مین فنا کرنا چاہئے ۔ ہمین جو شخص برا کہے اسکے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہئے جس شخص مین غصہ برداشت کرنے کی طاقت ہے ۔ پرمیشور ۔ اُسے اجر عظیم عطا فرمائے گا ۔ دوسرون کی بے وقعتی اچھی نہین ۔ دوست کی مخالفت سب سے زیادہ بڑی چیز ہے ۔ کمظرفون کی اطاعت اور ناجائز پاسداری کو اچھے خیال والے لوگ کبھی پسند نہین کرتے ۔ دوسرون کے ساتھ اس طرح پیش آنا چاہئے جو اخلاق کے خلاف نہ ہو ۔ غصہ کی باتین اور سخت کلامی انسان کے جسم کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہین ۔ دنیا مین جنہین نام پیدا کرنا ہو وہ دوسرون کی دل آزاری نہ کرین ۔ رنجور اور مصیبت زدہ پر دار کرنیوالا غصہ دو سخت کلمات استعمال کرنے والا ۔ اور لوکدار الفاظ سے انسان کے دلکو چھیدنے والا ۔ گویا اپنی موت کو ہر وقت بغل مین دبائے پھرتا ہے ۔ کپڑے پر جسطرح مختلف رنگ چڑھ سکتا ہے اوسیطرح شریف ۔ بدکار ۔ مردم آزار اور جور رسان ہین انسان کو جسکی صحبت اور ہمنشینی کا اتفاق ہوتا ہے اوسی قسم کی طبیعت اسکی بنتی ہے ۔ جو شخص اپنی غیبت کرنیوالے شخص سے انتقام نہین لیتا اور جو کسی شخص پر خواہ نخواہ حملہ نہین کرتا بلکہ اپنے اوپر حملہ ہونے کے بعد بھی اُسکے انتقام کا خیال اپنے دل مین نہین لاتا دیوتا ۔ اُسکے بہشت مین آکر داخل ہونیکے دل سے متمنی ہوتے ہین ۔ گفتگو کرنے سے خاموش رہنا بہ نسبت خاموشی کے راست کلامی کرنا افضل ہے ۔ صرف راست کلامی کے مقابلہ مین سچی اور محبت انگیز گفتگو کرنا بہتر ہے ۔ انسان جس قسم کے لوگون سے ارتباط پیدا کرتا ہے ویسا ہی وہ خود بھی ہو جاتا ہے ۔ وہ جتنا بیرونی تعلقات سے الگ تھلگ رہتا ہے اوتنا ہی رنج و غم سے دور رہتا ہے ۔ ہر طرح کی خواہشات سے کامل طور پر نجات حاصل کرنے کے

بعد اوسکو مطلق رنج ہی نہین ہونے پاتا۔ جب وہ ہر طرح کے خواہشات سے کامل طور پر منہ موڑ لیتا ہے تو اسکو کسی قسم کی شکست نہین ہوتی اور نہ وہ دوسرے کو شکست دینے کا خواہشمند بنتا ہے۔ نہ کسی سے مخالفت کرتا ہے اور نہ کسی کو ضرر پہونچاتا ہے۔ دوسرون کے منہ سے اپنی تعریف یا شکایت سُن کر اُسکے دل پر کسی قسم کا اثر نہین ہوتا اور نہ اسکو کبھی رنج وراحت کا اثر ہونے پاتا ہے۔ تمام مخلوق کی بہبودی کا خواہشمند بنکر جو کسی کی بُرائی کا آرزومند نہین ہوتا اور جسکی خلقی عادت بردبار۔ خواہشات نفسانی سے متنفر رہنے اور راست بازی کی ہوتی ہے۔ وہی اعلیٰ درجہ کا شمار کیا جاتا ہے۔ جو سوا راستی کے دروغ گوئی سے دوسرے کو خوش نہین کرتا۔ عہد وپیمان کر چکنے کے بعد جو اُسکو پورا کئے بغیر نہین رہتا۔ اور غیرون کے عیوب سے جو باخبر ہوتا ہے وہ اوسط درجہ مین شمار کیا جاتا ہے۔

ویدور آگے چلکر بیان کرتا ہے۔ کہ غصہ کے باعث جسکا دل ودماغ بے قابو ہوتا ہے وہ کسی کی دوستی کے قابل نہین رہتا۔ اپنی بھلائی کا جسے یقین نہ ہوا اور جو شخص اوستاد کامل اور خدارسیدہ مرشد کے نسبت برے خیالات کو اپنے دماغ مین جگہ دے اور جو سچے دوست سے بیزار ہو وہ نہایت ہی ذلیل اور نالایق ہے۔ جسکو اپنی بہبودی مقصود ہو اوسکو لازم ہے کہ جسقدر ممکن ہو نیک صحبت اختیار کرے اور خاص ضرورت کے لحاظ سے متوسط درجہ کے لوگون سے بھی اوسی حد تک تعلق رکھے۔ مگر خواہ کیسی ہی مصیبت آنیکا اندیشہ ہو کم ظرفون کو ہرگز منہ نہ لگائے۔ گو ناجایز طریق سے انسان دولت حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن روزانہ نیک کام اعلیٰ درجہ کے خیالات شجاعت اور دلیری کے بغیر نیکنامی اور اعلیٰ درجہ کی شرافت کا مرتبہ اسے ہرگز حاصل نہین ہو سکتا۔

دہرت راشٹر۔ دیوتا باوجود دینی اور دنیاوی کاروبار مین مستعد اور تمام باتون سے واقف ہونیکے بھی اعلےٰ درجہ کے شریف اور خاندانی لوگون کی صحبت کے آرزومند

ہوتے ہین۔ اسلئے اے وید ور مین تجھہ سے سوال کرتا ہون کہ عالی نسبی اور شرافت کسے کہتے ہین۔

وید ور۔ ریاضت۔ خواہشات شہوانی کو قابو مین لانا۔ بید مقدس کو پڑھنا۔ اور پڑھانا جگیہ کرنا۔ مذہبی طریق کے مطابق شادی بیاہ کرنا۔ ہمیشہ محتاجون کو کھانا کھلانا اور نیک روشی یہہ ساتون صفتین جسمین ہوتے ہین اُسی پر شریف اور خاندانی ہونیکا اطلاق ہوسکتا ہے۔ جسکی نیک روشی مین ہرگز لغزش نہین ہوتی جسکا برتاؤ اُسکے بزرگون کے رنج کا باعث نہین ہوتا جسکا قلب صاف ہے خاندان مین اعلیٰ درجہ کی نیکنامی حاصل کرنے کی جسکی خواہش ہے جو اپنی بُرائیونکو دور کر چکا ہو یہ لوگ خواہ کسی خاندان مین کے کیون نہ ہون وہ مستحق اسکے ہین کہ وہ شریف اور عالی خاندان کہے جائین۔ اور سمجھے جائین۔ جو لوگ اپنے مذہبی فرائض ادا نہین کرتے۔ جن لوگون کو مذہبی احکام کے خلاف شادی بیاہ کرنے کا خیال ہوتا ہے اور جو لوگ وید مقدس کو ہیچ جانتے اور مذہبی احکام کے خلاف عمل کرتے ہین وہی اپنے خاندان کے زوال کا باعث ہوتے ہین۔ کار خیر مین صرف ہونے والے چیزون کو دوسرے کام مین صرف کرنا۔ کسی نیک شخص کی دولت کو غبن کرنا اور نیک مرد و بزرگ کی وقعت و عزت نہ کرنا اسکے باعث ہی خاندان کو زوال ہوتا ہے۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر کسی بزرگ خداشناس کو ضرر پہونچانے یا کسی کی شکایت کرنے یا امانت مین خیانت کرنے کے باعث بھی خاندان تباہ ہو جاتے ہین۔ یہہ سچ ہے کہ علم۔ معرفت الٰہی اور دولت کے باعث خاندان کا شمار دنیا کے بڑے بڑے خاندان مین ہوتا ہے لیکن اون مین سے جس خاندان کی طرز روش مین کسی قسم کی خرابی آگئی ہو اوس کا شمار معزز خاندان مین نہین کیا جاتا۔ بخلاف اسکے جس خاندان کے لوگون کا طریقہ راہ راست سے منحرف نہ ہوا ہو اُس مین گو قلیل المقدار ہی سرمایہ کیون نہ ہو تاہم اسکا شمار معزز خاندان مین ہوتا ہے۔ اور اُسکو شہرت عام اور بقائے دوام کی عزت حاصل ہوتی ہے۔ نیک روشی

کی حفاظت مین کوشش کرنی چاہئے۔ موقع کے ساتھ دولت آتی اور جاتی ہے۔ دولت
کے جاتے رہنے سے جو شخص مفلس ہوگیا ہو وہ فی الحقیقت مفلس نہین کہلاتا۔ بلکہ جسنے نیک روش
کو چھوڑ دیا ہو اسکی نسبت سمجھنا چاہئے کہ وہ شخص درحقیقت ہر طرح سے تباہ اور برباد ہوگیا ہے
جس خاندان کے لوگ نیک رویہ گی سے منہ موڑ چکے ہون گو وہ علم و فضل۔ گائے۔ گھوڑے
اور دوسرے جانور وغیرہ افراط کے ساتھ بطور ذرایع آمدنی رکھتے ہون۔ پھر بھی وہ عالی نسبت
نہین کہلا سکتے۔ غیر کے ساتھ مخالفت رکھنے والا۔ خدا کرے ہمارے خاندان مین کوئی
نہ پیدا ہو۔ غیر کی دولت کو غصب کرنے والے رئیس یا وزیر ہمارے خاندان مین پیدا
نہ ہون۔ اسطرح دوست سے مخالفت کرنے والا۔ کینہ ور۔ دروغ گو۔ منافق۔ ریا
بزرگون اور دیوتاؤن کو بغیر بھوگ چڑھائے۔ یا محتاجون کو بغیر ساتھ لئے۔ کھانا کھانیوالا
شخص بھی ہمارے خاندان مین پیدا نہ ہو۔ نیک بزرگون کا خون کرنے والا یا اون سے
حسد و بغض رکھنے والا۔ یا کسان۔ اگر ہمارے خاندان مین ہو کبھی تب بھی خدا ہم کو
اس سے تعلق رکھنے کی توفیق نہ عطا کرے۔ مسافرون کو نیک رویہ شخص کے ہان
حصیر تھوڑے سے پانی اور شیرین باتون کی کمی نہین ہوتی۔

اے اعلےٰ درجے کے خداشناس راجہ نیک کام کرنے والے پابند مذہب لوگ نہایت
عقیدتمندی کے ساتھ اگر معمولی چیزون سے ہی محتاجون کی تواضع کرین تو بھی اون لوگونکا
اُس سے بہت کچھ اعزاز ہوتا ہے۔

اسکے بعد ویدور بیان کرتا ہے۔ کہ گاڑی چھوٹی اور معمولی ہی کیون نہ ہو تاہم وہ
بوجھ کو کھینچ لیجانے کے قابل ہوتی ہے۔ مگر درخت مین وہ بات نہین ہوا کرتی۔ علیٰ ہذا
عالی خاندان۔ نیک روش جسطرح تمام باتون کو برداشت کرنیکے قابل ہوتے ہین
دوسرے نہین ہوسکتے۔ جسکا غصہ خوفناک۔ اور جسکا برتاؤ مشتبہ و مشکوک ہو۔ وہ دوست
کہلانے کے قابل نہین ہوتا۔ اپنے عزیز باپ کی طرح جس دوست پر ہم ہر طرح اعتماد کر سکتی

ہون اُسی کو سچا دوست کہنا چاہئے۔ باقی اور لوگون کو صرف شناسا سمجھنا چاہئے۔ سابق مین کسی قسم کا تعلق نہ ہونے پر بھی جو دوستانہ برتاؤ کرتا ہے وہی عزیز اور محسن ہے۔ اسکی راے کے مطابق ہم کو عمل کرنا چاہئے۔ اور خاص کر اوسی کی ہمنشینی اختیار کرنا چاہئے۔ تجربہ کار۔ معمر کی صحبت نہ اختیار کرنے والے غیر مستقل اور تلون مزاج لوگون کے نسبت یہ سمجھنا چاہئے کہ انکی دوستی ناپایدار ہے۔ پرندون مین جسطرح ہنس خشک تالاب کی پروا نہین کرتے اسی طرح غیر مستقل مزاج۔ نالایق اور مغلوب الشہوات شخص کی پروا دولت کو نہین ہوتی۔ بدمزاج لوگ اپنی تلون طبع کے باعث چونکہ گھڑی مین بھبوت اور گھڑی مین اولیا ہوتے ہین اسلئے انکو رنگ بدلنے والے ابر سے تشبیہ دینا نامناسب نہ ہوگا۔ جو آدمی اپنے محسن دوست کے کام نہین آتا وہ احسان فراموش کہلاتا ہے۔ اور وہ سزاوار اسکا ہے کہ مردار خوار جانور بھی اسکے گوشت کو اس خوف سے نہ کھانا چاہئے کہ کہین اسکی بُری باتون کا اثر اس مین سرایت کر جائے۔ دوست غریب ہی کیون نہو لیکن اپنی سچی خواہش اور حاجت کا اظہار اُسی کے سامنے کرنا چاہئے۔ کیونکہ بغیر کسی چیز کے طلب کئے دوست کی نیک خیالی یا کشادہ دلی ظاہر ہونیکا موقع نہین ملتا۔ رنج سے حسن۔ قوت اور لیاقت کو نقصان ہی نہین پہونچتا۔ بلکہ آدمی مین ایک قسم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اُسکے مخالف مسرور ہوتے ہین۔ اسلئے تو ہرگز کسی بات کا رنج نکیا کر۔ اے دہرت راشٹر۔ انسان کئی بار پیدا ہو کر مرتا ہے۔ کئی بار عروج و زوال سے سابقہ پڑتا ہے جسطرح ایک شخص کو اپنی حاجت دوسرے کے لے جانی پڑتی ہے۔ اسی طرح دوسرا آدمی بھی اپنی حاجت اسکے پاس لیجاتا ہے۔ اور وہ اکثر رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور اسکے لئے غیر کو بھی رنج اُٹھانا ہوتا ہے۔ حاصل کلام رنج و راحت عروج و زوال۔ نفع و نقصان۔ پیدا ہونا اور مرنا یہ باتین ہر ایک فرد بشر کو پیش آنی لازمی ہین۔ اسلئے لایق ہوشمند کو چاہئے کہ رنج و راحت کو توام سمجھکر انکی پروا

نہ کرے۔ قوت اعضا مخصوصہ۔ قوت شامہ۔ قوت باصرہ۔ قوت ذائقہ۔ قوت سامعہ۔ اور خیال۔ یہ چھہ قوتین مانند قطرب کے چنچل ہوتے ہین۔ اور منجملہ انکے جس قوت کو جس چیز کے جانب زیادہ خواہش ہوتی ہے اسکے ذریعہ سے پھوٹے ہانڈی مین سے پچر جانے والے پانی کی طرح وہ تمام بلند خیالات بہتے رہتے ہین۔

دہرت راشٹر کہتا ہے۔ لکڑی مین پوشیدہ رہنے والی آگ کے مانند اخلاق کی مجسم تصویر دھرم راجہ کے ساتھ میرا برتاؤ منافقانہ ہونے کے باعث۔ وہ میرے کم فہم لڑکون کو جنگ کے پیرایہ مین تباہ کر دیگا۔ اے فاضل و دانہ ویدور۔ یہ دل ہمیشہ مانند قطرب کے چنچل اور خوفناک ہونے کے باعث یہ دنیا بھی ہمیشہ ناپایدار اور خوف سے بھری ہوئی ہے۔ اسلئے دایمی طور پر خوف سے بچنے اور اطمینان بخشنے والی باتین جو حاصل ہونے کے لایق ہون اوسکو تو مجھ سے بیان کر۔

ویدور۔ اے دہرت راشٹر لیاقت۔ ریاضت۔ خواہشات نفسانی کو قابو مین رکھنے اور کسی برے بھلے کام مین اپنے دل کو منہمک نکرنے کے بغیر مین نہین کہسکتا کہ تجھکو اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ معرفت مین پوری طور پر وقفیت پیدا کرنے سے انسان دنیاوی تکالیف کو بے حقیقت کر سکتا ہے۔ بہت سے باتین جو ناممکن الحصول ہین۔ ریاضت کے باعث حاصل ہوسکتی ہین۔ اوستاد یا مرشد کامل کی خدمت بجالانی سے لیاقت اور معلومات کا ذخیرہ نصیب ہوسکتا ہے۔ خواہشات نفسانی کو قابو مین لانیکے ذریعہ سے قلب مین سکون پیدا ہوتا ہے۔ کسی معاوضہ کی خواہش کئے بغیر خیر و خیرات کرنے اور وید مقدس کو پڑھنے والے۔ غصہ اور مخالفت کو ترک کرنے والے انسان کی روح نجات کا درجہ حاصل کرکے گشت لگایا کرتی ہے۔ اگر کسی غرض اور ثمرہ کے حصول کی خواہش کئے بغیر۔ باقاعدہ تعلیم حاصل کیجائے۔ مردانہ وار جنگ کئے جائے۔ افعال حسنہ اور ریاضت کی جائے تو بلاشبہ اس سے انسان کو سچی راحت اور حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے

جو شخص اپنی قوم اور اپنے خاندان کے ساتھ بغض وعناد اور مخالفت رکھتا ہے اسکو تمام عمر آرام واطمینان نصیب نہیں ہوسکتا گو وہ حریر و دیبا ہی کیون نہ استعمال کرتا ہو۔ اور نہ کبھی اسکو میٹھی نیند سونا نصیب ہوسکتا ہے۔ اور ایسی حالت مین اوسکو مستورات کے ساتھ ہمنشینی بھی راحت نہین پہونچاسکتی اور شعرا کے قصائد اور خوشامدیون کی مدح وثنا بھی اسکو کچھ زیادہ آرام دہ نہین ہوسکتی۔ اپنے خاندان والون سے مخالفانہ برتاؤ رکھنے والونکی طرز معاشرت۔ ہرگز نیک نیتی پر مبنی نہین ہوتی۔ اونھین کبھی راحت نصیب نہین ہوتی اور وہ کبھی عالیم تبہ پر نہین پہونچتے۔ اطمینان قلب کے ساتھ زندگی بسر کرنا اونہین ہرگز پسند نہین آتا۔ اگر کوئی شخص اونہین نیک مشورہ دے تو انہین ناگوار گذرتا ہے۔ جو باتین حاصل کرنی چاہیئے وہ انھین حاصل نہین ہوتی۔ اور جو کچھ انکے نزدیک موجود ہے انکی حفاظت بھی انسے نہین ہوسکتی۔ حاصل کلام یہہ کہ اے راجہ۔ مخالفانہ برتاؤ رکھنے والا شخص بغیر تباہ وبرباد ہونے کے نہین رہ سکتا۔ گہر مین گائے ہونے سے دودہ کی افراط۔ پرہیزگار بزرگ۔ مین ریاضت مستورات مین تحمل پن۔ اور اقربا سے خوف۔ یہ باتین ممکنات سے ہین۔ اسیطرح نیک لوگون کو سبق حاصل کرنے کے لئے ایک مثل مشہور ہے کہ اتفاق ایک طاقت ہے۔ جیساکہ ہم دیکھتے ہین کہ سوت کے معمولی تار آپس مین مجمع ہوکر طاقت پیدا کرلیتے ہین۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر اگر لکڑیون کو علیحدہ کردین تو معمولی آگ ان مین دھوان پیدا کریگی۔ لیکن اگر انکو ملادین تو انکے سلگانے سے ایک قسم کی روشنی حاصل ہوسکے گی۔ یہی مثال خاندانی اتفاق پر بھی صادق آتی ہے۔

اسکے بعد ویدور بیان کرتا ہے۔ اے دہرٹ راشٹر۔ نیک مستورات۔ اپنے خاندان کے لوگون اور گائی کے ساتھ اپنی جوانمردی بتلانے والون کی مثال۔ ڈیٹھ سے ٹوٹ کر گرنے اور خراب ہونے والے پختہ پھل کے سی ہے۔ اگر کسی میدان مین صرف ایک درخت ہرا ہوا۔ بروہ کیسا ہی تناور کیون نہ ہو مگر آندہی آئے تو وہ اُسے ایک دم مین برباد کردیتی ہے

مگر چھوٹے چھوٹے درخت جو تھوڑی ہی جگہ مین نصب ہون اپنی مجموعی قوت کے باعث
بڑے سے بڑے طوفان کا مقابلہ کر سکتے ہین۔ الحاصل اگر آدمی جامع الکمالات ہی کیون نہو
تو بھی اسے دوسرون کے ساتھ ملکر رہنا چاہئے۔ اگر وہ دوسرون سے نفاق پیدا کریگا
تو اسکا حشر بھی وہی ہوگا جو کہ ایک تنہا درخت کا ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد اور سہارے
کے باعث اہل خاندان اسیطرح ترقی کر سکتے ہین۔ جیسے تالاب مین گل نیلوفر۔ نیک بزرگ
لوگ۔ رشتہ دار۔ بچے۔ مستورات۔ آقا۔ غلام۔ یہ سب واجب الرحم خیال کئے جاتے ہین
اے راجہ۔ دولتمندی۔ اور صحیح المزاجی کے سوا۔ انسان مین بظاہر نظر آنیوالی اور کوئی چیز
نہین ہوا کرتی۔ اے راجہ۔ خدا تجھے نیک توفیق دے۔ مریض کا عدم اور وجود مساوی سمجھا جاتا ہے
مریض عمدہ میوہ کی قدر نہین کرتے اور کسی بات کی خوبی بھی انہین نہین معلوم ہوتی۔ حاصل کلام
بیمار ہمیشہ رنجیدہ رہتے ہین اور دولت کے حظ اور غذا سے حاصل ہونیوالی راحت سے وہ
بے خبر ہوتے ہین۔

دروپدی کو قمار بازی مین جیتتا ہوا دیکھتے ہی۔ اے راجہ دانشمند لوگ قمار بازی کو پسند نہین
کرتے اسلئے مین نے تجھ سے اُسی موقع پر عرض کیا تھا کہ دریودھن کو تو اس حرکت سے باز رکھ
مگر تو نے میرا کہا نہ مانا۔ جن لوگون کے ساتھ نازیبا طریق سے برتاؤ ہو وہ کار آمد نہین جس
کام سے انسان نہایت باریک بینی اور اپنے سچّے فرائض کے ساتھ زندگی کا لطف اوٹھا سکتا
ہو وہی کام مناسب ہوتا ہے۔ ظالم اور بدکردار کی دولت اسکے کچھ کام نہین آتی۔ مگر سنجیدہ اور
کفایت شعار لوگ اپنی دولت سے سچا حظ حاصل کر سکتے ہین۔ ان سب باتون سے میرا مقصد
یہ ہے کہ تیری اولاد پانڈون کی اور پانڈون تیری اولاد کی پرورش کرین۔ اسیطرح جیسے دونون
خوش اور مرفہ الحال رہین۔ اے راجہ کورو خاندان مین تو سب سے زیادہ سربرآوردہ ہے اور
سب لوگ تیرے مطیع بھی ہین۔ اسلئے تو سب کو سمجھا اور صحرا نوردی کے مصائب اور تکالیف
برداشت کرنیوالے پانڈون کو اپنا مخالف نہ بنا۔ اے کورو۔ اگر تو پانڈون سے اتفاق کرے تو

اسبابت کی امید ہوسکتی ہے کہ خاندان پہلے پھولے اور دشمن کو آپس مین نفاق ڈالنے کی ہمت نہ ہو۔ اے رعایا پرور راجہ وہ سب راسخ الخیال ہین۔ اسلئے تو دریودہن کو جنگ سے باز رکھ۔

اے راجہ دھراج دہرت راشٹر۔ جامع الصفات منوجی مندرجۂ ذیل ستّرہ آدمیون کی نسبت اپنے اقوال مین فرماتے ہین۔ کہ وہ آسمان کو ایک گھونسے سے توڑنے۔ اور نہ خم ہونیوالی قوس و قزح (اندر دہنش) کو خم کرنے اور آفتاب کی کرنونکو ہدست کرنے والون کے مانند ہین۔ (۱) جو نصیحت سننے کے ناقابل شخص کو نصیحت کرین۔ (۲) جو تہوڑے سرمایہ سے مغرور ہوجائین (۳) جو اپنے مخالفین کے ساتھ عرصہ تک معاملہ کرتے رہین۔ (۴) جو عورتونکی بدولت شان و شوکت حاصل کرین (۵) جو چیز قابل درخواست کرنے کے نہ ہو اسکی خواہش کرین (۶) جو اپنی زبان سے اپنی تعریف کرین (۷) جو شریف خاندان مین پیدا ہوکر بھی برے افعال کے مرتکب ہون (۸) جو کمزور ہوکر زوردار کے ساتھ ہمیشہ مخالفت کرتے رہین۔ (۹) جو غیر معتقد اشخاص کو نصیحت کرین (۱۰) ایسی بات کے حاصل ہونیکی خواہش کرین جو ناممکن الحصول ہو (۱۱) باپ جسطرح اپنے لڑکی کے ساتھ کہیل اور ہنسی سے گفتگو کرتا ہے اوسیطرح اپنے بہو کے ساتھ ہنسی مذاق کرنیوالے خسر (۱۲) جو شخص اپنے بہو کے میکے والون سے طالب امداد ہوکر خواہان عزو وقار ہون (۱۳) غیر عورت سے ناجائز تعلق رکھنے والے (۱۴) موقع بے موقع عورت کی مذمت کرنے والے (۱۵) کسی چیز کے حاصل ہونے پر بھی اسکی یاد نہ رکھنے والے (۱۶) حسب خواہش کوئی غرض حاصل کرنیکے بعد فوقیت ظاہر کرین (۱۷) جو جھوٹی باتون کو سچائی کا لباس پہنائین۔ ایسے لوگون کے گلے مین فرشتے کمند ڈال کر دوزخ کی طرف کہینچ لیجاتے ہین۔ جسکا طریقہ جسکے ساتھ جس قسم کا ہو اسکے ساتھ اوسی طریقہ کا برتاؤ رکھنا چاہئے۔ یہ قانون ہی کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ نیکی کا بدلا نیک ہے بد سے بدی کی بات لے۔ حاصل کلام ریاکار کے ساتھ ریاکاری کا برتاؤ رکھنا چاہئے۔ اور

راستباز کے ساتھہ راستی کا۔ ضعیفی حسن کو۔ خواہش استقلال کو۔ موت جان کو۔ کمینہ پن نیک چلنی کو۔ خواہشات شہوانی حیا کو۔ بدکرداروں کی اطاعت نیکوں کو۔ غصہ۔ دولت وحشمت کو۔ اور مے پناہ تمام باتونکو تباہ وبرباد کردیتی ہے۔

دھرت راشٹر۔ وید مقدس مین لکھا ہے کہ انسان کی عمر سو سال کی ہوتی ہے۔ مگر اسکے خلاف دنیا مین ایسے کون سے اسباب ہین جنکی وجہ سے آدمی عمر طبعی کو نہین پہونچتا۔

ویدور۔ اے رعایا پرور۔ خدا تجھے برکت دے۔ بیحد مے پینا۔ زاید از حد گفتگو۔ بیحد گنہ بہت غصہ۔ اور بے انتہا خودغرضی۔ دوست کے ساتھ مخالفت رکھنا۔ یہ چھہ باتین انسانکو پوری عمر تک نہین پہونچنے دیتین۔ یعنی یہہ چھہ تیز تبر انسانی حیات کے شجر کو قطع کرتے ہین۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ موت انہین نہین مارتی بلکہ وہی چھہ چیزین انسان کا کام تمام کردیتی ہین۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر۔ جو عورت کسی پر اعتقاد رکہے اسکے ساتھ ناجایز تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنے والا۔ اپنے اوستاد یا مرشد کے بیوی کے ساتھ ناجایز تعلق پیدا کرنے والا۔ سن بلوغ کو پہونچی ہوئی عورت سے شادی کرنیوالا ذاتی بے اطمینانی کے ساتھہ دوسرون کے شگون اور پیشین گوئی بیان کرنے والا۔ کسی نیک بزرگ سے خدمت لینے والا۔ اور مطیع کو تباہ کرنے والا۔ ایسا ہے جیسا کسی برگزیدہ خدا کا قتل۔ ایسے آدمی کے ساتھ جس کسی کو چلنے پھرنے یا بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو اُسے چاہیے کہ کفارہ دے۔ مرشد اور استاد کی نصیحت پر عمل کرنے والے۔ انصاف کا برتاؤ رکھنے والے۔ فیاض۔ جگہ کے تبرکات کو چکھنے والے۔ غیر کو ضرر نہ پہونچانیوالے برے باتون کو اختیار نہ کرنے والے۔ احسان مان لینے والے۔ راستی اور متانت کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے اشخاص کو بہشت حاصل ہوتی ہے۔ اے راجہ۔ راستگو و فاً کہنے والے۔ خوشہ چین اشخاص کا ہر وقت اور ہر مقام پر ملنا آسان ہے۔ بہبودی کے ناگوار بات کرنے اور سننے والے دنیا مین بہت کم ہوتے ہین۔ جو شخص مالک کی پسند اور عدم پسند

کالحاظ رکھے بغیر سچی اور سود و بہبودی کی بات کہہ گذرتا ہے۔ وہی گویا اپنے مالک کا سچا جان نثار
اور وفادار ہوتا ہے۔ اور اگر دیکھا جائے تو فی الحقیقت یہی لوگ روسا کی امداد کرتے ہین۔
اسمین کچھہ مضایقہ نہین کہ خاندان کی حفاظت کے لئے ایک شخص سے ترک تعلق کردیا جائے
گاؤن کی بہبودی کے خاطر خاندان کی پروا نکرنی چاہئے۔ ملک کے مقابلہ مین کسی ایک
گانون کی تباہی کی پروا نکرنی چاہئے۔ اور عاقبت کی بہبودی کے لئے تمام دنیا کو
ہیچ سمجھنا چاہئے۔ مفلسی سے نجات حاصل کرنے کے لئے دولت کی حفاظت کرنی چاہئے
دولت کے ذریعہ سے بیوی کی حفاظت کرنی چاہئے۔ زمانہ قدیم مین اسبات کا تجربہ ہو چکا
ہے کہ قماربازی عام لوگون مین مخالفت پیدا کرنے والی شئے ہے اسلئے دانشمند کو لازم
ہے کہ تفریح طبع کے لئے بھی قماربازی کو اختیار نہ کرین۔ اے راجہ۔ کیا قماربازی کے
موقع پر یہہ کارآمد باتین مین نے تجہہ سے نہین بیان کین تھین۔ مگر اے راجہ جیسا کہ دارو ے
تلخ۔ دافع مرض۔ مریض کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ اسیطرح تجکو میری وہ وہ نصیحت آمیز
باتین پسند خاطر نہوئے ہونگے۔ اپنے ذاغ خصال لڑکون کے ہاتھون تو نے پانڈون کو
تباہ کیا ہے۔ مگر شیر۔ ببر کی صحبت ترک کرکے شغال کی ہمنشینی کا اتفاق ہو تو تمہکو آہ و
زاری کے سوا کوئی فایدہ نہوگا۔ دل وجان سے خبرداری کے ساتھ مستعد رہنے والے
تابعدارون کی جو قدردانی کرتا ہے اوسپر تابعدارون کا پورا اطمینان رہتا ہے۔ حالت
مفلسی مین بھی وہ اپنے مالک سے کنارہ کش نہین ہوتا۔ تابعدارون کی پرورش یا نظر عنایت
مین کمی کرکے غیر کی سلطنت یا دولت حاصل کرنے کی ہرگز خواہش نہ کرنی چاہئے کیونکہ
وزیر اور مشیر جو دل وجان سے اپنے مالک کے مطیع ہوتے ہین وہ اپنی تباہی اور مفلسی
کے زمانہ مین مخالف بنکر اوس حکمران سے علیحدگی اختیار کرتے ہین۔ ہمین جو باتین
مشکل معلوم ہون انپر غور کرنا چاہئے۔ اسکے بعد آمدنی و خرچ کا اندازہ کرکے لایق مشیرون
کا تقرر کرنا بہتر ہے۔ تاکہ انکسے ہر وقت اہم معاملات مین مدد ملتی رہے۔ مالک کا دلی منشا ر

سمجھکر مستعدی کے ساتھ تمام کام کو بجالاتا ہے۔ مالک کے ساتھ محبت رکھکر جو خیرخواہانہ
رائے دیا کرتا ہے اور جو لایق ہو کر اپنی پہلی حیثیت کو پیش نظر رکھتا ہے۔ مالک کو لازم ہے
کہ اس تابعدار کا اپنی جان عزیز کی طرح خبرگیران رہے۔ لایق۔ فرمانروا وہی ہے جسمین
یہہ آٹھ صفات موجود ہون غرور اور کاہلی نہ ہو۔ اور جو رحیم۔ بردبار۔ صحیح المزاج۔ زور آور۔
حسب موقع گفتگو کرنے والا۔ اور دوسرے کے فریب مین نہ آنیوالا ہو۔ شریف آدمی
کو چاہیئے کہ بے وقت غیر کے گہر نہ جائے۔ اور شاہ راہ یا مجمع عام مین رات بھر کبہ نکے
ایسی عورت کی (جس سے کہ حکمران یا رئیس وابستگی رکھتا ہو) کبھی کسی شخص کو خواہش نکرنی
چاہیئے۔ ایسے لوگون سے ہمیشہ بچنا چاہیئے جو بری صحبت مین بیٹھتے ہون یا جو غیرون سے
مشورہ کرتے ہون۔ اسیطرح جس شخص پر اعتبار نہ ہو اسکی بے اعتباری اسپر ظاہر نہ کرنا چاہیئے
بلکہ کسی معقول وجہ سے دور کر دینا چاہیئے۔ ضرورت سے زیادہ محبت رکھنے والا۔ فرمانروا۔
بدکار عورت۔ حکمران کے مصاحبین اور خدمتگذار۔ اولاد۔ بھائی۔ کمسن بچے والی بیوہ
عورت۔ فوجی ملازم۔ اور خدمت سے کنارہ کش شخص سے لین دین نہ کرنا چاہیئے۔ لیاقت
خاندانی شرافت۔ علم۔ خواہشات نفسانی کو قابو مین رکھنا۔ شجاعت۔ کم سخنی۔ حیثیت
خیر خیرات کرنا۔ احسان ماننا۔ یہ آٹھ صفات انسان کی لیاقت کو ترقی دیا کرتے ہین
مگر لے وہرت راشٹر۔ اگر وہ ایک بات جسکا ذکر آئیندہ آئیگا حاصل ہو جائے تو مذکورہ
بالا بیحد نفع بخشنے والی آٹھ چیزین وقت واحد مین غیرونکو دکھائی دینی شروع ہو جاتی
ہین۔ رئیس جب کسی شخص کی عزت و توقیر کرتا ہے تو اسکے تمام صفات بھی اسمین پیدا ہو جاتے
ہین۔ قوت۔ حسن۔ خوش گلوئی۔ صحت لفظی۔ ملائمیت۔ خوشبو۔ صفائی۔ دولت۔ ملاحت
اور عمدہ خصلت کے حسین عورتین۔ دانا اور لایق لوگون کے پناہ مین رہا کرتے ہین۔
اور صحت۔ درازی عمر۔ قوت۔ آرام۔ اولاد نرینہ اور تحمل یہہ چھہ چیزین اون لوگون کو
نصیب ہوتی ہین جو کم خوراک ہوتے ہین۔ بیکار۔ پرخور۔ ملزم۔ مکار و فریبی۔ بے رحم

ناعاقبت اندیش ۔ناموزون ۔ لباس پہننے والون کو اپنے مکان مین نہ رکھنا چاہئے ۔ انسان کو کیسی ہی مصیبت کیون نہ پیش آئے اسکو چاہئے کہ وہ غیبت کرنے والے ۔ شکاری بیوقوف قمار باز ۔ احسان فراموش ۔ بیرحم ۔ خودسر لوگون سے طالب امداد نہ ہو ۔ ہر ایک کام مین خلل انداز ۔ لاپروا ۔ بیہودہ گو ۔ اپنے پر دلی محبت نہ رکھنے والے ۔ مخالف ۔ اور خود پسند شخص سے تعلق نہ رکھنا چاہئے ۔ دولت کا انحصار امداد دینے والون پر ۔ اور امداد دینے والون کا انحصار دولت سے ہی ہوا کرتا ہے ۔ حاصل کلام ایک دوسرے پر منحصر رہنے والے یہ دونون باتین ایک دوسرے کے سیوائے انجام نہین پاتین ۔

ودیہ ور کہتا ہے ۔ اولاد کو تعلیم اور تربیت دیکر شادی بیاہ کے ذریعہ سے ادنہین خوشحال کرین اور انکے لئے کسیقدر گذر اوقات کا سامان مہیا کر رکھین ۔ لڑکیان ہون تو انکی شادی لائق داماد دن سے کرنی چاہئے ۔ اور بعد ازان گوشہ نشینی اختیار کر کے خالق حقیقی کی عبادت مین مصروف رہنا چاہئے ۔ جن باتون مین تمام ذی روح کی بہبودی اور ہم کو راحت پہنچانے کی تاثیر ہو انکو پر میشور کی بھروسہ پر مین اختیار کرنا چاہئے ۔ کیونکہ یہی تمام باتین حصول کامیابی کی کونجی ہین ۔ جنکو روز بروز نیک طریقہ کے ساتھ دولت وحشمت کی ترقی ۔ دشمن کو شکست دینے کا حوصلہ ۔ شجاعت ۔ کسی نہ کسی اچھے کام مین مصروف رہنے کی عبادت اور مستقل ارادہ میسر ہوا و نہین گذر اوقات کیلئے پریشان ہونے کی کبھی ضرورت نہ ہوگی ۔ پانڈون سے مخالفت کرنے مین کسقدر نقصانات ہین ۔ ان پر اے راجہ ایک مرتبہ تو ہی غور کر ۔ دیوتا کیا چیز ہین ۔ راجہ اندر بھی ان برائیون کو برداشت نہین کر سکتے ۔ اور وہ یہ ہین ۔ اولاد سے مخالفت ۔ ہمیشہ متشکی ۔ نیکنامی کی بربادی ۔ دشمن کی خوشی کا ۔ اے راجہ اندر کے مثل دھرت راشٹر تیرے اور بہیشم ۔ درون ۔ اور راجہ جودھشٹر کے غصہ اور برہمی مین ترقی ہو جائے تو ظاہر ہے کہ جہان کی تباہی ہوگی ۔ کیا اچھا ہو کہ تیرے سولڑکے کرن اور پانچ پانڈو یہ سب ملکر روئے زمین کی حکومت کرین ۔ اے راجہ ۔ تیرے لڑکے مثل جھاڑی کے

اور پانڈو مانند شیر کے ہین۔ اسلئے مع شیر کے جھاڑی کو مت کاٹ اور ایسا بھی نکر کہ شیر جھاڑی سے نکل جائے۔ کیونکہ جھاڑی بغیر شیر کے محفوظ نہین رہ سکتی اور نہ شیر بغیر جھاڑی کے رہ سکتا ہے۔ حاصل کلام ان دونون کا قیام ایک دوسرے کے سوا نہین ہوسکتا۔ بدخیال کے لوگ جسطرح دوسرون کے عیوب معلوم کرنے کی خواہشمند رہتے ہین اوسیطرح وہ دوسرون کی نیک باتون سے واقف ہونے کی خواہش نہین کرتے۔ جنہین بے انتہا دولت حاصل کرنیکی خواہش ہے اُنکو چاہیئے کہ استقلال کے ساتھ نیک طریقہ اختیار کرین۔ کیونکہ جسطرح آب حیات بہشت سے جدا نہین ہوسکتا اوسی طرح نیک روی سے دولت دور نہین ہوتی۔ جس شخص کی طبیعت برے کامون سے باز آکر نیک کامون کے جانب رجوع ہوتی ہے اوسپر دنیا کی بے ثباتی اور برائیان سب روشن ہوجاتی ہین۔ جو نیک رائے۔ دوست اور خواہشات نفسانی کو اچھے موقع پر استعمال کرتا ہے۔ اوسکو دنیا اور آخرت مین نیک پھل ملتا ہے۔ اے راجہ غصہ اور خوشی سے پیدا ہونیوالی اُمنگون کو جو شخص قابو مین کرلیتا ہے اور جو غربت مین پریشان نہین ہوتا اُسکا جسم گویا دولت کی دیوی کا قیامگاہ ہے۔ لایق لوگونکا خیال ہے کہ انسان مین پانچ قسم کی قوت ہوا کرتی ہے جسکو قوت بازو کہتے ہین۔ وہ سب سے کم درجہ کی قوت ہے۔ لایق مشیر کی طاقت قوت بازو سے بڑھی ہوئی ہے۔ دولت کا حاصل ہونا۔ یہ تیسری قوت پہلے دونون قوتون سے بڑھی ہوئی ہے۔ چوتھی قوت وہ ہے جو بڑون اور بزرگون کے زمانہ سے خاندان مین چلی آتی ہے۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر۔ تمام قوتین جس قوت مین شریک ہوتی ہین اور اُنمین بھی جس قوت کو فوقیت حاصل ہے وہ قوت عقل سلیم ہے۔ کسی سے بلاوجہ مخالفت پیدا کرکے اُسکو نقصان عظیم پہنچانے کے درپے نہ رہنا چاہیئے۔ مستورات۔ روسا۔ سانپ۔ وید مقدس کی یاد۔ بلا ورد۔ مالک۔ دشمن۔ راحت اور حیات یہ سب چیزین ناقابل اعتبار ہین

گمراہی کا تیر جسکو گھائل کر چکا ہو۔ اُسکو درست کرنے کے لئے حکیم حاذق۔ تریاق۔ منتر۔ جنتر۔ تعویذ۔ فتیلہ۔ عمل عملیات۔ جپ جاپ وغیرہ کوئی شئے کارآمد نہین ہو سکتی۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر۔ سانپ۔ آگ۔ شیر ببر۔ اور اپنے خاندان کے کسی شخص کی۔ انسان ہرگز عدول حکمی نکرے کیونکہ ان سب مین جلال کی خاصیت ہوتی ہے۔ آگ کی تیز روشنائی۔ لکڑی مین پوشیدہ رہا کرتی ہے۔ مگر جب تک کوئی اُسے رگڑ رگڑ کر آگ نہ پیدا کر دے اُسوقت تک اوس لکڑی کو وہ نہین جلاتی۔ مگر لکڑی کے رگڑ سے جو آگ پیدا ہوتی ہے وہ آگ اوس لکڑی اور دوسرے جنگل کو بھی اوسیوقت جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ علی ہذا خاندان مین پیدا ہو چکے ہوئے آگ کے مثل۔ پر جلال مگر رحیم اور اُس جلال کی حالت کو نہ ظاہر کرنے والے۔ یہہ پانڈو۔ لکڑی مین پوشیدہ رہنے والی آگ کے مانند خاموش ہین۔ اے دھرت راشٹر تو مع اپنی اولاد بیل کے مانند ہے اور میرے خیال کے بموجب پانڈو اُس بڑے تنا ور درخت کے سے ہین۔ حاصل کلام تو اوسکا سہارا لے۔ کیونکہ تنا ور درخت کے سہارے کے بغیر بیل ہرگز ترقی نہین کرنے پاتی۔ اے دھرت راشٹر یہہ یاد رکھ کہ تیرے لڑکے مانند شیر ببر کے ہین۔ ان دو دونو کا قیام ایک دوسرے کے سوا نہین ہو سکتا۔ جیسا کہ مین اس سے پہلے ہی کہہ چکا ہون اگر ضعیف اور جوان ایک جائے ملکر رہے تو ممکن ہے کہ ضعیف زندہ رہے اور جوان مر جائے مگر عظمت توقیر کے باعث ضعیف کو دوبارہ شباب حاصل ہوتا ہے۔ لائق شخص کو لازم ہے کہ اپنے بزرگون کی خدمت بجالائے۔ اور اپنی حالت لئنے نہ چھپائے اور بہت ہی عزت و توقیر کے ساتھ انہین کھانا کھلائے۔ جس مکان مین خوف۔ حرص اور حسرت ہو عالم اور بزرگان دین اسکے گھر پانی پینا اور اس سے گائے وغیرہ کا خیرات لینا پسند نہین کرتے اور لائق لوگ اسکی زندگی بے سود خیال کرتے ہین تشخیص کرنیوالا۔ آلات حرب بنانیوالا۔ عالم تجرد سے تباہ شدہ۔ چور۔ غضبناک۔ شراب خوار۔ حمل ساقط کرنیوالا۔ فوجی ملازمت سے گذر اوقات کرنیوالا

مذہبی کتابون کو سنا کر اجرت لینے والا۔ انمین سے کوئی ہمکو کیسا ہی عزیز کیون نہو تاہم وہ اس قابل نہین رہتا کہ اُسے کوئی پانی بھی پلا سکے۔ طعام۔ دہی۔ دودہ۔ شہد۔ تیل۔ گھی۔ کنجد گوشت۔ میوہ۔ جڑی بوٹی۔ ترکاری رنگین پارچہ ہمہ اقسام کی خوشبودار چیزین اور گوڑ۔ ان اشیاء کی تجارت برہمن چہتری اور شودر کو منع ہے۔ صرف ویش (یعنی تجار) کیلئے جایز ہے۔

اے راجہ غصہ کو ترک کیا ہوا۔ مٹی پتھر اور سونیکو مساوی درجہ کا سمجھنے والا۔ رنج کے اثر سے متاثر شدہ۔ کسی سے موافقت یا مخالفت نہ رکھنے والا اس قسم کا جو ہوگا وہی تارک الدنیا کہلائے گا۔ خودرو غلہ۔ جڑ۔ گدے۔ پہل۔ پات پر گذر اوقات کرنے والا مجرد آگ کی پرستش کرنیکے لئے مستعد۔ جنگل مین سکونت کرنے والا۔ اور مسکین محتاج کی مسافر نوازی کرنے والا شخص۔ تمام لوگون مین افضل نیک اور پرہیزگار سمجھے جانے کا مستحق ہوتا ہے دانشمندون کو نقصان پہونچانے کے بعد یہہ خیال کرکے بیفکر نہ ہو جانا چاہیئے کہ ہم ان سے دور دراز مقام پر ہون۔ کیونکہ لایق لوگون کی لیاقت کے ہاتھ بہت لانبے ہوا کرتے ہین۔ اور جو انھین نقصان پہونچانے کا موجب ہوتے ہین وہ اپنے اُس ہاتھ سے ہمیشہ کے لئے انکا خاتمہ کر دیتے ہین۔ غیر شخص پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیئے اور شخص معتبر پر بھی ضرورت سے زاید اعتبار کرنا قرین عقل نہین ہے۔ کیونکہ اگر اتفاقاً اُس سے اندیشہ پیدا ہو جائے تو وہی اعتبار ہمارے لئے ہر طرح باعث تباہی ہوگا۔ انسان کو چاہیئے کہ کسی سے مخالفت نہ رکھے۔ اپنی بیوی کی حفاظت کرے جو کچھہ اُسے میسر آئے اُسکو اپنے متعلقین اور وابستگان پر حصہ رسد تقسیم کر دے۔ ہر ایک سے شیرین کلامی۔ اور صاف دلی کے ساتھ برتاؤ رکھنے۔ مستورات کے ساتھ شیرین کلامی سے پیش آئے۔ مگر اُن کے بس مین ہرگز نہ آئے نیک مستورات سے نہ صرف گھر کو رونق ہوتی ہے بلکہ اُنکے بدولت خانگی انتظام مین بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ اسلئے انکی زیادہ خبرگیری لازم ہے۔

ویدور۔ آگے چلکر بیان کرتا ہے کہ۔ اے راجہ دہرت راشٹر خاص محلات کا انتظام والدہ
کے ذمہ اور باورچیخانہ کا انتظام والدہ کے حوالہ کرنا چاہیئے اور اولاد سے نیک لوگون اور بزرگون
کی خدمت کرانی چاہیئے۔ پانی سے آگ کی برہمن سے چھتری کی۔ اور پتھر سے فلزات کی۔
پیدایش ہوتی ہے اور جس چیز سے جس کی پیدایش ہوتی ہے بعدازان وہ چیز بالآخر اوسمین
ہی آنکر شامل ہو جاتی ہے۔ جسطرح لکڑی مین آگ پوشیدہ رہتی ہے۔ اوسیطرح نیک
شریف لوگ اطمینان کے ساتھ خاموش رہا کرتے ہین۔ اپنے ملک یا غیر ممالک کے
باشندون پر جنکا مشورہ ظاہر نہین ہوتا اور جو جاسوسون کے ذریعہ سے ہر مقام کے صحیح
حالات سے باخبر ہوا کرتا ہے۔ اوس رئیس کو ہمیشہ دولت وحشمت کا حظ حاصل ہوتا ہے۔
مشورہ کے وقت یہان تک احتیاط لازم ہے کہ بلند حویلی کی چاندنی اور پہاڑ اور گھاس
پات کو بھی مشورہ مین پانے کا موقع نہ دیا جائے۔ اے بھرت خاندان کے چشم وچراغ
دہرت راشٹر کسی اجنبی کو کانون کان بھی مشورہ کی خبر نہ ہونے دینا چاہیئے۔ اور علی ہذا
کسی ایسے شخص سے بھی مشورہ نکرنا چاہیئے خواہ وہ دوست ہی کیون نہو کہ جو اپنے دل پر
قابو نہ رکھتا ہو۔ اسلئے رئیس یا حکمران کو لازم ہے کہ کسی کو اپنا وزیر یا مشیر اوسوقت تک نہ بنائے
جبتک اوسکی نسبت اطمینان نہ کرلیا جائے۔ کیونکہ حصول دولت کی خواہش کا برآنا اور
راز کے معاملات کی حفاظت یہ دونون باتین وزیر اور مشیر پر منحصر ہوا کرتے ہین۔ جس کسی
فرمان روا کے نیک طریق دولت اور خواہشات شہوانی کے متعلق تمام کام اختتام کو پہونچ
چکنے کے بعد اہل دربار کو اسکی خبر ہوتی ہے وہی فرمانروا تمام دوسرے فرمانرواؤن سے
افضل شمار کیا جاتا ہے۔ اور علی ہذا جسکا مشورہ پوشیدہ رہتا ہے اوسی کے ارادہ کا انجام بخیر ہوتا
ہے۔ ضرورت سے زاید خواہش ہونیکے باعث جو شخص ناجایز افعال کرنا شروع کرتا ہے
اگر اوسمین ہرج پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے جان عزیز کو بھی صرف کرنے مین دریغ نہین کرتا
راست طریقہ سے ریاضت کا نکرنا جو راحت دینے والی شے ہے۔ ندامت کا باعث سمجھا جاتا

ہے۔ وید مقدس سے بے بہرہ۔ برہمن جسطرح شزادہ (یعنی فاتحہ) کرنے کے لایق نہین کہلاتا۔ اوسیطرح جو اتفاق۔ استقلال نشست و برخاست کی ترکیب سے بیخبر ہو۔ اور موافق اور مخالف دونون کے حالات سے واقفیت نہ رکھتا ہو اور مدمقابل سے اپنے بچاؤ کے ترکیب نہ جانتا ہو وہ اس قابل نہین ہوسکتا کہ اوس سے مشورہ لیا جائے۔ اپنے عروج و زوال کی سچی حالت سے جو باخبر ہوتا ہے اور مذکورہ بالا باتون سے واقف ہونیکی وجہ سے جسکو اپنی حالت کا احساس ہوتا ہے اور جسکی طرز معاشرت ہر کہین وقعت کی نگہ سے دیکھی جاتی ہے جسکا غصہ یا خوشی بیکار نہین ہوتی وہ ہر ایک کام کی جانب بذات خود متوجہ ہو کر اوسکے انجام پر غور کیا کرتا ہے۔ انتظام خزانہ سے جو واقف ہوتا ہے انھین کو ہمیشہ دولت ثروت حاصل ہوا کرتی ہے۔ روسا کو اسباب پر قانع اور خوش رہنا چاہیے کہ لوگ ہمکو رئیس سمجھتے ہین۔ اور ہمارے سر پر چھتر ہے۔ انکو چاہیے کہ وہ تمام دولت و ثروت کو اکیلے اپنے تصرف مین نہ لائین۔ بلکہ آپہی مین سے اپنے اطاعت گذار و فرمان احد مستحقین کو بھی حصہ رسد تقسیم کرین۔ نیکوکار کی قدر نیکوکار ہی کو ہوتی ہے۔ بیوی کی خصلت سے خاوند ہی اچھی طرح واقف ہوسکتا ہے۔ وزیر کے جوہر سے فرمانروا ہی واقف ہوتا ہے۔ اور حکمران کو حکمران ہی جان سکتا ہی دشمن کو قابو مین آ چکنے کے بعد نہ چھوڑنا چاہیئے۔ اگر جان سے گذرنے کا موقع آجائے تو بے وقعتی قبول کر کے دشمن کی اطاعت قبول کرنی چاہیئے۔ اور اگر مقدرت ہو تو گردن زدنی دشمن کی گردن مارنی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے قتل نکرنے سے کسی خوفناک حادثہ کے ظہور مین آنیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ دیوتا۔ نیک اور بزرگ۔ ضعیف۔ کمسن بچے۔ اور بیمار پر اگر غصہ کرنے کا موقع آجائے تو حتی الامکان اُسکو روکنا چاہیئے۔ بیوقوف جن بیکار باتونکو اختیار کرتے ہین۔ لایق لوگون کو چاہیئے کہ انکو ترک کرین۔ انکے ترک کرنے سے یہ نہین کہ ہمارا منشا پورا ہوتا ہو بلکہ اوس سے دنیا مین نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔ جسطرح عورت کو نامرد شوہر سے نفرت ہوتی ہے۔ اوسی طرح جس مالک کی عنایت بیفایدہ اور غصہ

بھی بیکار ہوتا ہے۔ اُسکو تابعدار بیکار سمجھتے ہین۔ لیاقت کے باعث دولت کا حاصل ہونا اور بے علمی کے باعث مفلسی کا ہونا ضرور نہین ہے۔ بلکہ دنیا مین ہمپر جو کچھ حالت گذرتی ہے وہ ہمارے گذشتہ کرمون کے مطابق ہوتی ہے۔ اس بات کو لایق شخص ہی جان سکتا ہے جاہل کیا جانے عالم۔ معمر۔ شریف۔ لایق۔ دولتمند اور نجیب۔ ان لوگون کو کم ظرف لوگ ہمیشہ بے وقعتی کی نظر سے دیکھتے ہین۔ بے چلن۔ نالایق۔ کینہ ور۔ لامذہب۔ بدزبان۔ غصہ ور لوگون کو مصیبتین جلد گھیر لیتی ہین۔ ہم صدق دلی کے ساتھ خیرات۔ عہد و پیمان کی پابندی اور غور کے ساتھ گفتگو کر لینے سے تمام ذی روح کو اپنے ہمخیال بنا سکتے ہین۔ بے ریا۔ مستعد۔ احسان ماننے والا۔ لایق۔ سادہ زندگی بسر کرنیوالے۔ فرمانروا اپنا خزانہ خالی ہونے پر بھی اپنے ہمخیال خدمتگذار اور حاشیہ نشین بہم پہونچا سکتا ہے۔ استقلال۔ تحمل۔ خواہشات نفسانی کو روکنا۔ نیک رویہ رحم۔ نرم کلامی اور دوست کے نسبت مخالفانہ خیال نہ رکھنا۔ یہ سات باتین دولت و حشمت کو ترقی دینے والی ہوتی ہین۔ اے راجہ۔ اپنی دولت سے اپنے متعلقین اور وابستگان کو حصہ نہ دینے والے۔ بدباطن۔ احسان فراموش اور بے غیرت حکمران سے علیحدگی اختیار کرنی چاہئے جو قصوروار شخص۔ عزلت گزین بے قصور شخصون پر برہم ہوا کرتا ہے اُسکو تمام رات سانپ کیطرح اپنے گھر مین بل کھاتے گذر جاتی ہے اور نیند سے اُسکی آنکھین دوچار نہین ہوتین۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر۔ جنکے برہم ہونے سے ریاضت وغیرہ مین ہرج واقع ہونیکا خدشہ ہو اُنکو بھی بزرگان دین مین تصور کرنا اور اُنکی مورد عنایت بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جن باتونکا انحصار مستورات۔ بےخود لوگون۔ بدکردارون اور منحرف لوگون پر ہوتا ہے وہ ہمیشہ ناقابل اعتبار اور غیر انجام پذیر ہوتے ہین۔ جن پر بے وقوف حکمران۔ قمارباز۔ مستورات۔ اور کمسن۔ حکومت کرتے ہین۔ وہ لوگ سنگین جہاز کی طرح دریا مین ڈوب کر تباہ ہو جایا کرتے ہین۔ اے بھرت خاندان کے دھرت راشٹر جو لوگ باوجود حکومت اور رتبہ وجاہ حاصل ہونیکے اپنے فرائض منصبی کے انجام دہی مین مستعدی کے ساتھ لگے رہتے ہین

اور اپنے کر و فر بتلانے سے سروکار نہین رکھتے وہی سچے اطاعت گذار سمجھے جانے کے لائق ہوتے ہین۔ اپنی شان بتلانے کے جو آرزومند ہوتے ہین وہ گویا آپس مین نفاق کو جگہ دیتے ہین۔ خیر قمار باز۔ خوشامدی۔ طوائف اور اسی قسم کے دوسرے پیشہ ور جنکی ثنا وصفت کیا کرتے ہون وہ شخص زیادہ عرصہ تک سرسبز نہین رہ سکتا۔ حاصل کلام یہ کہ۔ اے دہرت راشٹر بہادر اور کرڑے تیر انداز۔ پانڈون کو تو محروم کرکے تمام دولت اور حشمت دریودھن کو دیگا ہے۔ مگر راجہ بلی جسطرح تینون جہان سے خراب ہوا اسی طرح تو دریودھن کو بھی عنقریب دیکھے گا کہ دولت وحشمت کی نشہ مین چور ہوکر مفلس وقلاش ہو جائیگا۔

دہرت راشٹر۔ جسطرح کاٹ کی گڑیا تاگے سے بندہی ہوئی ہوتی ہے اوسیطرح انسان مقدر کا محکوم ہوکر عروج وزوال سے بے اختیار ہے۔ شکایت زبان پر لانے کی کچھ ضرورت نہین ہے۔ جو کچھ تیرا مقصود ہو تو اوسکو ویسے ہی مجھ سے بیان کرین اوسکو سننے کیلئے دل وجان سے آمادہ ہون۔

ویدور۔ اے بھرت خاندان کے سرتاج دہرت راشٹر۔ بے وقت بے موقع اگر برہسپتی بھی گفتگو کرے تو وہ بھی لایق نفرین اور مستوجب بے وقعتی ہوتا ہے۔ کوئی خیرات کرنے سے۔ کوئی مشورہ کی قوت سے اور کوئی ذاتی لیاقت کے باعث عزیز ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص کسی ذاتی نفع کے اغراض کے اظہار کے بغیر ہر دلعزیزی حاصل کرتا ہے اوسکی ہر دلعزیزی مستقل اور دیرپا ہوتی ہے۔ کوئی شخص اصل مین گو کیسا ہی دانشمند اور عقیل کیون نہو مگر اوسکی فراست اور دانائی اوس شخص کے نظرون مین ذرہ نہین جچتی جس سے اسکو بیرخاش ہوتی ہے۔ حالانکہ اپنے عزیز شخص کے تمام افعال بھلے اور مخالف کے برے سمجھنا یہ ادنی خیال والونکا کام ہے۔ اے راجہ تجھے یاد ہوگا کہ دریودھن کے تولد کے وقت مین تجھ سے کہہ چکا تھا کہ تو اوس سے علحدہ گی اختیار کر کیونکہ اوسکے جدا کرنے سے سو لڑکون کی بہبودی ہونے والی ہے۔ اور نکہ لنے سے انکی تباہی ہوگی۔ جس شے

کو عروج اور زوال ہوا کرتا ہے۔ اوسکو ہرگز اچھا نہ سمجھنا چاہئے۔ اور جو نقصان کہ آئندہ چلکر نفع کا باعث ہوتا ہے اوسیکو افضل سمجھنا چاہئے۔ اے مہاراج جس نقصان کا انجام بہتر ہوتا ہے اوسکو نقصان نہ تصور کرنا چاہئے۔ مگر جو نفع کہ آئندہ چلکر نتیجہ کے لحاظ سے بڑے نقصان کا باعث ہو اوسکو نقصان کہنا چاہئے۔ اے دھرت راشٹر۔ چند لوگ لیاقت کے باعث اعلیٰ درجہ کے کہلاتے ہین۔ اور چند دولت کے باعث۔ مگر وہ دولتمند نادان یا بے وقوف ہو تو اوس سے علیحدگی اختیار کرنی لازم ہے۔

دھرت راشٹر۔ آئندہ کے عمدہ نتیجہ کے لحاظ سے تیرا بیان اسمین شک نہین کہ قابل قبول اور لائق تعریف ہے۔ اور یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ راستی ہی کو فتح نصیب ہوتی ہے۔ لیکن تاہم مین اپنے سے اپنے لڑکونکو جدا کرنے کے لئے تیار نہین ہون۔

ویدور۔ گو کوئی شخص بے انتہا لائق اور ہردلعزیز کیون نہو تاہم اسکا فرض ہونا چاہئے کہ وہ عوام کو نقصان سے محفوظ رکھکر اپنی ہردلعزیزی کو اور ترقی دے۔ جو لوگ غیرونکی شکایت کرنے اور ایذا رسانی کیلئے ہمہ تن آمادہ رہتے ہین اور جو لوگ ایک دوسرے مین نفاق پیدا کرانے کیلئے ہمیشہ آمادہ اور لگاتار کوشش کرتے ہین۔ اور جنکی نظر ہمیشہ عیب جوئی کے طرف رہا کرتی ہے۔ اونکے پاس بیٹھنا اور اونسے اختلاط وارتباط کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ جن سے بطور خیرات یا امداد روپیہ لینا گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ یا جنکو کچھ دینے اور جن کی مدد کرنے سے نقصان عظیم کا دغدغہ پیش آئے بغیر نہین رہتا۔ اور جنکے خمیر مین نفاق پیدا کرنے کی خاصیت سرایت کر گئی ہو۔ اور جو لوگ عیاش۔ بے عزت و بے غیرت۔ شہدا۔ اور گناہ گار ہون ایسے لوگون کی صحبت اور ہمنشینی سے بھی حذر و پرہیز لازم ہے۔ اگر کم ظرف ذاتی نفع و غرض کے نظر سے اچھے لوگون سے موافقت پیدا کرین تو۔ محبت و دوستی سے ہونے والا نفع اور آرام یہ تمام کالعدم ہو جاتے ہین صرف یہی نہین بلکہ کم ظرفون کی مرضی کے خلاف اگر کچھ کہا جائے تو وہ اپنے کمینہ پن کے

باعث شکایت پر اتر اتے ہین - اور تباہی کے درپے ہوجاتے ہین - اسلئے اس قسم کے کمینہ خصلت بدکار اور خواہشات نفسانی کے مطیع لوگون کی صحبت سے بھی اجتناب لازم ہے - جو شخص اپنے خاندان کے واجب الرحم اور لایق امداد لوگون کی مدد و دستگیری کرتا ہے تو پرمیشور اُسکو دھن دولت مین برکت عطا فرماکر اُسکو خوشحال اور فایز المرام کرتا ہے لہذا جنکو اپنی بہبودی مقصود ہو اُنکو چاہیے کہ وہ اپنے خاندان کے لوگون کی خبرگیران رہین - اے راجہ وسراج دہرت راشٹر جنھین خاندان کی ترقی ہو تو وہی طریقہ اختیار کر - اے راجہ - ہم قوم کی عزت و توقیر کرنے سے ثواب حاصل ہوا کرتا ہے - اے شرف خاندان بہرت - اپنے خاندان کے کم فہمون کی بھی پرورشی کرنا ضرور ہے - پھر تیری نوازش اور عنایت کے امیدوار رہنے والے لایق پانڈون کے نسبت یہان بیان کرنیکی چندان ضرورت نہین - اسلئے اے رعایا کے سرتاج - بہادر پانڈون پر نظر التفات کر اور گذرادقات کیلئے انکو چند گانون عطا فرما تاکہ دنیا مین تجھے بہترین نیکنامی نصیب ہو اے دھرت راشٹر تجھہ جیسے بزرگونکا فرض ہے کہ وہ لڑکون کو نصیحت کرین - اور انھین بہبودی کی باتین سنائین - یہہ تو سمجھہ لے کہ منجملہ انکے مین بھی تیرا بہی خواہ ہون - اے بھرت خاندان کے سرتاج دھرت راشٹر جنھین اپنی بہبودی اور سرسبزی مقصود ہو اُنھین لازم ہے کہ وہ اپنے لواحقین اور ہم قوم لوگون سے جھگڑا فساد نکرین - اور چاہئے کہ تمام ہم قوم اور اعزہ و اقربا ملکر حظ راحت حاصل کرین - ملکر کھانا - آپسمین گفتگو کرنا - اور باہم صحبت رکھنا - یہہ باتین کل اعزہ و اقربا کو اتفاق کے ساتھ کرنی چاہئے - اُنکو چاہیے کہ ایک دوسرے سے ہرگز مخالفت نہ رکھین - دنیا مین عزیز و اقارب اور لواحقین ہی انسانکو ترقی یا تباہی کے درجہ کو پہونچایا کرتے ہین - اگر وہ نیک روش ہوتے ہین تو ترقی پر پہونچاتے ہین - اور اگر بدروش ہوتے ہین تو تباہ کردیتے ہین - اسلئے اے راجہ دھرراج - پانڈون سے اچھا برتاؤ رکھ تاکہ اُنسے تجھکو مدد ملسکے - اور دشمنونکو تیرا مقابلہ کرنیکا

حوصلہ نہ ہوئے۔ جسطرح ہرن کُشی کا عذاب اُس شکاری کے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے
کہ جسکے ہاتھ مین زہر مین بجھا ہوا تیر ہوتا ہے۔ اوسیطرح خاندان کے مفلس اور تباہ
حال لوگون کی تکلیف اور تباہی کا وبال خاندان کے اُس دولتمند کے سر پڑتا ہے جو باوجود
استطاعت رکھنے کے اُنکے مدد کی جانب متوجہ نہین ہوتا۔ اے سرتاج دھرت راشٹر
پانڈوون یا تیرے لڑکون کے مارے جانے کی خبر سنکر آخرکار تجھکو پشیمانی اٹھانی پڑیگی
اسلئے تجھکو اسبات پر غور کرنا ضرور ہے کہ زندگی ایک آن واحد مین تباہ ہونے والی اور
ناپایدار ہے تو جن افعال کے باعث آخرش کھاٹ پر پڑے ہوئے افسوس کرنے کا
موقع پیش آئیگا اوس کام کو ابتدا مین ہی ہاتھ نہ لگانا چاہیئے۔ قانون اخلاق کی تربیت
دینے والے۔ شکراچاری بھی غلطی سے مبرا نہین ہین۔ غلطی کا ہونا ہر انسان کے لئے
لازمی امر ہے۔ اسلئے جو بات کہ ہو چکی ہو اوسکا کوئی علاج نہین۔ لیکن جو ابھی نہ ہوئی ہو
اُسکے نسبت غور و خوض کرنا دانشمند کے اختیار مین ہوتا ہے۔ گو ممکن ہے کہ سابق مین
دریودھن پانڈوون کے نسبت خطا کر چکا ہو مگر تو چونکہ خاندان کا بزرگ ہے اسلئے تجھکو لازم ہے
کہ اوس خطا کی تلافی کرے۔ اے دھرت راشٹر۔ اونھین تخت نشین کر دینے سے تو
اپنے خطا سے پاک ہوگا اور دنیا کے لایق لوگون مین مقبولیت کا درجہ حاصل کرے گا۔
لایق لوگون کے عمدہ نصیحتون کا انجام سوچ کر جو کسی کام کا ارادہ کرتا ہے وہ ہمیشہ نیک نام رہتا ہے
جو سمجھدار ہو کر نہ سمجھے یا سمجھکر بھی عقل کے مطابق عمل نکرے تو اوسکو لایق سے لایق شخص
کی نصیحت بھی مفید نہین ہو سکتی۔ جس کام کا ثمرہ برا ہے اوسکا نہ کرنا سرسبزی کا باعث
ہے۔ سابق کے گناہ کا چندان خیال نکرے جو پچھلا سلسلہ قایم رکھتا ہے۔ وہ سخت عذاب مین
مبتلا رہتا ہے۔ دانشمند کو یاد رکھنا چاہیئے کہ افشاء راز کے چھہ ذریعہ ہوا کرتے ہین۔ بالفصل
جنھین دولت و حشمت کی ترقی مقصود ہو انکو چاہیئے کہ ہمیشہ اون سے خبردار رہین۔ مے نوشی
خواب غفلت۔ اپنے ہمسایہ کے آداب و اطوار سے بیخبری۔ چہرہ سے ظاہر ہونیوالی

حالات کے بھروسہ پر لایق مشیر کا اعتبار۔ راز کے باتون کی وقفیت حاصل کرنے مین ماہر نہ ہو کر اپنے کو ماہر سمجھنے والا اوسنے واقف ہو کر جو ہمیشہ اوسکا انتظام کرتا ہے اور نیک طریقہ۔ دنیاوی کاروبار۔ اور خواہشات نفسانی کو روکنے کے نسبت جو مستعد رہتا ہے وہی شخص دشمن کو پامال کرتا ہے۔ کامل علمیت یا بزرگون کی صحبت کے بغیر نیک طریقہ اور دنیاوی کاروبار کی وقفیت ہونا۔ بہشتی جیسے عالی درجہ کے لایق شخص کو بھی ممکن نہین۔ دریا مین گری ہوئی چیز بیکار ہے۔ عمل نہ کرنے والے کو نصیحت کرنا لاحاصل ہے بیوقوف اور ناتجربہ کار کے پاس علم بے سود ہے۔ جس مقام پر آگ نہ ہو وہان آگ کی پرستش کرنا بیکار ہے۔ خود غرض لوگون کے ساتھ امتحان کر کے گذشتہ متعدد بار کے تجربہ سے مناسب غیر مناسب کے نسبت رائے قایم کر کے ربط وضبط پیدا کرنا چاہئے۔ لایق لوگون سے اُن کی گفتگو سُن کر اور اُن کے دلی منشا سے واقف ہو کر اتحاد اور دوستی کرنی چاہئے۔ بدنامی لاحقہ عجز وانکسار سے۔ سر پر پڑی ہوئی مصیبت۔ بھادری سے غصہ عفو۔ تقصیر سے دفع ہوتا ہے۔ اے راجہ خانہ داری کے چیزین۔ سرزمین پیدایش۔ سکونتی مکان۔ طرز عمل۔ غذا۔ لباس۔ خاندان متعلقہ کے شناخت ہین۔ بڑی مدد دیتی ہین۔ علماء اور فضلاء کے پاس بیٹھنے والون۔ فیاض۔ لایق۔ خندہ پیشانی اور اچھی گفتگو کرنیوالون اور دوست رکھنے والون مذہبی کتابونکا درد کرنیوالونکی پرورش کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حد سے تجاوز نہین کرتا۔ جو ہمیشہ راہ راست کا خواہشمند رہتا ہے۔ جسکی طرز عمل مین متانت ہوا کرتی ہے۔ جو فعل بد سے شرماتا ہے خواہ وہ خاندانی ہو یا غیر خاندانی اُسکو صدہا خاندانی لوگون پر بھی شرف حاصل ہوتا ہے۔ جسطرح گھانس پات سے بھری ہوئی باولی سے حذر کرنا چاہئے۔ اوسیطرح بد خیال بیوقوف سے لایق شخص کو حذر کرنا لازم ہے۔ کیونکہ اوس سے اتحاد کرنا بے سود ہے۔ متکبر۔ بیوقوف۔ غصہ ور۔ جاہل۔ اپنے مذہبی طریقہ کے خلاف عمل کرنیوالون سے لایق شخص کو ہرگز دوستی نہ پیدا کرنی چاہئے۔ احسان مند۔ پابند مذہب

راستباز- بلند حوصلہ - راسخ الاعتقاد - مجرد- اپنے شان کے مطابق طرز عمل رکھنے والے اور ایسے شخص سے دوستی کرنی چاہیئے - جو کڑی سے کڑی مصیبت آنے پر بھی رفاقت کا دم بھرنے سے نہ چوکے - خواہشات نفسانی سے اعضا کو باز رکھنا - کم فہم اور جاہل شخص کو موت سے بھی زاید مشکل گذرتا ہے - خواہشات نفسانی مین اعضا کو دخیل کرنا - بڑے بڑے خدا رسیدہ دیوتاؤن کو بھی اپنے مقام سے علیحدہ کر دینے والی شئے ہے - ذیروح پر رحم - بے تعصبی عفو - استقلال - دوست کی بے وقعتی نکرنا - ان باتون کی نسبت لایق لوگون نے کہا ہے کہ یہ باعث ترقی عمر ہین - ناانصافی کے باعث اگر کسی بات مین خرابی واقع ہو چکی ہو تو اوسکے نسبت خاص طور پر غور کر کے انصاف کے ساتھ اوسکی اصلاح کر لینا یہ منصف مزاجون کا فرض ہے - آئندہ آنے والے مصیبتون کے انسداد سے واقف ہونے والے اور موجودہ حالت سے استقلال کے ساتھ رہائی حاصل کرنے والے اور نیز اوس شخص کے شان و شوکت مین فرق نہین آسکتا جو گذشتہ باتون کے ملال کو نظر انداز کر کے اپنے فرایض منصبی کی انجام دہی مین کوتاہی نکرے - ہر کت زبان - اور نیت سے انسان جس بات کو ادا کرتا ہے وہی بات اوسکو اپنی جانب کھینچ لیجاتی ہے - اسلئے انسان کو لازم ہے کہ جو بات باعث بہبودی ہو اسکو اختیار کرے - اچھے چیزونکا پیدا کرنا - امداد حاصل کرنا - علم کام - راہ راست طریقہ - ہمیشہ شریفون کی صحبت یہ باتین باعث ترقی ہین - ہمیشہ اچھے کام مین مشغول رہنا - یہ دولت نفع - اور بہبودی حاصل کرنیکا اصل اصول ہے اور ہمیشہ اچھے کام مین رہنے والے شخص کو ترقی کے درجہ کو پہونچکر دایمی راحت حاصل ہوتی ہے -

ویدور آگے چلکر بیان کرتا ہے کہ اے دھرت راشٹر جنھین حکومت کرنیکی آرزو ہو اونھین چاہیے کہ ہمیشہ عام طور پر عفو کو اختیار کرین کیونکہ اسکے سوا ترقی اور بہبودی کا کوئی اور ذریعہ نہین ہے - کم زور اپنی کمزوری کے باعث اور زوردار اپنے وسیع الخیالی اور فیاض دلی کے باعث عفو کو اختیار کر سکتے ہین - عفو کرنے یا نکرنے کی صورت مین جسکا نفع

اور نقصان مساوی ہے وہ اگر عفو سے کام لے تو یہہ بات اُسکی بہبودی کا باعث ہوتی ہے۔
جس راحت کا ہم حظ اوٹھانے سے راستی اور دنیاوی فواید مین نقصان عاید ہوتا ہو اوسکا پوری
طرح حظ اوٹھانا چاہیئے۔ نادانون کی طرح بغیر سوچے سمجھے کام نکرنا چاہیئے جو لوگ ہمیشہ
ملول خاطر رہتے ہین۔ جو لوگ بے دین۔ کاہل اور خواہشات نفسانی کے جنگل مین پھنسے
رہتے ہین۔ اور جو لوگ پست ہمت ہوتے ہین اُنکے پاس دولت زیادہ عرصہ تک نہین
ٹھیر سکتی۔ جو شخص راست خیالی سے عمل کرتا ہے۔ اور راست خیالی کے باعث کسی
بڑے کام کے کرنے مین اوسکو شرم دامنگیر ہوتی ہے۔ کمظرف لوگ اوسکو کمزور پست ہمت
سمجھکر اوسکی بے وقعتی کیا کرتے ہین۔ حاصل کلام یہہ کہ بے انتہا مہذب۔ نہایت فیاض
بڑے شجاع۔ بیحد ریاضت کرنیوالے اور بے انتہا لیاقت کا پاس و لحاظ رکھنیوالے کی دولت جانے کو
بہت ہچکچاتی ہے۔ یعنے یہ دولت نہ نہایت لایق شخص کے پاس جانے کی اسکے
دل مین اُمنگ ہوتی ہے اور نہ نالایق اور نااہل شخص سے اسکو نفرت ہوتی ہے مست
بنے ہوئے اندہی گائے بیل کی طرح یہ دولت کیسی اور ہی غیر مستقل مقام مین رہا کرتی
ہے۔ آگ کی پرستش۔ وید مقدس کا ثمرہ ہے۔ شرافت اور نیک چلنی۔ علم حاصل
کرنے اور مطالعہ کا ثمرہ ہے۔ صحبت کا حظ اور اولاد بیوی سے حاصل ہوتی ہے۔ اور
خیرات اور آرام دینے والے چیزون سے جو حظ حاصل ہوتا ہے یہ ثمرہ ہے دولت کا۔ جو لوگ
کہ جگیہ وغیرہ دوسرے نیک کامونکو آخرت مین راحت دینے والی باتین تصور کرکے ناجایز
طریق سے حاصل کی ہوئی دولت کے ذریعہ اوسکو ادا کیا کرتے ہین دنیا سے انکے گذر جانے
کے بعد اوسکا ثمرہ اونکو آخرت مین حاصل نہین ہوتا۔ کیونکہ وہ ناجایز طریق سے دولت کو
حاصل کرتا ہے گھنے جنگل۔ بے انتہا مفلسی۔ بے چینی۔ ہتیارون کا خوف دلیر اور جوانمرد
کو مطلق نہین ہوتا۔ کسی اچھے کام کو کرنا خواہشات نفسانی کو روکنا۔ مستعدی۔ ہوشیاری۔ ہمت
ہوش و حواس۔ غور و خوض کرلینے کے بعد کسی کام کی ابتدا کرنا یہ باتین ترقی پیدا کرنے کے

اصل بنا ہین۔ ریاضت کرنے والون کی ریاضت خدا شناسون کی خدا شناسی ہی قوت ہے
دوسرون کو رنج اور ایذا پہونچانا یہی بدکردارون کی قوت ہے۔ اور عفو ہی لایق لوگون کی
قوت ہے۔ پانی پتہ چڑ۔ میوہ۔ دودھ گھی۔ نیک بزرگون کی خواہش۔ مرشد یا اوستاد کا حکم
اور ادویات ان آٹھون چیزون سے روزہ نہین ٹوٹتا۔ جسکو ہم اپنے لئے پسند نہین کرتے
یہہ ضرور ہے کہ اوسکو ہم دوسرے کے لئے بھی پسند نہ کرین۔ یہ گویا تمام اخلاقی اور جملہ مذہبی
احکام کا اصل اصول ہے۔ نیک طریقہ کے ذریعہ سے دوسرے بہت سے اچھے کام
ہو سکتے ہین۔ غصہ ور کو لازم ہے کہ غصہ کو ہمیشہ قابو مین رکھے۔ نیکیون کے ذریعہ بدون کو
شکست دینا خیرات اور فیاضی کے ذریعہ بخیل پر فتح پانا۔ راستی سے دروغ کو تباہ کرنا چاہیے
مستورات۔ ضرورت سے زاید چالاک۔ کاہل۔ بزدل۔ غصہ ور۔ بلا ضرورت خود ہی پانی پینا
جو احسان فراموش اور آخرت کی سزا سے نہ ڈرنے والے پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیئے جسکی
خمیر مین عجز وانکسار ہو اور جو ہمیشہ بڑے بوڑھون کی صحبت مین رہتا ہو اوسکی عمر مین برکت
نیکنامی۔ کامیابی اور قوت مین ترقی ہوتی ہے۔ بے انتہا رنج اور مصیبت اوٹھا کر مذہبی
احکام سے تجاوز کرکے یا دشمن کے پاس سرنگون ہوکر دولت کے حاصل کرنیکا کبھی قصد
نکر۔ کیونکہ اگر تیرے قسمت مین اوسکا حاصل ہونا لکھا ہے تو وہ ویسے بھی تجھے ملکر رہے
گی۔ بے علم آدمی خراب اور ناکارہ ہے۔ بانجھ عورت سے صحبت بے سود ہے۔ جس رعایا
کی گذر اوقات نہ ہو وہ ملک بیکار ہے جس سلطنت کا کوئی فرمانروا نہو وہ سلطنت ہیچ ہے
جسکا جسم نازک ہو اونہین سفر کے باعث پژمردگی پیدا ہوتی ہے۔ پانی کے بہاؤ سے
پہاڑون کو زوال نصیب ہوتا ہے۔ عورتون کو سیری نہونے سے نقصان پہونچتا ہے
جو باتین چبا چبا کر کی جاتی ہین اُن سے دلکو صدمہ پہونچتا ہے۔ وید مقدس کا مطالعہ نکرنا
اور اوسکا وردہ نہ رکھنا گویا یہ اوسکا زنگ ہے۔ ریاضت نکرنا بزرگون کیلئے ننگ ہے۔
نادان حکمران کی قلمرو دنیا کیلئے عار ہے۔ دروغ گوئی انسانیت کے جوہر کے حق مین مورچہ ہے

اچھی اور نیک عورت کے حق مین خواہشات شہوانی ایسی ہی ہے جیساکہ موتی کی آب کیلئے دہندلا پن۔ چاندی سونیکا میل ہے۔ کتھل چاندی کا میل ہے۔ سیسہ کتھل کا میل ہے اور مٹی سیسہ کا میل ہے۔ راحت دینے والے چیزون سے نیند کو پورا کرنے۔ جو چیز چاہین وہ عورتون کو دیکرا اونھین اپنے بس مین لانے۔ آگ مین کوئلہ ڈالکر آگ کو بجھانے۔ شراب پیکر اوس سے سیری حاصل کرنے کا خیال کبھی دل مین نہ لائین۔ جوکہ مدد اور امداد کے ذریعہ سے دوست کو اپنا بناتا ہے۔ جوکہ جنگ کے موقع پر دشمن کو شکست دیتا ہے۔ جو کھلانے پلانے کے ذریعہ عورت کو قبضہ مین کرتا ہی اوسکی زندگی کار آمد ہے جنکے پاس کثیر دولت ہوتی ہی اوسکی بھی گذر اوقات ہوتی ہی۔ اور جسکے پاس تہوڑی سی دولت ہوتی ہی وہ بھی اپنی زندگی بسر کیا کرتا ہی اس لئے اے دہرت راشٹر تو اب سلطنت کے خواہش کو ترک کر دے۔ کیونکہ ہر حالت مین زندگی بسر کیجا سکتی ہے۔ تمام دنیا کا غلہ۔ دولت۔ جانور اور مستورات یہ تمام چیزین کسی کے خواہشین پورا کرنے کیلئے کافی نھین ہو سکتین۔ ان نکات کو اچھی طرح جاننے والا شخص دنیا کے محبت مین ہرگز گرفتار نھین ہوتا۔ حاصل کلام اے راجہ اپنے اولاد اور پانڈون کا اگر تجھکو ایکسان خیال ہے تو اپنی اولاد اور پانڈون کے ساتھ تو اپنا طریقہ مساوی رکھ اس بارہ مین مین تجھکو پھر لکھکر کہتا ہون۔ لائق لوگ اوسکی عزت و توقیر کرتے ہین جس مین خودی یا حجاب نہو اور جس کام کا کرنا اوسکے امکان مین ہو اوسکے کرنے مین دریغ نہ کرے۔ اور اسطرح جس شخص کے عزت و توقیر ہو اوس شخص کو بہت جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ نیک بزرگ جب کسی پر مہربان ہو جاتے ہین تو وہ اوسکو راحت پہونچاتے ہین۔ جو شخص ناجایز طریق پر ملنے والی کثیر دولت حاصل کرنے سے باز رہتا ہے وہ کہلی چھوڑے ہوئے سانپ کے مانند ہے بے انتہا۔ تکلیف اور مصیبت مین مبتلا نہ ہوکر آرام سے نیند لیتا ہے۔ اپنے قوم کی جھوٹی بڑائی کرنا باوجود اسفل قوم ہونیکے اپنی قومیت اعلی بتلانا کسی کے نسبت حاکم کے پاس غلط بیانیان کر دینا اور استاد یا مرشد کے پاس دروغ گوئی کرنا یہہ ایسے گناہ ہین جو کسی نیک بزرگ کو قتل کرنیکے

مساوی شمار کی گئی ہین ۔ تعصب موت کا باعث ہے ۔ حد سے زاید گفتگو دولت اور عزت کی تباہی کی باعث ہے ۔ اور لاپروائی ۔ عجلت ۔ خودستائی یہ تین چیزین علم کے دشمن ہین ۔ کاہلی خودی ۔ یا مے پینا ۔ فریفتگی ۔ بے صبری ۔ فضول گویون کی صحبت ۔ بے لحاظی ۔ غرور اور ناجائز خواہشات یہ سات باتین طالب علمون کو ہمیشہ خراب کرنے ولے ہین ۔ آرام طلب کو علم اور طالب علم کو آرام حاصل نہین ہوسکتا ۔ اسلئے آسایش پسندونکو علم کی خواہش سے اور طالب علم کو آسایش سے دست بردار ہونا چاہیے ۔ آگ کو کوئلہ سے ۔ دریا کو ندیون سے ملک الموت کو تمام ذیروح کی روح قبض کرنے سے اور عورتون کو عیاش مرد سے سیری نہین ہوتی ۔ اے راجہ جہان اغراض مدنظر ہون وہان جرأت بیکار ہے ۔ موت کے باعث تمام دنیوی شان و شوکت کی ۔ اور غصہ کے باعث دولت کی تباہی ہوتی ہے ۔ جہالت سے نیکنامی کی شہرت مٹجاتی ہے ۔ عدم توجہی کے باعث جانورون کی تباہی ہوتی ہے ۔ صاحبدل بزرگون کے غصہ سے سلطنت تباہ ہو جاتی ہے ۔ منو[۳۲] کا قول ہے کہ جہلی ۔ کانسہ ۔ چاندی ۔ شہد ۔ کسوٹی کا پتھر پرند ۔ تجربہ کار خاندان کے معمر تباہ حال ۔ شریف الخاندان ۔ انکو مکانون مین رکھنا چاہیے جہلی ۔ بیل ۔ چندن ۔ بین باجہ ۔ آئینہ ۔ شہد ۔ گھی ۔ لوہا ۔ تانبے کے برتن ۔ سنکہ جسکا رخ جنوبی ہو ۔ شالگرام[۳۳] ۔ گائے روغن ان اشیاء کو بزرگ دیوتا اور مسکین مسافر وغیرہ کی پرستش کے غرض سے ہمیشہ اپنے مکان مین رکھے ۔ سب مین افضل بے انتہا لایق توصیف اور بہشت کا اعلی درجہ حاصل ہونیکے لایق مین تجھے کچھ کہنا چاہتا ہون ۔ خواہشات شہوانی بہت خوفناک سی خوفناک بات اور اپنی جان عزیز کے لئے بھی راستی اور عمدہ طریقہ کو ترک نہ کرنا چاہیے کیونکہ راستی دایمی ہے اور اسکے مقابلہ مین رنج و راحت بے ثبات ہین ۔ ایسے ہی روح دایمی اور غیر فانی ہے ۔ اور اسکی غرض یعنی کم فہمی بے ثبات ہے ۔ لہذا بے ثبات چیز کو ترک اور ہمیشہ رہنے والی اشیاء کو اختیار کرنا چاہیئے تاکہ سچی مسرت حاصل ہو ۔ چونکہ دنیا کے تمام فایدون مین اطمینان قلب سب سے بڑھکر ہے ۔ دولت اور حشمت سے مالامال ہوچکے ہوئے

دنیا پر حکومت کرنے والے بڑے زبردست اور بہادر فرمانروا سلطنت اور بہت سی راحت بخش چیزونکو یہین چہوڑ چہاڑ کر طعمۂ اجل ہو چکے ہین۔ اے راجہ کیا تو نے دیکھا نہین کہ کسی کا جب لاڈلا اور ناز و نعم پرورده لڑکا مرجاتا ہے تو اوسکے والدین اور عزیز و اقارب تہوڑی دیر کے لئے تو بہت گریہ و شور کرتے ہین مگر بالآخر اُسکی لاش کو مرگہٹ پر لیجا کر مثل ایندہن کے پہونک دیتے ہین جو شخص جان عزیز عزت و آبرو اور آخرت کی سزا و جزا کا خیال نکر کے دولت جمع کر رہا ہے۔ اوسکے مرنیکے بعد اوس دولت کا خط کوئی اور ہی شخص اوٹھاتا ہے۔ آگ مٹی اور پرند انسان کے جسم کو کہا جاتے ہین نیکی اور بدی سے بندہی ہوئی یہ روح ان دونو کے ساتھ عالم ارواح مین جایا کرتی ہے۔ اے دہرت راشٹر کسی درخت کے پہل اور پہول کا موسم بہار ختم ہو چکنے کے بعد جسطرح پرند اُسکو چہوڑ کر چل دیتے ہین اوسیطرح انسان کے مرنیکے بعد اوسکے ہم قوم عزیز و اقارب زن و فرزند اوسکے بیجان جسم کو آگ یا مٹی کے حوالہ کر کے اپنے گہر واپس چلے آتے ہین۔ اوسکے ساتھ صرف اوسکے اعمال جاتے ہین۔ اسلئے انسان کو لازم ہے کہ حتی الامکان نیکی کو ہی فراہم کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ انسان دنیا سے رخصت ہونیکے بعد اپنے بُرے اعمال کی پاداش کے لحاظ سے نہایت خوفناک اور تیرہ و تار مقام مین رکہا جاتا ہے۔ اے راجہ لہذا تجہکو چاہیئے کہ از راہ عاقبت اندیشی ایسا عمل کرے کہ اس قسم کی سزا تجہے بھگتنی نصیب نہ ہو۔ میرے ان تمام باتون کو سُنکر اگر تو نیک عمل کریگا تو دنیا مین تیری بے انتہا نیکنامی ہوگی اور آخرت مین تجہکو کسی قسم کا خوف نہ ہوگا۔

اے بھرت خاندان کے چراغ دہرت راشٹر۔ روح ایک دریا ہے اور راستی گویا ایک تیرتھ گاہ ہے جو اس دریا کے کنارہ واقع ہے اور اسکا سرچشمہ پرمیشور ہے۔ استقلال ہی اسکا کنارہ ہے۔ اور رحم گویا اسکی موج ہے۔ اسلئے اسمین نہانے سے انسان کو پاکی اور طہارت حاصل ہوتی ہے۔ ہر چیز کو ہمیشہ ہیچ سمجہنا ہی ثواب ہے۔ جس دریا کے مگرمچھ خواہشات نفسانی اور غصہ اور جسکا پانی حواس خمسہ ہے وہ دنیا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اس دریا کو لیاقت

معلومات کی کشتی کام مین لاکر پار اترے - وہ لوگ ہرگز پریشان نہین ہونے پاتے جو کبھی
کام کو کرنے سے قبل اسکا حسن قبح معلوم کر لیتے ہین یا جو نیک کردار - تجربہ کار - عالم - معمر اور اپنے
دوست و عزیز سے مشورہ لینے کے بغیر کوئی کام نہین کرتے - خواہشات شہوانی اور کھانے پینے
کے چیزون سے روک تھام کے نسبت دلی استقلال کے ساتھہ اوسکا انتظام کرنا چاہیئے -
بصارت کے ذریعہ ہاتھہ پیر مین پیدا ہونے ولے برے حرکات کو قابو مین رکھنا چاہیئے
بصارت اور سماعت کے باعث جو برے خیالات دل مین پیدا ہون اونکو قابو مین رکھنا
چاہیئے - دل اور زبان سے سرزد ہونے والے ناجایز حرکات کی روک تھام کرنا چاہیئے -
وقت مقررہ پر سنان کر کے مذہبی احکامات بجا لانیوالا اور ہمیشہ زنار رکھنے والا ہمیشہ مذہبی کتابونکا
مطالعہ کرنے والا - ہر کسہ دار کے ہان کھانا نہ کھانے والا نہ کسی قسم کی خیرات لینے والا -
راستبازی کو اختیار کرنے والا اپنے اوستاد یا مرشد کیلئے مشقت کرنے والا شخص ہمیشہ
اعلیٰ ترین مقام پر رہتا ہے - وید مقدس کا پڑھنا - آگ کی پرستش اور جگہ کرنا - رعایا کے
پرورشی کا خیال رکھنا ان کامون کو بجا لاکر نیک لوگون اور بزرگون اور برہمنون کی حفاظت
کے کوشش مین ہتیار سے مارا جانے والا - یا انکہ جنگ مین کام آیا ہوا چھتری بہشت
مین داخل ہوتا ہے - وید مقدس کے پڑہنے سے اور اچھے موقع پر برہمن چھتری اور ہمسایہ
کو حصہ رسد دولت تقسیم کرنے اور تین قسم کے جگیہ کے متبرک دھوان سونگنے سے چھتری
دنیا کو چھوڑ جانے کے بعد بہشت مین داخل ہوتا ہے - دل مین کسی قسم کا شک وشبہ نہ رکھکر
(برہمن ، نیک بزرگ - چھتری اور دیش) تجار ان تینون کی خدمت بجا لانے والا شودر
(اگر وہ خوش ہو جائین تو) تمام گناہون سے نجات پاکر بہشت پاتا ہے - ان چار اقوام کی
فرایض کو جو مین نے تجھسے بیان کیا ہے اس سے میری غایت کیا ہے اسکو تو سمجھ کے
اے راجہ پانڈو کے بیٹے جو دہشٹر وغیرہ چھتری کے فرایض ادا کرنے سے محروم کئے جاتے
ہین - اسلئے تو اونھین تخت نشین کر -

دھرت راشٹر - اے ودیدور تو جو نصیحتین ہمیشہ کیا کرتا ہے وہ بالکل صحیح اور درست ہین اور تیرے بیان کے مطابق عمل کرنے کیلئے میرے دل مین خیال بھی پیدا ہوتا ہے - مگر پانڈوون کے نسبت جا بجا خیال میرے دلمین ہمیشہ پیدا ہوتے ہین وہ دریودھن سے ملاقات کرنے کے ساتھ ہی دل سے نکل جاتے ہین - حاصل کلام یہ کہ کسی ذیروح کو اپنے نوشتۂ تقدیر کے خلاف عمل کرنا ممکن نہین - مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ مقدر یہی مقدم ہے اور اوسکے مقابل تدبیر بے سود ہے ۔

دوہا

ہونہار ہردے بسے بسر جائے سب سُدھ
جیسی واکی ہوت ہے ویسی واکی بدھ

ضمیمہ

۱ شوکر یا شوکراچاری - بھرگومن کا لڑکا تھا - اور بالی اور دوسرے تمام دیوتاؤن کا پروہیت (یعنے مذہبی رسومات کا ادا کرانے والا) تھا بھر کے نام سے اُسکو بھارگو یا بھرگو بھی کہتے ہین - اسکے بیوی کا نام شوشو مایا شت پروا تھا - شوکر کے نام سے ایک سیارہ بھی موجود ہے جسکو زحل کہتے ہین - اس نے ایک دھرم شاستر گرنتھ بھی تصنیف کیا ہے - (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہند وکلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۸۵)

۲ ویدور - ویاس جی کے صلب اور راجہ وچترویریہ کی شودرنی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوا تھا - چونکہ یہہ بڑا ہی گیانی تھا - اسلئے پانڈون کا مشیر ہوگیا تھا - جنگ مہابھارت کے بعد کورون کے مرنے پر دھرت راشٹر کو گیان سنایا کرتا تھا اور اُسی کے ہمراہ جنگل کو بھی چلا گیا تھا - اور وہین انتقال کیا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہند وکلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۶۹)

۳ چانا کئے - یہ قوم کا برہمن اور وزیر کا لڑکا تھا - اسی نے خاندان نند کے اخیر راجہ کو قتل کرا کے اوسکی جگہ راجہ چندر گوپت کو سریر آرائے سلطنت کیا تھا - اپنے زمانہ کا بڑا مدبر تھا - آئین سلطنت کے متعلق اسکی دو کتابین وردہ چانا کئے اور لگھو چانا کئے عام پسند ہین اسکا زمانہ اب سے ۲۳۰۰ سال قبل تھا - اگرچہ اسکے متعلق انگریزی اور دیسی مورخین کی رائین مختلف ہین

۵۴ دہرت راشٹر - ویچتر ویریہ کی بیوی مسماۃ امبیکا کے بطن اور ویاس جی کے صلب سے مادر زاد اندھا پیدا ہوا تھا۔ اور راجہ دہراج ویچتر ویریہ کے بعد تخت نشین ہوا تھا۔ اسکے عہد کے بہت سے واقعات ہین جن مین جنگ مہابھارت کا واقعہ بھی شامل ہے۔ آخر کار اس نے جنگل کو آگ لگا دی تہی۔ جسمین خود بھی معہ اپنے بیوی گاندہاری کے جلکر مرگیا۔ (تفصیلی واقعات ملاحظہ ہون ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۲۷)

۵۵ پنڈو - راجہ ویچتر ویریہ کی بیوہ مسماۃ انبالیکا کے بطن اور ویاس جی کے صلب سے تولد پایا تھا۔ چونکہ اُس کا تمام بدن زردی مایل تھا اسلئے اسکو پنڈو کے نام سے موسوم کیا گیا تھا۔ ایک رشی کی بددعا کے باعث یہہ بہت ہی مخوف ہوگیا تھا۔ یہان تک کہ ایک جنگل مین گوشہ نشین ہونے پر مجبور ہوا تھا۔ اور وہین اس نے انتقال بھی کیا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۳)

۵۶ دریودھن - راجہ دہرت راشٹر کا سب سے بڑا بیٹا رؤین تن تھا۔ جو جنگ مہابھارت مین مارا گیا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۲۰)

۵۷ دہرم راج - اسی کو راجہ جودہشٹر بھی کہتے ہین۔ یہ قوم کا چھتری تھا یہ اپنے پانچون پانڈو بھائیون مین سب سے بڑا تھا۔ طبیعت کا بڑا اچھا تھا۔ چندربنسی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ اسکا زمانہ اب سے پانچہزار سال قبل تھا اسکا دارالحکومت شہر دہلی تھا۔ اسکے مفصل حالات مہابھارت مین درج ہین۔

۵۸ مہاراجہ کرشن جی - یہ یدو خاندان سے راجہ یدو ولد راجہ ییاتی کے اولاد مین سے تہے۔ انکے والد کا نام وسودیو تھا۔ جسکے آخر کے سری کرشن جی آٹھوین لڑکے تہے یہ ششوپال وغیرہ بدون کو قتل کرکے خدا رسیدہ ساد ہون اور نیکون کی حفاظت کی غرض سے وشنو جی کے جز سے پیدا ہوئے تہے منجملہ دس اوتارون کے یہ بھی ایک آٹھوین اوتار شمار کئے جاتے ہین۔ (تفصیلی واقعات ملاحظہ ہون بھارت ورشیہ پراچین کوش صفحہ ۱۶۰)

ف۹ اوپ پلوے - یہ مقام راجہ ویراٹ کے دارالسلطنت کے قریب تھا - اور موجودہ شہر ویراٹ ایک گول گھاٹی مین واقع ہے جسکے گرد سرخ پہاڑیان ہین - مقام مذکور شہر دہلی سے ایک سو پانچ میل بجانب جنوب اور جیپور سے بجانب شمال اکتالیس میل واقع ہے - اس گھاٹی کا راستہ بجانب شمال و مغرب ایک چھوٹی ندی کے کنارے کنارے ہوکر گیا ہے - اور اسی راستہ سے اس رقبہ کا پانی بہی گذرتا ہے - یہی چشمہ یان گنگا کا منبع اعظم ہے (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات مہابہارت مولفہ بابو سکہ دیال سنگہ صاحب شوق - نوٹ صفحہ ۹۰)

ف۱۰ راجہ دروپد - راجہ پرشت کا بیٹا تھا - اسکے دو نام تھے - ایک دروپد والئی پنچال اور دوسرا یجن سین - یہ پانڈون اور کورون کے اوستاد اور درونا چارے کا ہم مکتب تہا - یہ اخیر مین جنگ مہابھارت مین درونا چارے کے ہاتھ سے مارا گیا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۱۳)

ف۱۱ پروہیت - قوم برہمن مین اوسکو کہتے ہین جو ویدک (مذہبی احکام سے کامل طور پر واقفکار ہوکر گرہست (دنیادار) برہمن کے گہر پشت ہا پشت سے اسکے خاندان مین مذہبی رسومات ادا کرتا ہو - اونھین اوس خاندان کا گرو (یعنی مرشد) ہونیکا اعزاز حاصل ہوتا ہے -

ف۱۲ سینجے - اسکے والد کا نام گولگنی تہا - سینجے اگرچہ راجہ دہرت راشٹر کا رتھ بان تھا لیکن ساتھ ہی اسکے اس کا مشیر اور صلاح کار بھی تھا - اور اکثر و بیشتر پند و نصایح بھی کیا کرتا تھا - سینجے بڑا ہی بے لوث اور راست باز شخص تھا - یہ بیاس جی کے بروان کے طفیل کے باعث گہر ہی مین بیٹھا ہوا بتائید غیبی جنگ مہابھارت کے حالات سے مطلع ہوتا تھا اور ان سے راجہ دہرت راشٹر کو بھی مطلع کرتا رہتا تھا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات مہابھارت ورون پرواد ہیاسے (۸٦)

ف۱۳ ملاحظہ ہو نمبر ۷ -

ف۱۴ اجات شترو - مہابھارت مین جودہشٹر کے نام کے ساتھ یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا -

ف۱۵ شکونی - گاندہار دیس (علاقہ قندہار) کا فرمان روا اور راجہ سوبل کا بیٹا گاندہاری کا

بھائی تہا اور راجہ دہرت راشٹر کا سالا - اور کوروں کا ماموں تہا - یہ قمار بازی میں بڑے درجہ کا ماہر اور ہوشیار اور دہوکہ باز تہا - چنانچہ اس نے بذریعہ قمار بازی پانڈون کی تمام دولت حاصل کر لی تھی - جسکے باعث پانڈونکو بدرجہ مجبوری و مفلسی بن باس ہونا پڑا تھا -

شکونی نے مہابہارت کے جنگ میں دریودہن کی بہت طرفداری اور تائید کی تہی جس کا یہ حشر ہوا کہ وہ سہدیو کے ہاتھہ سے مارا گیا -

۱۶ھ کرن پرتہا یا کونتی کا بیٹا تہا - جو قبل از شادی کونتی کے بطن سے اور سورج کے ذریعہ سے پیدا ہوا تہا - یعنی یہ کہ (کرن قبل اپنی ماں کی شادی کے پیدا ہوا تہا) اس نے فن سپاہ گری میں درونا چارے سے تعلیم پائی تہی - جنگ مہابہارت میں اس کی اور ارجون کی مٹہبیڑ ہوئی - اور قریب تہا کہ کرن پرتہا یا ارجون کو شکست دیتا مگر ایسا اتفاق ہوا کہ خود ہی شکست کہا گیا اور بالاخر ارجون کے ہاتہہ سے مارا گیا (ملاحظہ ہوں تفصیلی واقعات ہند و کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۲۱۶ -

۱۷ھ دوشاسن راجہ دہرت راشٹر کے منجملہ ایک سَو لڑکوں کے یہ بھی ایک لڑکا تہا - جو جنگ مہابہارت کے سولہویں دن بہیم سین کے ہاتہہ سے مارا گیا - (ملاحظہ ہوں تفصیلی واقعات بہارت درشئے پراچین اتہاسک کوش صفحہ ۲۷۱ -

۱۸ھ اندر - آسمان - ہوا - بادل - سورگ (یعنی بہشت اور البسرا (پریان) ، مالک ہے - ویدمقدس میں تمام دیوتاؤن پر اسکو بڑی ہی فوقیت اور بزرگی دی گئی ہے اور اس میں اسکا بہت بڑا درجہ اور مرتبہ لکہا گیا ہے (ملاحظہ ہوں تفصیلی واقعات ہند و کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۲۴ -

۱۹ھ برہسپتی - انگرا رِشی - کے آٹہ بیٹون کا بہ ہئیت مجموعی ایک بیٹا تہا - یہ دیوتاؤن کا پروہیت ہونیکے علاوہ ان کے حضور میں آدمیون کے متعلق سعی و سفارش بہی کیا کرتا تہا -

برہسپتی کی بیوی کا نام تارا تہا اسکی نسبت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ جبکہ چاند اسکو اٹہا لے گیا تہا تو اسکی مفارقت کی وجہ سے تمام دیوتاؤن میں ایک جنگ عظیم واقع ہو گئی تہی مگر اسکے کچہہ عرصہ کے بعد تارا پہر آموجود ہو گئی بعدہٗ اسکے ایک لڑکا بہی پیدا ہوا - اور اسکے نسبت سوم یعنی

دچاند) اور برہسپت ان دونون نے دعوی کیا۔ بالآخر سوم نے صاف طور پر یہ کہدیا کہ یہ لڑکا میرا لڑکا ہے اور یہی وجہ تھی کہ اس لڑکے کا نام بودہ رکھا گیا تھا۔

برہسپتی کے نام کا ایک سیارہ بھی ہے جسکو فارسی مین عطارد کہتے ہین۔ برہسپتی کی معنی قادر الکلام کی ہین (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہند و کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۵۱۔

ف۲۰ جگیہ۔ اسکے کئی اقسام ہین۔ اس مین آگ کی پرستش ہوکر برہمنون اور غربا وغیرہ کو کہانا کہلایا جاتا ہے۔ اور اقسام اقسام کی چیزین بطور خیرات دیجاتی ہین۔

ف۲۱ سوومنوا۔ انگزا رشی کے لڑکون مین سے ایک لڑکے کا نام ہے۔

ف۲۲ دریودہن کی ایک طرز تحریر سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ انسان خواہ کتنا ہی غریب اور کتنا ہی مفلس کیون نہو۔ تاہم وہ بگہار وغیرہ کیلئے تیل ضرور بہم پہنچا لیگا۔ لیکن حالات موجودہ کے لحاظ سے اسکا یہ بیان صحیح نہین معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز بغیر قیمت کے مل ہی نہین سکتی۔ تو ایسی حالت مین بہلا کوئی مفلس کہ جسکے پاس بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک پہوٹی کوڑی بھی موجود نہین رہا کرتی بگہار وغیرہ کے لئے تیل کیونکر بہم پہونچا سکتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اسکی درخواست پر کوئی شخص اللہ کچہہ دیدے جس سے وہ اپنی ضرورت پوری کرسکے۔ لیکن فی نفسہ اسکی مالی حالت تو مقتضی اس کی نہین ہوتی کہ وہ اپنی جیب سے تیل وغیرہ خرید سکے۔ البتہ جن لوگون کے پاس بگہار وغیرہ کیلئے حسب ضرورت یا اس سے زیادہ تیل موجود رہتا ہے ان کی نسبت یہہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ متوسط درجہ کے خوش حال و خوش باش ہین۔

ف۲۳ کیشنی۔ یہ ایک راجہ کی لڑکی تہی۔ اور اسکی والدہ کی کیا کا نام بہی یہی کیشنی نام تہا۔

ف۲۴ ویروچن۔ یہ پرلادہ کا لڑکا اور راجہ بلی کا باپ تھا۔ (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات بھارت درشے پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۵۴۶۔

ف۲۵ کشتپ۔ اسکے والد کا نام مریچ رشی تھا۔ اور دادا کا برہمہ جی (ملاحظہ ہون تفصیلی

واقعات بہارت ورشئے پراچین کوش صفحہ ۱۲۳ -

۲۶ پرلادہ - ہرنیے کشپ کا چوتھا لڑکا اور راجہ بلی کا باپ تھا - یہ پرمیشور کا بہت بڑا بھگت تہا - چنانچہ اسکی یہ کیفیت تہی کہ ابھی اپنی مان کے بطن ہی مین موجود تھا اور تولد نہین پایا تہا کہ اسی حالت مین پرمیشور کی بہگتی کرنے لگا تہا اور اس امر سے پرلادہ کا باپ کشیپ بالکل لاعلم تہا - وشنوجی کا بہگت ہونیکے ساتہہ ہی یہ بات اسکے باپ پر روشن ہوگئی تہی جس سے اسکو سخت ناگوار گذرا تہا - یہانتک کہ اس نے پرلادہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے تلوار کہینچ لی تہی لیکن یہ عجب بات تہی کہ اس نازک حالت مین پرلادہ کا فوراً نارآین کو یاد کرنا اور اُس سے مدد مانگنا ہی تہا کہ بحکم پرمیشور نرسنگہ جی ستون سے ظاہر ہوگئے اور اسطرح ہرنیے کشیپ کو قتل کرکے اس سے پرلادہ کی جان بچانے کے باعث ہوئے تہے (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۸۵)

۲۷ انگراہنی - یہ برہمہ جی کے حکم سے پیدا ہوئے تہے - انہین دار وی انگراہی کہتے ہین - انکے آٹھہ لڑکے تہے جن کے منجملہ سودہنوا بہی ایک لڑکا تہا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات بہارت ورشئے پراچین اتھاسیک کوش صفحہ ۷ -

۲۸ کونڈ - اس لڑکے کو کہتے ہین جو اپنے حقیقی باپ کے نطفہ سے نہ پیدا ہوا ہو - یعنی یہ کہ اسکی مان نے باوجود اپنے خاوند کے موجود ہونیکے کسی غیر شخص سے بچہ پیدا کرلیا ہو - اسطرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے انتقال کے بعد کسی شخص سے بدفعلی کرائے اور اسکے تخم سے کوئی لڑکا پیدا ہوجائے تو اسکو گولک کہتے ہین -

واضح ہو کہ کونڈ اور گولک کے ہان جو کہانا کہاتا ہے وہ کونڈ اشنے کہلاتا ہے -

۲۹ جمراج - اسکو یمراج بہی کہتے ہین مُردون کا دیوتا (ملک الموت) کا نام ہے (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۳۰۱)

۳۰ اترے مونی - یہ مونی مہارشی کہلایا اور زمانہ قدیم مین پرجاپتیون مین شمار کیا گیا تہا - یہ برہمہ جی کے مل سے پیدا ہوا تہا اور نیز یہ منجملہ ان سات رشیون کے تہا جو زمانہ سلف

مین موتیون سے گتہے ہین جو گذرے ہین چونکہ اس کا شمار سپت رشیون مین کیا گیا تھا اسنے اسکے نام کا ایک سیارہ آسمان پر موجود ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ رشی رگ وید کے سوتر پانچوین منڈل کے مصنف بہی تہے۔

٣١ سادہیہ۔ ادنی درجہ کے دیوتاؤن کا گروہ تھا اور دیوتاؤن کے پاس ہی مقیم رہا کرتا تہا۔ انکی تعداد بعض پرانون مین ١٢ بعض مین ١٧ بتلائی گئی ہے۔ دہرم کے بیٹی سادھیکے بطن سے انکو ظاہر کیا گیا تھا۔ اور سادھیا دکش کی بیٹی تہی (ملاحظہ ہون ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ٢٧٤)

٣٢ درو پدی۔ راجہ درو پد والئے پانچال (علاقہ پنجاب لاہور وغیرہ) کی لڑکی تہی اور پنڈو کے پانچ پانڈو شہزادون کی رانی۔ یہ بڑی ہی باعصمہ لڑکی تہی۔ پانڈون کے ساتھہ یہ بہی بجانب بیکونٹ (بہشت) راہی ہوگئی۔ ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات بھارت درشنی پراچین اتہاسک کوش صفحہ ٢٨٠ و ہندو کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ١١٥)

٣٣ منوجی۔ اس نام کے کئی ہو گذرے ہین۔ انمین منوجی کا زمانہ ایک ہزار سال قبل از مسیح ہے۔ ہندون کے کل قوانین اسنے ہی بنائے ہین۔ ہندون کے مذہبی مقدمات کا فیصلہ اسی کے قانون سے ہوتا ہے اسکی تصنیف کی ہوئی منوسمرتی مشہور ہے۔

٣٤ بہیشم۔ راجہ شانتنو والئے ہستناپور (دہلی) کا فرزند اکبر تھا۔ اور گنگا کے بطن سے پیدا ہوا تہا۔ چونکہ اسکی پیدائش دریا سے ظہور مین آئی تہی۔ اس لئے اسکا نام شانتنو اور گانگی اور ندیسج رکہا گیا تھا۔ جنگ مہابہارت مین ارجن کے تیرون سے بہیشم کا تمام بدن چھلنی ہوگیا تھا۔ جسکے باعث وہ ٥٨ یوم کی علالت کے بعد فوت ہوگیا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات بہارت درشنی پراچین کوش صفحہ ٤٠٦)

٣٥ درون یا درونا چارے۔ بہاردواج کا بیٹا تھا۔ اسکی ولادت چونکہ ڈونے مین واقع ہوئی تہی اسلئے اس کا یہ نام رکہا گیا تہا۔ بہیشم کی سوتیلی ہمشیر اسکے ساتھہ منسوب تھی۔

جسکے بطن سے ایک لڑکا مسمی اشوتہاما پیدا ہوا تھا۔ یہ لڑکا پانڈون کا اوستادیا اچارے تھا جنکو فن سپاہ گری مین تعلیم دیا کرتا تھا۔ یہ جنگ مہابہارت مین کورون کا بڑا ہی طرفدار اور خیر خواہ رہا تہا جس کا نتیجہ یہ ہوا تہا کہ بہشیم کے مارے جانے کے بعد کورون کے افواج کا سپاہ سالار مقرر ہو گیا تہا۔

جنگ مہابہارت کا ذکر ہے کہ اثنار جنگ مین دہرت راشٹر نے درون سے یہ بات خلاف واقعہ بیان کی تہی کہ "تیرا بیٹا مارا گیا" درون اس خبر وحشت اثر کے سننے کے ساتھ ہی گہبرا گیا اور اسطرح لڑائی سے ہست ہار کر اپنے ہتیار رکھہ دینے پر مجبور ہو گیا۔ دشمن کو تو ایسا موقع ہاتہہ آنے کا ارمان تھا فوراً اسکا سر کاٹ ڈالا گیا۔

درون کا دوسرا نام کوٹ جا بہی تہا (ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات ہند و کلاسیکل ڈکشنری صفحہ ۱۱۹)

۵۳ راجہ بلی۔ ویروچن کا لڑکا اور پرلادہ کا پوتا اور ہرنے کشپ کا پڑپوتا تھا راجہ بلی نے شوکر کی ہدایت کے بموجب سو اشومیدہ جگیہ کرنیکا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ ۹۹ جگہ کر بہی چکا تھا اور صرف ایک ہی باقی رہ گیا تھا۔ جبکا یہ اثر ہوا تہا کہ راجہ بلی روز افزون مستحق ثواب ہوتا جاتا تہا۔ گر دیوتاؤن سے دیکہا نہین گیا۔ اور ان کو اسکی نسبت بیحد حسد بلکہ خوف بہی پیدا ہو گیا تہا۔ الغرض ادہر راجہ بلی تو سو جگیہ کے تکملہ کیلئے باقی ماندہ جگیہ کو بمقام پریاگ (الہ آباد) پورا کرنے کے جانب راغب ہونا چاہتا ہی تہا کہ ادہر وشنو جی ادتی شخص کے بطن سے پیدا ہو کر راجہ بلی کے پاس آموجود ہو گئے اور اس سے تین قدم زمین کی درخواست کرنے لگے جسکو راجہ نے منظور کر لیا۔ پس اسطرح پر وامن جی نے اپنا بڑا روپ بدلکر اور دو قدم آگے بڑہا کر ایک قدم سے یہ دنیا اور دوسرے قدم سے سورگ لے لیا اور تیسرے قدم کے متعلق راجہ سے استفسار کیا جسپر راجہ نے یہ کہا کہ میرے سینہ پر پیر رکھہ دے جبہ وامن جی نے اسکے سینہ پر پیر رکھ دیا جس کا انجام یہ ہوا کہ راجہ بلی کو پاتال مین پہنچا دیا گیا اور وامن جی نے

بر دان دیا کہ یہہ جوگ ختم ہونے تک وہین قیام کیا جائے۔ ملاحظہ ہون تفصیلی واقعات بہرت درشیہ پراچین اتہاسیک کوش صفحہ ۳۷۰)

۹۳۷ شنکر آچارے۔ ملاحظہ ہو نمبر (۱)

۹۳۸ شالگرام۔ یہہ وشنو دیوتا کا نام ہے۔ شالگرام کے اقسام بہت ہین۔ جو قدرتی طور پر بغیر کسی شکل کے گول سنگ سیاہ گنڈکی ندی مین جسکا آغاز کوہ ہمالیہ سے ہے) دستیاب ہوتے ہین برہمنون مین خاص کر وشنو گروہ اسکی زیادہ پرستش کرتے ہین۔

تقاریظ

تفریح الحیات امیرانہ و غریبانہ زندگی اور چکرورتی راجہ اشوک کے جیون چرتر کے متعلق ملک کے نامی گرامی اخبارات اور رسالجات نے جو رائین ظاہر کی ہین ان کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان کتابون کے نسبت ان کے مطالعہ کرنے سے پہلے یہ معلوم ہو سکے کہ یہہ کس قسم کی ہین۔

مخفی نرہے کہ ریاست بڑودہ کے شعبۂ علمیہ نے ان کتابون کی متعدد جلدین خرید فرما کر علمی طور پر ان کے متعلق اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔

رائے متعلقہ تفریح الحیات

اخبارات

(۱) مشیر دکن۔ حیدرآباد دکن۔ مطبوعہ ۴ رجون سنہ ۱۸۹۶ء جلد ۱۱ نمبر ۲۱۔

ہمارے مطبع مین ایک نئی کتاب تفریح الحیات بغرض ریویو وصول ہوئی ہے۔ یہ کتاب اخلاقی فلسفہ مین سر جان لباک ممبر پارلیمنٹ کی پلیزرس آف لائف کی طرز پر لکھی گئی ہے۔ اور تمام مضامین اسی کتاب کے اسمین درج کیے گئے ہین۔ اس کے مؤلف ہمارے ملک کے ایک لائق ماتک راؤ وٹھل راؤ ہین۔ باوجود اسکے کہ ان کی مادری زبان اردو نہین ہے۔ لیکن پھر بھی انہون نے اس کتاب کو سلیس اور فصیح اردو مین مرتب کیا ہے وہ ہر طرح سے قابل داد ہے۔ اس کتاب کو مؤلف نے دو حصون پر تقسیم کیا ہے۔ پہلا حصہ جو

زیر ریویو ہے ابھی وہی شایع ہوا ہے اور دوسرے حصہ کے شایع کرنیکا وعدہ کیا گیا ہے اس پہلے حصہ مین دس۱۰ باب ہین اور ان مین مندرجہ ذیل مضامین سے بحث کی گئی ہے۔ باب اوّل خوشی و مسرت۔ باب دوم۔ فرض منصبی ادا کرنے کی مسرت۔ باب سوم۔ کتابون کی قدر و منزلت۔ باب چہارم۔ کتابون کا انتخاب۔ باب پنجم۔ عمدہ دوستون کی صحبت۔ باب ششم وقت کی قدر و منزلت۔ باب ہفتم۔ سفر کی خوبیان۔ باب ہشتم۔ وطن کی خوبیان۔ باب نہم علوم حکمت۔ باب دہم۔ تعلیم۔

الغرض یہہ کتاب کیا بلحاظ مضامین اور کیا بلحاظ پاکیزگی زبان اس قابل ہے کہ اسکو بالالتزام مطالعہ مین رکھا جائے۔

۲
جریدۂ روزگار۔ مدراس۔ مطبوعہ ۱۹ سپٹمبر ۱۸۹۶ء جلد ۲۲ نمبر ۳۸۔

تفریح الحیات جسکے نام ہی سے اوسکا موضوع معلوم ہوتا ہے یعنے آرام و آسایش زندگی انسانی کے ایسے چند مطالب جسپر عمل کرنیوالا دلکو خوش اور محظوظ رکھے۔

تفریح الحیات ایک ایسا معجون مفرح القلوب ہے جسکو استعمال کرنیوالا روح حیوانی کو بڑہائے اور نفس ناطقہ کو وجد مین لائے خوشحال اور فارغ البال رہے۔

تفریح الحیات مین ۱۱۰ حکمائے مشاہیر علمائے ریاسین اولیائے کرام۔ انبیائے عظام کے اقوال اور وہ اقوال جو جان اقاویل ہین۔ درج کئے گئے ہین۔

تفریح الحیات کا درجہ باب اختصار مین مثنوی گلزار نسیم کا ہے فرق اتنا ہے وہ نظم ہے یہہ نثر زبان شستہ مضمون آراستہ۔ ہم مصنف کو اس کتاب کی تصنیف پر مبارکباد ادا کرتے ہین۔ اور حصۂ دوم کے منتظر ہین۔

۳
آزاد۔ لکھنؤ۔ مطبوعہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء جلد ۱۲ نمبر ۴۳

تفریح الحیات۔ یہ کتاب فلسفہ اخلاقی مین سر جان لباک کی تصنیفات کی مدد سے مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب نے تالیف کی ہے۔ اسمین خوشی و مسرت۔ کتابون کی قدر۔ اونکی

انتخاب۔ عمدہ دوستون کی نصیحت۔ وقت کی قدر ومنزلت۔ سفر اور وطن کی خوبیان۔ علوم حکمت تعلیم وغیرہ کے مضامین کو سادہ طرز بیان کے ساتھہ اچھی طرح بیان کیا ہے۔ اگرچہ اس سے زیادہ خوبی کے ساتھہ ایسے مباحث فارسی عربی کی اخلاقی تصنیفات مین موجود ہین۔ مگر آجکل کے اُردو لٹریچر مین ایسی کتاب مغتنمات سے سمجھنا چاہئے

اخبار ملک و ملت۔ حیدر آباد دکن۔ مطبوعہ۔ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء جلد ۱ نمبر ۴۱

تفریح الحیات نام کتاب جو بغرض ریویو ہمارے روبرو ہے ایک ذی علم پنڈت مانک راؤ وٹھل راؤ کی تالیف سے ہے۔ اسکا چھاپہ صاف اور خوشخط اُردو اچھی سلیس ہے۔ جسکی امید ہمکو حیدر آبادی طبیعتون سے بہت کم تھی واقعی مولف نے اس کتاب کو اقوال حکماے سلف سے منتخب کیا ہے اور اوسکے تمام حصے مفید ہین۔ ہر شخص کو اس کتاب کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے مضامین کی تقسیم کے اصول اچھے ہین۔

نظارۂ عالم۔ حیدر آباد دکن۔ مطبوعہ ۲ر جنوری ۱۸۹۷ء جلد ۱ نمبر ۴۔

یہہ کتاب اخلاق مین ایک نہایت عمدہ اور فایدہ بخش ہے جسے ہمارے دوست پنڈت مانک راؤ صاحب نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے تالیف کیا ہے انہون نے اخلاقی اور فلسفیانہ مضامین پر اسطرح بحث کی ہے۔ جیسے سر جان لباک ممبر اف پارلیمنٹ نے اپنی کتاب پلیثرس آف لائف مین بحث کی۔ اسکی اردو فصیح سلیس اور با محاورہ ہے۔ یہ کتاب حکماے اور فلاسفرون کے اقوال کا مجموعہ ہے جو آدمی کے لئے مفید نصیحتین اور انسان کے لئے گولڈن رولز ہین۔ آخر مین سر جان لباک ممبر پارلیمنٹ و مصنف پلیثرس آف لائف کے مختصر حالات زندگی قلمبند کئے گئے ہین اور اوسکے بعد ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ حکما اور فلاسفرون کے حالات زندگی (جنکے اقوال اس کتاب مین درج ہین) بطور ضمیمہ کے لکھے گئے ہین۔

اخبار عام۔ لاہور۔ مطبوعہ ۵ جنوری ۱۸۹۷ء جلد ۲۷ نمبر ۴

انگریزی زبان مین سر جان لباک کی کتاب "پلیثرس آف لایف" اسی مضمون کی ایک مشہور و مستند کتاب

ہے۔ اسی کتاب کے چند مضامین کو اپنے پیرائے مین لاکر حیدر آباد دکن کے مسٹر مانک راؤ وٹھل راؤ نی
ایک کتاب بنام تفریح الحیات شایع کی ہے اور اسکو اپنے آقا محمد حفیظ الدین خان صاحب شمس الملک
کے نام سے منسوب کیا ہے۔ اردو دانون کیلئے ہماری رائے مین۔ یہ ضرور مفید و دلچسپ ثابت ہو گی
سیکڑون مغربی و مشرقی فلاسفرون کے اقوال درج ہین۔ کاغذ خاصہ۔ چھاپہ نہایت صاف وجلی۔
اس اردو کتاب مین ایک خوبی یہ ہے کہ جن نامور عالمون کے اقوال کتاب مین درج ہوئے ہین
انکی مختصر سوانح عمریان بھی دیگئی ہین۔ اور اردو کتاب مین یہ اضافہ نہایت مبارک ترقی ہے۔

پیسہ اخبار۔ لاہور مطبوعہ ۲۳ ستمبر ۱۸۹۹ء جلد ۱۰ نمبر ۳۷

تفریح الحیات حصۂ اول (مولفہ مانک راؤ وٹھل راؤ حسینی علم حیدر آباد دکن) اسمین بتایا گیا ہے
کہ سچی مسرت کیا ہے اور وہ کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کتاب کی تالیف مین سر جان لباک
ممبر پارلیمنٹ انگلستان کی بیشقدر تصنیف پلیزرس آف لائف (مسرت ہائے زندگی) سے بہت
کچھ مدد ملگئی ہے۔ بلکہ یہ اسکا اڈپٹیشن ہے۔ جابجا مشاہیر یورپ کے اقوال اقتباس کئے گئے
ہین جن سے اس کتاب کی قدر و وقعت بہت کچھ بڑھگئی ہے۔ دنیا کے جن نامور اشخاص
کا اس کتاب مین ذکر آیا ہے۔ اخیر مین ان مین سے اکثر کے مختصر تذکرے درج کردئے
گئے ہین۔ کتاب مذکور ڈیمی کاغذ پر خوشخط طبع ہوئی ہے۔ امید ہے کہ پبلک صاحب موصوف
کو دوسرا حصہ شایع کرنے کی جراءت دلائینگے

ماہواری رسالجات

دبدبۂ آصفی ۔ حیدر آباد دکن مطبوعہ ماہ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ م ماہ مئی ۱۸۹۸ء جلد ۱ نمبر ۹۔
یہ کتاب مصنفہ جناب مانک راؤ صاحب علاقہ نواب سر خورشید جاہ بہادر ۱۳۱۳ھ مین زیور علم سے متجلی
ہوکر شایقین کو لطف موفور دکھاتی ہے۔ اسوقت ہمارے پیش نظر اسکا پہلا حصہ ہے اسمین

کوئی شک نہین کہ اس کتاب کے دیکھنے اور پڑہنے سے مصنف صاحب کی جدت طبع اور حسن لیاقت کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔ اسکے اکثر مضامین مین فلاسفہ اور علوم جدیدہ سے بحث کی گئی ہے اسمین کوئی شک نہین کہ یہ کتاب واقفکارون کے لئے عموماً اور مبتدیون کے لئے خصوصاً فائدہ بخش وفیض رسان ہے۔ اسکے آخر صفحہ مین ضمیمہ سوانح عمری درج ہے۔ ہمنے جہانتک اس کتاب کو اس کتاب کو پڑہا عموماً مضامین کو عمدہ پایا۔ چھپائی بے مثل ہے۔

رسالہ معارف۔ علیگڈہ۔ ماہ نومبر ۱۸۹۹ء جلد ۱ نمبر ۵

اس کتاب مین مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب نے سرجان لباک کی مشہور پلیزرس آف لائف سے چند اخلاقی اور فلسفی مضامین منتخب کرکے ترجمہ کئے ہین۔ ان مضامین مین جن علما اور حکما کے اقوال درج کئے گئے ہین۔ ان مین سے اکثر کے مختصر حالات کتاب کے اخیر مین شامل کئے گئے ہین۔ اس کتاب کے مفید ہونے مین کوئی شک نہین ہے اسلئے مترجم کی محنت کا ہرحال مین ہمکو شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔

رسالہ جلوہ محبوب۔ حیدرآباد دکن۔ ماہ دسمبر ۱۸۹۹ء ماہ رجب ۱۳۱۷ھ جلد ۲ نمبر ۴۔

تفریح الحیات۔ یہ کتاب ہمارے معزز و محترم عنایت فرما مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب حیدرآبادی کی تصنیف سے ہے۔ اسکی عبارت نہایت ہی سلیس بامحاورہ اور اردو لٹریچر کا اعلیٰ نمونہ ہے اس مین لایق حکما کے قابل قدر نصایح اور مشہور فلاسفرون کے سودمند اقوال مندرج ہین جو ہر ایک انسان کو جاننا ایک ضروری امر ہے تاکہ اوسکی زندگی کا حصہ خوشی و خرمی کے ساتھ بسر ہو۔ ہرچند سرجان لباک کے تصنیفات سے بہت کچھہ مدد لی گئی ہے۔ مگر ہمارے مین مصنف کی اعلیٰ لیاقت نے اوسکو جلا دیدی ہے۔ شاید اردو مین اس سے بیشتر کوئی ایسی دلچسپ تصنیف نہ شایع ہوئی ہو۔ ہر ایک کتب خانہ اور میز کو اس کتاب سے خالی نرہنا چاہیئے۔

رسالہ اردوی معلی۔ فرید آباد دہلی۔ جلد ۱ نمبر ۳

اردو مین اپنے رنگ اور اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے۔ اردو کی ترقی مین اطراف دکن سے

جو کوشش ہو رہی ہے اسکا یہ پہلا اور نہایت قابل قدر نمونہ ہے اور اسی کا نام تفریح الحیات ہے۔ اس کتاب کے مرتب کرتے وقت مصنف نے جس لیاقت اور محنت سے کام لیا ہے نہایت قدر کے قابل ہے۔ نوجوانان ہند کے لئے اگر کوئی کتاب عمدہ میسر ہو سکتی ہے تو وہ یہی کتاب ہے۔ جس کتاب خانہ مین تفریح الحیات نہین وہ کتاب خانہ الماریون مین فقط بیکار پڑے رہنے کے لایق ہے۔

رائے متعلقہ امیرانہ و غریبانہ زندگی

ماہواری رسالجات

ادیب۔ آگرہ۔ ماہ اگست ۱۸۹۹ء جلد ا نمبر ۸

یہہ فرضی مکالمہ جزیرہ سسلیہ کے ایک بادشاہ اور اوس کے درباری شاعر وفلاسفر کے باہم قرار دیا گیا ہے۔ اور اکیس ۲۱ الواب پر منقسم ہے۔ پہلے پانچ بابون مین اون خوشیون کا ذکر ہے جو انسان کو حواس خمسہ کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہین۔ اور آئندہ ابواب مین سلطنت کے ترددات اور حکومت کے تفکرات جو ہمیشہ بادشاہون کی زندگی کو تلخ کئے رہتے ہین بیان کئے گئے ہین اور ثابت کیا گیا ہے کہ بمقابلہ امرا کے معمولی لوگ بڑے مزے سے اوقات بسر کرتے ہین۔ اور انکا لطف زندگی امیرونکو خواب مین بھی نصیب نہین ہوتا۔ پچھلے تین باب ۹۔ ۲۰۔ ۲۱ نصایح سے پر ہین۔ جن پر بادشاہون کو رعایا مین ہر دلعزیزی۔ نیک نامی۔ اور کامیابی حاصل کرنے کے لئے عمل کرنا ضرور ہے یہ پچاس صفحہ کا بڑا دلچسپ رسالہ ہے۔ جسکی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

معارف۔ علیگڈہ۔ ماہ اگست ۱۸۹۹ء۔ جلد ۲ نمبر ۸

یونان کے مشہور فلاسفر زوتوفن نے اپنے ملک کے تاجدار ہایرو ٹالی اس کے لئے ایک اخلاقی رسالہ تصنیف کیا تھا جسمین حکیمانہ طور پر امیرون اور غریبون کی زندگی پر بحث کی گئی تھی۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب نے کیا ہے جو (۵۰) صفحات پر تمام ہوتا ہے۔ اسمین اسمین شک نہین ہے کہ یہ رسالہ جس موضوع پر لکھا گیا ہے وہ نہایت قابل قدر ہے۔ خاصکر جب اس مین ایک مشہور یونانی حکیم کے خیالات درج ہین۔ تو اسکا مطالعہ ہر شخص پر خواہ وہ امیر ہو یا غریب لازم ہے۔ ہم مترجم کی اس قیمتی محنت کی دل سے داد دیتے ہین۔

جلوۂ محبوب۔ حیدرآباد دکن۔ ماہ رجب ۱۳۱۷ھ جلد ۲ نمبر ۴۔

یہ ایک چھوٹا سا رسالہ ایک مشہور یونانی زوتوفن فلاسفر کی کتاب ہیرو کا ترجمہ ہے اسکے مترجم ہمارے مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب ہین اسمین شک نہین کہ لایق و قابل قدر مترجم نے اسکو عدم سے ہستی مین لاکر پبلک پر ایک بہت بڑا احسان کیا ہے اگر پبلک اس چھوٹے سے رسالہ کی بیش بہا نصایح پر عمل کرے تو بہت کچھہ نفع اوٹھا سکتی ہے۔

المعلومات۔ جبپور۔ ماہ جنوری ۱۹۰۰ء جلد ۲ نمبر ۱۔

اس بے نظیر کتاب کو مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب نے ایک یونانی کتاب سے اردو قالب مین لیا ہے۔ اور اصل تو یہ ہے کہ اردو زبان مین ایک بیش بہا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ ترجمہ بہت ہی سلیس اور از حد دلچسپ ہے چھپائی وغیرہ بھی اچھی ہے۔

خطوط

جنابشؐ من۔

یہہ رسالہ مین نے غور سے دیکھا ہے۔ اصل مین یہ نہایت ضروری سبجکٹ ہے زبان اردو اس قسم کے سامان کی محتاج ضرور ہے اور نوجوانان ملک کے خیالات مین

اس قسم کے مضامین کا پیدا ہونا اسی طرح ممکن ہے کہ مفید سبجکٹ پر مضامین لکھکر شایع ہون اس کتاب کے ترجمہ کرنے مین آپ نے جو محنت کی ہے وہ ضرور تعریف کی مستحق ہے۔ ناولون کے مشتاقون کو اس طرف ضرور متوجہ ہونا چاہئے۔

شرحہ دستخط

مولوی احمد شفیع صاحب ئیرس فریدم آباد دہلی مصنف ناول گوہر او غیرہ وغیرہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۹ء

از دفتر پیام یار لکھنؤ چوک - ۱۰ جولائی ۱۸۹۹ء

مکرمی بندہ۔ واقعی آپ نے بہت کارآمد رسالہ لکھا ہے۔ جس سے ہماری قوم کے اخلاق کو بہت کچھ مدد ملسکتی ہے۔

شرحہ دستخط - مولوی محمد نثار حسین صاحب منیجر پیام یار

رائے متعلقہ چکرورتی راجہ اشوک کی جیون چرتر

اخبارات

مشیر دکن - حیدر آباد دکن مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء جلد ۲۸ نمبر ۲۴۔

آج کے بہرہ مراسلات مین (جسکا ذکر مراسلات مین درج ہے) مولانا مولوی سید محمد حسین صاحب اغلب مصنف حقایق المذاہب روس و افغانستان وغیرہ وغیرہ کی دو تقریظ درج کیجاتی ہے جو انھون نے ہمارے ملک کے نامور راؤ وٹھل راؤ صاحب کی جدید تالیف یعنی چکرورتی راجہ اشوک کی جیون چرتر پر اُسکو دیکھہ کر لکھی ہے۔ ایک تالیف و تصنیف کے بارے مین جیسی ایک مصنف اور مؤلف کی رائے قابل قدر اور اعلیٰ پایہ کی ہوتی ہے ویسی عام لوگون کی نہین ہوتی۔ مولوی محمد حسین صاحب اغلب ایک کہنہ مشق مضمون نویس

اور مشہور منصف ہین - اس لئے اونکی مذکورہ بالا تقریظ نہایت غور اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جانے کے قابل ہے - ہم راجہ اشوک کی لائف کے مولف یا مترجم مانک راؤ صاحب کو اونکی اوس کامیابی کیلئے مبارکباد دیتے ہین جو انکو اوس کتاب کے اردو لباس پہنانے کے متعلق حاصل ہوتی ہے - اور جسکی زبردست شہادت ہم کو مولوی محمد حسین صاحب افلب کی مذکورہ بالا تقریظ سے ملتی ہے -

۲
پبلک گزٹ - امرت سر - مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۳ء جلد ۴ نمبر ۴۷ -

اس کتاب مین بدھ شہنشاہ راجہ اشوک کی زندگی کے تاریخی حالات بکمال محنت اور جانفشانی سے جمع کرکے انکو دلچسپ اور سبق آموز پیرائے مین ظاہر کیا ہے اور شہنشاہ مذکور کے چودہ ۱۴ فرامین جو اس نے اپنے زمانہ مین بڑے بڑے پتھر کے ستونون مین اپنی اور اپنی رعایا کی بہتری کی غرض سے نصب کرائے تھے مصنف نے فراہم کرکے درج کتاب کئے ہین - واقعی کتاب قابل دید ہے -

۳
وکیل امرتسر - مطبوعہ ۶ - اپریل ۱۹۰۳ء جلد ۹ نمبر ۲ و ۳

سوانح راجہ اشوک - مرتبہ مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب اس کتاب مین بدھ شہنشاہ اشوک کے واقعات زندگی نہایت بتفصیل اور فصاحت سے بیان کئے گئے ہین - عبارت سلیس اور عام فہم ہے - طرز بیان دلچسپ - پسندیدہ اور نتیجہ خیز وسبق آموز ہے - تالیف کا یہ رنگ آجکل کے اہل قلم اور خصوصاً سوانح نویسون کے لئے قابل تقلید ہے - لائق مولف نے طول کلام اور فضول لفاظی سے کتاب کو بہت بچایا ہے - جہان جہان سے جو واقعات مل سکتے ہین انھین حتی الوسع بڑی ہوشیاری و احتیاط کے ساتھ محققانہ و مورخانہ حیثیت سے قلمبند کیا ہے - راجہ اشوک کی اوایل عمر اور اخیر وقت کے حالات کا مقابلہ حیرت انگیز و عبرت خیز ہے - تاریخ اور سوانحعمری کو آجکل کے لوگ عموماً اور ناولون کے شیدائی خصوصاً لٹریچر کا ایک خشک اور بے لطف شعبہ سمجھتے ہین - مگر ہمارے جی سے پوچھو تو ایسی ایک تالیف پر سے ہزار گندے ناول بھی

کر دینا اس تالیف کی بے توقیری اور اُن ناولون کی عزت افزائی ہوگی۔ اخیر مین ۴۰ صفحہ کا ایک نہایت مفید ضمیمہ بطور فرہنگ دیا ہے جو تاریخی جغرافی معلومات اور ضروری حوالہ جات سے پُر ہے معقول حجم کاغذ اعلی۔ لکھائی چھپائی نہایت نفیس و پاکیزہ۔

رہبر۔ مراد آباد۔ مطبوعہ ۲۱ ر اپریل سنہ ۱۹۰۳ع جلد ۶ نمبر ۱۵

چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر مسٹر مانک راؤ وٹھل راؤ حیدر آبادی نے مرہٹی زبان سے اردو مین ترجمہ کرکے اردو زبان پر بڑا احسان کیا ہے۔ اردودان پبلک کا مذاق لغویات سے پُر اردو شاعری کے مخزن دیوانون یا نتیجہ سے خالی عشقیہ ناولون کے تنگ دایرہ تک ایسا محدود ہے کہ اخلاقی اور تاریخی مضامین کا وجود بھی بمشکل تمام اُسکے خیال مین آسکتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اردو زبان کا لٹریچر باوجود اسکے کہ اردو یہانکی شاہی زبان ہونے کا بھی عزت حاصل کرچکی ہے نتیجہ خیز کتابون سے قریب قریب خالی ہے۔ اُنیسوین صدی کے چند مصنفین نے اسکی حالت زار پر رحم کھاکر کچہ اسکی خبر لینی شروع کی تھی اور اس سلسلہ کو اس کتاب کے ترجمہ نے تقویت ہی نہین دی۔ بلکہ بیسوین صدی مین بھی اوسکے قیام کی بنیاد ڈالدی۔

ترجمہ کے خیال سے اس کتاب کے لئے بہتر رائے پیش کرتے ہوئے ناظرین سے اوسکے مطالعہ کی سفارش کرتے ہین۔

ہندوستانی۔ لکھنو۔ مطبوعہ ۶۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ع جلد ۲۱ نمبر ۱۷۔

چکرورتی راجہ اشوک کا جیون چرتر۔ مسٹر مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب اہل حیدر آباد نے مرہٹی زبان سے راجہ اشوک کی سوانحعمری کا ترجمہ کرکے اُردو دان پبلک کا ذخیرہ معلومات بہت ہی وسیع کیا ہے۔ جیسا کہ لایق مترجم صاحب نے اپنے دیباچہ مین لکھا ہے۔ اردو لٹریچر کے فروغ دینے اور مذاق اُردو دان پبلک کے درست کرنے کا سب سے مناسب ذریعہ یہی ہے کہ اعلیٰ درجہ کی کتب از قسم سوانح عمری۔ تاریخی یا علمی ترجمہ کرکے شایع کیجاوین۔

تالیف و اشاعت۔ لاہور۔ مطبوعہ ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۰۳ع جلد ۲ نمبر ۱۲۔

چکرورتی راجہ اشوک کی جیون چرتر - مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب نے اردو لٹریچر مین نہایت مفید اضافہ کیا ہے - کہ راجہ اشوک کی مفصل سوانح عمری چھاپ کر شایع کی ہے -

راجہ اشوک ہندوستان قدیم کا نہایت نامور تاجدار ہو گذرا ہے - اس راجہ نے بدھ مذہب اختیار کر لیا تھا - اس تبدیل مذہب سے جس سے بدھ مذہب کو شاہی مذہب کا مرتبہ حاصل ہو گیا تھا - بدھ مذہب کی وقعت و عظمت بے انتہا بڑھ گئی ہو گی - ایسے عظیم الشان راجہ کے حالات ضرور اس قابل تھے کہ وہ تاریخ کی صورت مین جمع کئے جائین - اس کتاب کے شایع کنندہ نے ایسی بیش بہا کتاب بنا کر کے اردو علم - ادب - کی نہایت قابل قدر خدمت کی ہے اس کتاب مین تاریخون اور پرانی عمارتون کے کتبون وغیرہ سے جو حالات اس مشہور راجہ کے معلوم ہو سکتے تھے سب کو نہایت محنت اور خوش ترتیبی سے جمع کیا ہے - جن لوگون کو ہندوستانی کی تاریخ قدیم کا شوق ہے اُن کے لئے اس کتاب مین بہت مفید اور بیش بہا ذخیرہ معلومات کا فراہم کیا گیا ہے - پبلک کو اس کتاب کی قدر کرنی چاہئے -

ماہواری رسالجات

کشف الحقایق - بمبئی - مطبوعہ ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع جلد ۵ نمبر ۳ -

کتاب ہذا ہمارے پاس ریویو کے لئے آئی ہے - اس کے مؤلف جناب مانک راؤ وٹھل راؤ صاحب مقیمی حیدر آباد دکن ہین - اس مین راجہ چکرورتی اشوکا کے زندگی کے تاریخی واقعات ہین -

کتاب جیون چرتر مین گیارہ باب اور ایک ضمیمہ ہے - ضمیمہ گویا بابون کا حاشیہ ہے جسمین احتیاط سے عقاید کا ملکون کا - نامور لوگون کے حالات - اور کتابون کا خلاصہ لکھا ہے - جو بجائے خود ریویو ہے - اور جس سے بہت سی نئی باتین معلوم ہوتی ہین - غالباً یہ انڈکس ہے -

مسٹر ہانک راؤ نے راجہ چندر گپتا کے پوتے راجہ اشوک کی زندگی کے نادر مین بڑی دہانت سے پانچ باتون کو بیان کیا ہے جو سب سے اعلےٰ ہین۔ (۱) اشوکا کی سنگدلی اور ظلم وستم کا (۲) اس کی سلطنت کی وسعت کا (۳) اسکے بودہ مذہب کو قبول کرنے کا (۴) اس کے اخلاقی تغیرات کا۔ (۵) اس کا بودہ مذہب کو سرگرمی سے اشاعت کرنیکا۔ مسٹر راؤ نے ان پانچون امور کو خوش اسلوبی سے حیطہ تحریر مین لے لیا ہے۔ اشوک چرتر مفید کتاب ہے سلاست بیان پاکیزہ اور اردو بامحاورہ اور شستہ ہے۔ مہاراجہ بڑودہ نے اس کتاب کے مفید ثابت ہونے کے سبب بہت سے نسخے خریدے ہین۔ خوشخط ہے۔ اور کاغذ نفیس ہین صفحہ ۱۴۰ ہین۔

ترقی۔ لاہور۔ مطبوعہ ماہ جون ۱۹۰۳ء جلد ۲ نمبر ۶۔

اشوک ہندوستان کے اون بادشاہون سے ہے جن پر نہ صرف ہندوستان بلکہ بنی آدم ناز کرسکتے ہین۔ وہ نہ صرف ایک نہایت دیندار بادشاہ تھا بلکہ اعلیٰ درجہ کا انصاف پسند اور اپنی رعایا کا حقیقی باپ تھا۔ جو احکام اُسنے پتھرون اور چٹانون پر کندہ کرائے اور جو آجتک ملک ہند کے دور دور حصون مین موجود ہین وہ اوسکی عدل گستری اور شفقت پدری پر گواہ ہین وہ باوجود بودہ مذہب کا سخت پابند ہونے کے مذہبی تعصب سے بالکل خالی تھا اور سب کی یکسان عزت کرتا تھا۔ چنانچہ وہ ایک حکم نامہ مین لکھتا ہے "گو کوئی شخص لامذہب کیون نہ بن گیا ہو تاہم نیک چلنی اور اخلاق کی اُسکو ضرورت ہے۔ اسلئے میرے قلمرو مین اگر کوئی لامذہب بود و باش رکھتا ہو تو اسکو اذیت نہ دی جاے" "زمانۂ قدیم کے راجہ بغرض شکار یا تفریح باہر پھرا کرتے تھے" "مگر وہ ایسا نہین کرتا بلکہ" "اپنے دوران سیاحت مین اس بات کی تحقیقات اور تلاش ہونی چاہئے کہ برہمن اور شرمن اور مفلسون کو خیرات ملتی ہے یا نہین عالمون اور بزرگون کو انکی قوت بسری کے لئے مالی امداد دی جاتی ہے۔ اور نیز یہ کہ عام لوگون کا چال چلن کیسا ہے اور انھین نیک چلن بنانے کیلئے اور کن کن قواعد کی ضرورت ہے۔

مؤلف نے حالات نہایت تحقیقات سے لکھے ہین مختلف کتابون سے مدد لی ہے بہت سے
کتبون کے مضامین لفظ بلفظ نقل کئے ہین۔ اگرچہ بعض مقامات پر اردو محاورات دکھنی ہین
مگر تو بھی کتاب دلچسپ اور سلیس عبارت مین لکھی ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے

خطوط

مخدوم بندہ۔

یاد آوری کا شکریہ اور اوس سے بھی زیادہ اوس نادر ہدیہ کا شکریہ عرض کرتا ہون جو عنایت نامہ کے ساتھہ پہونچا۔

ہندوستان کے تعلیمیافتہ گروہ پر یہ بہت بڑا الزام ہے کہ وہ اپنی مادری زبان کی ضرورتون سے بے خبر ہین۔ اور اوس کثیر مگر بدقسمت گروہ کے اصلاح جات کی طرف توجہ نہین کرتے جو مغربی تعلیم کی برکتون سے محروم ہے۔ اگرچہ یہ اعتراض عام ہے لیکن پھر بھی بنگالیون نے بنگالی اور مرہٹون نے مرہٹی اور پارسیون نے گجراتی زبان کی اصلاح کی اور اوسکو جدید طرز کے لٹریچر سے مالامال کرنیکے مفید کوششین کی ہین اور وہ اوس کوشش مین بڑے درجہ تک کامیاب بھی ہوئے لیکن ابھی تک اون لوگون نے جنکی مادری زبان اردو ہے اسطرف بہت کم توجہ نہین کی ہے۔ انھین وجوہ سے مجھکو آپ کے تصنیفات کو دیکھکر نہایت خوشی ہوتی ہے کہ آپ نے اس الزام کے مٹانے پر کمر باندھی ہے۔

اشوک اعظم ایک عجیب وغریب شخص ہوگزرا ہے اور اوسکی دنیوی کامیابیان اور دینی فتحمندیان دنیا مین ہمیشہ کیلئے یادگار رہین گے۔ اوسکی بے تعصبی اوسکی رحمدلی۔ اوسکی فیاضی اوسکی فراخ حوصلگی۔ اوسکی دینداری اوسکی خیر خواہی۔ خلق اللہ نے دنیا کے ابتدائی زمانہ مین ایک ایسی عمدہ مثال قایم کی ہے کہ جو اسوقت تک تمام مہذب سلطنتون کے لئے قابل تقلید تہا۔ پس کسقدر افسوس تھا کہ ایسے باعظمت شخص کے حالات سے وہی لوگ محروم رہین جو اوس ملک مین رہتے ہین جسکو اشوک اعظم کے سلطنت کا جزو ہونے کا فخر تہا۔ خوشی کی بات ہے کہ اس کمی کو آپ نے پورا کیا۔ مین نے اول سے آخر تک آپکی

کتاب کو بہت غور سے پڑھا کیا بلحاظ برجستگی عبارت اور کیا بلحاظ قدرت تحقیقات ہر طرح پر قابل قدر ہے اور اوس نے اردو لٹریچر مین ایک عمدہ اضافہ کیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ ملک آپ کی اس کوشش کو قدر دانی کی نگاہ سے دیکھیگا۔ والسلام فقط

دستخط

خاکسار

محمد عزیز مرزا بی۔ اے

(تعلقدار ضلع بیڑ حال معتمد کوتوالی و امورات عامہ سرکار عالی)

۱۰ مخدوم و مکرم۔ مین تاریخ کے عنایت فرمائی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

مین نے اس تاریخ کو مطالعہ کیا۔ جیسا یہہ راجہ باعز و شان تھا ایسی ہی اسکے مصنف نے باعظمت لکھی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اہل قلم اسکی قدر شناسی کرینگے۔ یہ کتاب چھپی بھی سب طرح سے اچھی ہے فقط مرقوم ۹ اپریل ۱۹۰۳ء

دستخط

ذکاءاللہ

(جناب بہادر شمس العلماء قبلہ الہ بادیونی وزیری سابق پروفیسر ورنیکلر سائینس اینڈ لٹریچر میور سنٹرل کالج الہ آباد)

---

۱۱ جناب مانک راؤ صاحب۔ تسلیم۔ مین نے آپ کی کتاب مسمی بہ سمریکان چکرورتی راجہ اشوک کو جابجا سے بنظر تامل و تعمق دیکھا۔ ماشاءاللہ عبارت نہایت سلیس ہے۔ طرز تحریر اول سے اخیر تک یکسان ہے۔ واقعات کو آپ نے موزوان و مناسب طریقہ سے ادا کیا ہے۔ کتاب کی لکھائی اور چھپائی بھی قابل تعریف ہے۔ بیشک آپکی کتاب اس لایق ہے کہ اون چند کتابون مین شمار کی جاوے کہ جن پر اردو زبان کو ناز ہے۔ فی الواقع اردو زبان مین